معاصر کا توضیحی اشاریہ

مرتب
ڈاکٹر محمد نور اسلام

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

معاصر کا توضیحی اشاریہ

مرتب
ڈاکٹر محمد نور اسلام

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری۔ پٹنہ

Marfat.com

138131

اشاعت ۲۰۰۲ء

قیمت -/۱۰۰روپے

غیرممالک کے لیے ۵ڈالر

طابع وناشر: خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ-۴

Marfat.com

حرفِ آغاز

اردو میں حوالہ جاتی ادب کی بڑی کمی ہے۔ ہمارے دانشوروں اور ادیبوں نے اس جانب بہت ہی کم توجہ مبذول کی ہے۔ اردو داں طبقہ میں ابھی تک نہ تو کتابیات کا صحیح ذوق پیدا ہوا ہے، نہ اشاریہ سازی اور نہ ترتیب متن میں تعلیقات نگاری کا۔ اس کا بنیادی سبب غالباً یہ ہے کہ اس قسم کے کاموں کو ادبی نوعیت کا کام تصور نہیں کیا جاتا۔ اشاریہ سازی اور کتابیات کو خالص لائبریری سائنس کی ایک شاخ تصور کیا جاتا ہے اور چونکہ اردو داں طبقہ کو علم کتابخانہ سے ابھی تک کوئی خاص مناسبت پیدا نہیں ہوئی ہے، اس لیے اردو میں نہ صرف حوالہ جاتی ادب، بلکہ مجموعی طور پر علم کتابخانہ سے متعلق مواد کا ہی فقدان ہے۔ البتہ گزشتہ چند برسوں سے صورت حال میں کچھ بہتری کے آثار نظر آرہے ہیں۔ یہ ایک خوش آئند اور صحت مند رجحان ہے ادھر دیکھنے میں آرہا ہے کہ ہمارے مصنفین اس جانب بھی توجہ کررہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں چند اہم شخصیات سے متعلق کتابیات اور ادبی رسایل کے اشاریے مرتب شکل میں منظر عام پر آگئے ہیں۔ شخصیات میں مرزا غالب، سرسید احمد خاں، علامہ اقبال، مولانا حالی، ڈپٹی نذیر احمد، علامہ شبلی نعمانی، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالسلام ندوی، مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر ذاکر حسین وغیرہ سے متعلق کتابیات شایع ہوکر قبول عام حاصل کرچکی ہیں۔ اسی طرح سرسید کے رسالے تہذیب الاخلاق، مولانا ابولکلام آزاد کے الہلال، مولوی عبدالحق کے سہ ماہی اردو، مولانا حسرت موہانی کے اردوے معلّٰی، مولانا عبدالماجد دریابادی کے 'سچ'، مالک رام صاحب کے سہ ماہی تحریر، سہ ماہی صحیفہ لاہور، ماہنامہ آج کل دہلی اور ماہنامہ ایوان اردو، دہلی جیسے اہم رسالوں کے اشاریے بھی شایع ہوگئے ہیں۔ لیکن ان میں سے بیشتر لائبریری سائنس کے اصول وقواعد پر پورے نہیں اترتے۔

خوشی کی بات ہے کہ ہمارے دوست اور بہار کی معروف علمی شخصیت ڈاکٹر نورالسلام نے پٹنہ کے انتہائی اہم رسالے معاصر (ماہنامہ) کے مندرجات ومشمولات کا اشاریہ تیار کیا ہے جسے خدا بخش لائبریری شایع کرنے کا فخر حاصل کررہی ہے۔ معاصر اب سے باسٹھ سال قبل

Marfat.com

نومبر ۱۹۴۰ء میں جاری ہوا تھا۔ یہ اصلاً دائرۂ ادب پٹنہ کا ترجمان تھا۔ اس میں اعلیٰ معیار کے ادبی، تحقیقی اور تنقیدی مضامین شایع ہوتے تھے۔ اس کے معیار کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے مدیروں میں ڈاکٹر عظیم الدین احمد، پروفیسر کلیم الدین احمد اور پروفیسر عبدالمنان بیدل جیسی بلند پایہ ادبی شخصیات رہی ہیں۔ پروفیسر بیدل کی وفات (دسمبر ۱۹۸۳ء) کے بعد یہ رسالہ بند ہوگیا۔ اب اس کے شمارے عام طور پر دستیاب نہیں ہیں۔ خدا بخش لائبریری اور مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ میں اس کے بیشتر شمارے اب تک محفوظ ہیں۔ ڈاکٹر نوراسلام نے ان کی مدد سے یہ اشاریہ تیار کیا ہے جو ہر لحاظ سے مکمل اور جامع ہے۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ فاضل مرتب لائبریری سائنس کے طالب علم کبھی نہیں رہے، اس کے باوجود اس کی ترتیب وتہذیب میں انہوں نے اس کے اصول وقواعد کو پوری طرح ملحوظ رکھا ہے جس سے اردو کے اشاریاتی ادب میں اسے ایک منفرد مقام حاصل ہوگیا ہے۔ توقع ہے کہ خدا بخش لائبریری کی دیگر مطبوعات کی طرح اسے بھی حسن قبول حاصل ہوگا اور ہمارے محققین اس سے کما حقہ استفادہ کریں گے۔

محمد ضیاء الدین انصاری
ڈائرکٹر

Marfat.com

فہرست

مقدمہ		۱
اشاریہ-۱	موضوع وار	۲۵
اشاریہ-۲	مصنف وار	۱۷۳

Marfat.com

مصنف کا مختصر تعارف

نام	ڈاکٹر محمد نور اسلام (علیگ)
والد کا نام	الحاج ولی محمد (مرحوم)
تاریخ پیدائش	۳/اگست ۱۹۶۴ء
مستقل پتہ	حاجی مارکیٹ سمری، کنسی سمری، دربھنگہ-847106
فون	06247-22209, 22281
موجودہ پتہ	کیرآف: جی۔ایم۔خالد نزد اربند پریس، راجہ بازار، پٹنہ-۸۰۰۰۱۴
فون	0612 - 282470
تعلیمی صلاحیت	۱۔ایم۔اے۔اردو، علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ ۲۔ایم۔اے۔سماجیات، ایل۔این۔ایم۔یو ۳۔ایم۔فل۔علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ ۴۔پی۔ایچ ڈی، علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ ۵۔ادیب کامل، جامعہ اردو، علی گڑھ
موجودہ مشغلہ	انسپکٹر آف مدارس۔(آل بہار)، بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ ۸/ربی، شری کرشنا پوری، پٹنہ
مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابیں	۱۔دفتر مدرسہ بورڈ کے زیر اہتمام سمینار پر مشتمل ''مجلّہ'' کی اشاعت ۲۔قاضی عبدالودود کی علمی اور ادبی خدمات ۳۔'معاصر' کے اہم قلم کاروں کا مختصر تعارف ۴۔مدارس ملحقہ کے نظم وضبط کے اجزائے ترکیبی ۵۔'معاصر' کا توضیحی اشاریہ ۶۔متعدد مقالات، مضامین مختلف رسائل میں شایع ہو چکے ہیں۔

Marfat.com

مقدمہ

صوبۂ بہار ہمیشہ سے علم وعرفان کا گہوارہ رہا ہے۔ ٹکسلا اور نالندہ کی تعلیم گاہیں قدیم ہندوستان کی تعلیمی اور علمی فضا پر آفتاب اور ماہتاب بن کر چمکتی رہیں۔ سیکڑوں سال گذر جانے کے بعد آج ان کے کارنامے قصۂ پارینہ بن گئے ہیں لیکن ہندوستان کے عام تعلیمی اور تدریسی ماحول پر ان کے اثرات نمایاں طور پر محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کی سیاسی، سماجی، ادبی، مذہبی اور تعلیمی تاریخ میں صوبۂ بہار کو انفرادی اور نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس سرزمین سے ایسے اعلیٰ دانشور، مذہبی پیشوا، صوفیا، مصلح، شاعر، ادیب، محقق، اور ناقدین ادب پیدا ہوئے، جو نہ صرف فخر بہار تھے، بلکہ صحیح معنی میں فخر ہندوستان ہونے کا شرف رکھتے تھے۔ انھوں نے ملک کی عام فضا کو اپنے وجود سے منور اور اپنے افکار و افعال کی عطر بیزیوں سے معطر کیا۔ ان کے کارہائے نمایاں ہر زمانے میں لوگوں کے لیے مشعل ہدایت بنے رہے۔ ان کے فیوض و برکات کے چشمے ہر طبقہ اور ہر مسلک کے افراد کے لیے جاری وساری رہے جن سے بلا امتیاز مذہب وملت تمام تشنگان حق مستفید و مستفیض ہوتے رہے۔

سرزمین بہار سے سیکڑوں دانشور اور ہزاروں صوفیاء پیدا ہوئے۔ ان کی مساعی سے جہاں عوام میں اصلاح و تبلیغ کے کام کو وسعت ملی، وہیں زبان وادب کی ترویج و ترقی ہوئی۔ ہندوستان کے مختلف گوشوں سے علماء اور صوفیہ اس خطہ میں تشریف لائے اور اسے اپنی اصلاحی اور تجدیدی کاوشوں کا مرکز بنایا۔ اسی طرح ایسے لاتعداد صوفیہ اور علماء ہیں جو اسی خاک سے پیدا ہوئے اور یہیں رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا اور یہیں جاری رکھا اور بالآخر یہیں آسودہ خواب ہوئے۔ یہ حضرات عربی اور فارسی کے عالم و فاضل تھے۔ عام طور پر فارسی زبان میں اظہار خیال فرماتے لیکن جب عوام سے تخاطب کرتے تو اپنے ارشادات کو سہل اور عام فہم بنانے کی غرض سے مقامی الفاظ کا استعمال کثرت سے کرتے۔ اس طرح بہار میں رفتہ رفتہ مشترکہ بہاری ریختہ اور پھر کھڑی بولی ریختہ کی بنیاد پڑی۔ ان ہی بولیوں نے معیاری اردو کی ابتدا اور ترقی میں بنیادی کردار ادا کیا۔ اردو کی ترویج وترقی میں مسلمانوں کے شانہ بہ شانہ غیر مسلم حضرات نے بھی اہم رول ادا کیا۔ ان حضرات کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔

ہندوستان کے دیگر علاقوں، بالخصوص شمالی ہند دہلی اور لکھنؤ جیسے ادبی اور سیاسی مراکز کی

Marfat.com

مانند بہار کے ادب اور معاشرے پر ایرانی اثرات نمایاں تھے۔ اسی طرح اردو زبان وادب پر بھی فارسی کے اثرات بہت غالب رہے۔ اس میں ملک کے سیاسی، سماجی نیز فارسی اور اردو کے لسانی روابط جیسے عوامل تو کارفرما تھے ہی، ایک اہم سبب یہ بھی تھا کہ فارسی شعرا صوبۂ بہار کی ادبی فضا پر چھائے ہوئے تھے۔ ان میں مقامی شعرا کے علاوہ ایک معتد بہ تعداد اُن شعرا کی بھی تھی جو ایران سے ہندوستان آئے تھے اور بہار کے مختلف علاقوں میں بود و باش اختیار کر لی تھی۔ ان شعرا میں حکیم عارف، مولانا نادم گیلانی، مولانا محمد معزالدین یزدی، مولانا عبدالشکور، مرزا قاسم امامی، میر یحییٰ قسمی، میر قاسم وغیرہم جیسی نادر روزگار شخصیات اور بلند پایہ شاعر بھی تھے جن کا علم و فضل و شاعرانہ کمال منتہائے کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ اور جنہوں نے مسلسل کئی نسلوں کو اپنے تبحر علمی سے متاثر کیا تھا۔ ان ہی حضرات کے اثر سے بہار کا ادب فارسی ادب سے مغلوب رہا۔ مرزا محمد صادق اصفہانی جو ۱۰۲۹ھجہ/ ۱۶۲۰ء میں پٹنہ آیا اور چار سال قیام کر کے ۱۰۳۳ھ/ ۱۶۲۴ء میں واپس ہوا، اُس نے اپنی تالیف صبح صادق میں اپنے مشاہدات قلم بند کیے ہیں۔ اس نے یہاں کی ادبی اور معاشرتی ماحول کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے کہ یہاں کی ادبی فضا پر فارسی شعرا چھائے ہوئے ہیں اور ایرانی شعراء نے تو پٹنہ کو رشک ایران بنا دیا تھا۔

بہار میں اردو زبان وادب نے سترہویں صدی کے نصف آخر سے ہی واضح شکل اختیار کرنی شروع کر دی تھی۔ اس طرح بہار نے اپنے لسانی رشتے کو ابتدا ہی سے ہندوستان کے بقیہ علاقوں سے استوار رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم کتاب فقہ ہندی ہے جو ۱۰۷۵ھ/۵۶۶۱ء کی تصنیف ہے۔ اس میں فقہی مسائل کو نظم میں پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں اس کے نام اور تاریخ تصنیف کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے:

فقہ ہندی کوں مومناں کرو زباں پر یاد — مسائل آویں دین کے کبھو نہ ہوئے فساد
سنہ ہزار پچھتر بیچہ ماہ رمضاں تمام — اورنگ شاہ کے دور میں نسخہ ہوا تمام

اس سلسلہ میں اردو کے مشہور محقق اور ناقد ڈاکٹر اختر اورینوی مرحوم کا فرمانا ہے:

''میں اپنی تازہ ترین تحقیقات کی بنا پر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ عہد اورنگ زیب عالمگیر (۱۰۶۸ھجہ/ ۱۶۵۸ء تا ۱۱۱۹ھجہ/ ۱۷۰۷ء) کے اختتام تک شمالی ہند میں لسانی یکسانی پھیل رہی تھی۔ اور اس کا اثر دکن اور گجرات پر بھی نمایاں طور سے پڑنے لگا تھا۔ اس امر میں ایک مذہبی کتاب، فقہ ہندی، کے چند نسخوں کی گواہی

Marfat.com

بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ۱۳ر فروری ۱۹۵۴ء کو مجھے فقہ ہندی کے دو نسخے شاہ مجتبیٰ حسین صاحب، کے خاندانی کتب خانہ واقع بہار شریف ضلع پٹنہ میں ملے... میں اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ فقہ ہندی کے دونوں مذکورہ نسخے کسی قدیم تر بہاری نسخے سے منقول ہیں کیونکہ مثنوی کے ان نسخوں کی زبان پر بہاریت کا صاف اثر ہے۔ مثنوی فقہ ہندی عہد عالمگیر کی تصنیف ہے''(۱)۔

اسی سلسلہ کی ایک اور اہم کڑی 'آخرت نامہ' ہے۔ گجراتی میں اس کا نام 'آخرت گت ہے۔ یہ دراصل اس کا تاریخی نام ہے جس سے ۱۲۲۲ برآمد ہوتے ہیں۔ یہ ایک مذہبی مثنوی ہے جس کے مصنف ملا محمد رمضان ہیں جیسا کہ اس کے تاریخی نام سے ظاہر ہے یہ ۱۲۲۲ھ/۱۷۰۸ء کی تصنیف ہے اور بقول پروفیسر اختر اورینوی'' اس سے پتہ چلتا ہے کہ وسط تیرہویں صدی ہجری تک ادبی ولسانی لحاظ سے ہریانہ سے لے کر صوبہ بہار تک ایک وسیع دائرہ قائم ہو چکا تھا''(۲)۔

جہاں تک اردو زبان وادب کا تعلق ہے صوبہ بہار بلاشبہ ہندوستان کے دیگر علاقوں کے ہم دوش رہا ہے۔ لیکن جہاں تک اردو صحافت کا تعلق ہے اس میں یہ صوبہ قدرے پیچھے رہا ہے۔ یہاں صحافت کی ابتدا کافی تاخیر سے ہوئی۔ ہندوستان میں صحافت کا آغاز صوبۂ بنگال سے ہوتا ہے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک باغی ملازم جیمس آگسٹس ہکی (James August Hicky) نے ۲۹ر جنوری ۱۷۸۰ء کو ہکیز بنگال گزٹ یا کلکتہ ایڈورڈ ٹائزر کے نام سے چار صفحات پر مشتمل ایک انگریزی اخبار جاری کیا۔ اس کا بنیادی مقصد ایسٹ انڈیا کمپنی کے افسران کے خلاف زہر اگلنا تھا اس لیے جلد ہی یہ عتاب کا شکار ہو گیا اور مارچ ۱۷۸۲ء میں بحق سرکار کمپنی بہادر ضبط کر لیا گیا۔

اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی انڈیا گزٹ (India Gazette) ہے جو نومبر ۱۷۸۰ء کو جاری ہوا۔ یہ بھی ہفت روزہ تھا اور اسے ہکیز بنگال گزٹ کا حریف سمجھا جاتا تھا۔ اس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ یہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا وفادار تھا اور اس کی پالیسیوں کی پُرزور حمایت کرتا تھا۔

ہندوستانی صحافت کی طرح اردو صحافت میں بھی بنگال ہی کو اولیت کا شرف حاصل ہے۔ چنانچہ جدید ترین تحقیق کے مطابق اردو کا سب سے پہلا اخبار'' جام جہاں نما' ہے جو ۲۷ر مارچ ۱۸۲۲ء کو کلکتہ سے جاری ہوا تھا۔ اس کا دو تہائی حصہ فارسی میں اور ایک تہائی اردو زبان ہوتا تھا۔ ڈاکٹر نادر علی خاں نے اس کی اولیت سے بحث کرتے ہوئے اپنے تحقیقی مقالے اردو صحافت کی تاریخ (۵۷۔ ۱۸۲۲ء) میں لکھا ہے:

Marfat.com

''عرصہ دراز تک اردو ادب، بالخصوص اردو صحافت کے محققین آزاد مرحوم کے اس دعوے کو بے چون و چرا تسلیم کرتے رہے کہ اردو زبان کا پہلا اخبار موصوف کے والد مولوی محمد باقر نے ۱۸۳۶ء میں دہلی سے جاری کیا تھا۔ لیکن دور جدید کے انکشافات سے معلوم ہوتا ہے کہ اردو کا سب سے پہلا اخبار 'جام جہاں نما' ہے جو ۲۷ر مارچ ۱۸۲۲ء کو کلکتے سے جاری کیا گیا تھا۔ یہ منشی سدا سنگھ مرزاپوری کی ادارت میں جو پہلے سماچار چندریکا سے منسلک رہ چکے تھے، ولیم ہوپ کنس پیرس (۳) کے مطبع مشن پریس میں طبع ہوکر ہری ہردت کے اہتمام سے شائع ہوتا تھا۔ یہ ہفتہ وار اخبار تھا جو ابتداء میں ۱۱×۸ انچ تقطیع کے چھ صفحات پر طبع ہوتا تھا۔ ہر صفحہ پر دو کالم اور ہر کالم میں عموماً ۲۲ر سطریں ہوتی تھیں''۔(۴)

اس کا چونکہ زیادہ تر حصہ فارسی زبان میں ہوتا تھا اس لیے اسے فارسی کا ہی اخبار تسلیم کیا جاتا تھا۔ اس طرح مولانا محمد حسین آزاد کا یہ دعویٰ کہ اردو کا سب سے پہلا اخبار ان کے والد مولوی محمد باقر نے جاری کیا بڑی حد تک صداقت پر مبنی نظر آتا ہے۔ مولوی صاحب نے ۱۸۳۷ء میں دہلی اردو اخبار، جاری کیا۔ یہ ہفتہ وار اخبار تھا۔ اس کو اردو کا اولین مکمل جریدہ بجا طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس کے ہر شمارہ میں بادشاہ کی غزل لازماً شائع ہوتی تھی۔ ابتداء میں اس کا نام دہلی اخبار تھا، لیکن ۱۰ر مئی ۱۸۴۰ء کی اشاعت سے اس کا نام 'دہلی اردو اخبار، ہوگیا۔

مولوی محمد باقر کے والد مولوی محمد اکبر نے بھی 'مظہر الحق' نام سے ایک اردو اخبار جاری کیا تھا۔ یہ اگست ۱۸۴۳ء کو منظر عام پر آیا۔ اس کی حیثیت صرف اثناء عشری برادری کے ترجمان کی تھی۔ اسی لیے اس کی اشاعت بہت محدود رہی۔ ۱۸۵۰ء میں یہ بند ہوگیا۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں اردو صحافت کا آغاز انیسویں صدی کے ربع اول تک ہوگیا تھا اور جلد ہی اس نے ترقی کے مدارج طے کر لیے تھے۔ لیکن بہار میں یہ لہر کافی تاخیر سے پہنچی۔ انیسویں صدی کے نصف اول تک یہاں کسی اخبار یا رسالہ کا پتہ نہیں چلتا۔ اب تک کی تحقیقات کے بموجب بہار کا اولین اخبار 'نور الانوار' ہے جو آرہ سے ۱۸۵۳ء میں جاری ہوا تھا۔ اس کے منتظم سید خورشید احمد اور مالک محمد ہاشم تھے یہ ہفت روزہ تھا اور اپنے زمانے میں اسے کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔

انقلاب ۱۸۵۷ء سے قبل یہ صوبہ بہار کا واحد اخبار ہے 'نور الانوار' کی اشاعت کے بعد

Marfat.com

بارہ سال تک کسی اور رسالے کا پتہ نہیں چلتا۔ اس طرح اردو صحافت بہار میں تعطل کا شکار رہی۔ یہ تعطل ۱۸۶۵ء میں ٹوٹا جب ۱۵ ستمبر ۱۸۶۵ء کو مظفر پور سے پندرہ روزہ 'اخبار الاخیار' جاری ہوا۔ بنیادی طور پر یہ سرسید احمد خاں (۱۸۱۷۔۱۸۹۸) کی قائم کردہ سائنٹیفک سوسائٹی (Scientific Society) کی بہار شاخ کا ترجمان تھا۔ اسی لیے ادبیات سے زیادہ تعلیم کی طرف اس کا رجحان زیادہ تھا۔ اس میں کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں کے جلسوں وغیرہ کی روئدادیں بھی خاص اہتمام سے شائع ہوتی تھیں۔ ان کے علاوہ تاریخی مضامین بھی شامل اشاعت ہوتے۔

'اخبار الاخیار' کی اشاعت بہار میں اردو صحافت کے لیے بڑی مبارک اور مسعود ثابت ہوئی۔ اس کے بعد وہاں اردو رسائل اور اخبارات کی اشاعت عام ہوئی اور جلد ہی مطلع صحافت پر متعدد رسائل نمودار ہو گئے۔ انیسویں صدی کے اختتام تک کافی تعداد میں اعلیٰ اور معیاری رسالے جاری ہو گئے۔ ان میں حسب ذیل خصوصیت سے قابل ذکر ہیں:

۱۔ اخبار الاخیار (پندرہ روزہ)۔ مظفر پور سے ۱۵ ستمبر ۱۸۶۵ء کو جاری ہوا۔ بابو اجودھیا پرساد اس کے ایڈیٹر تھے۔ اس کا تذکرہ سطور بالا میں گذر چکا ہے۔

۲۔ عظیم الاخبار (دو ماہی)۔ پٹنہ سے ۱۸۶۷ء میں جاری ہوا۔

۳۔ نادر الاخبار (ہفت روزہ) ۱۸۷۲ء میں نکلا۔ یہ مونگیر سے ہر چہار شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔ اس کے مالک منشی رام پرشاد تھے۔ یہ شاعری کا اچھا ذوق رکھتے تھے۔ خود شاعر تھے اور شاد تخلص کرتے تھے اور شاہ نصیر کے شاگرد تھے۔

۴۔ دینی بہار (روزنامہ)۔ یہ آرہ سے ۱۸۷۶ء میں جاری ہوا۔

۵۔ انیس بہار (روزنامہ)۔ یہ پٹنہ سے ۱۸۷۶ء میں جاری ہوا۔ اس کے مالک سید اصغر علی اور مہتمم سید فضل علی تھے۔

۶۔ مجمع الفوائد (ہفت روزہ) یہ مونگیر سے یکم جولائی ۱۸۷۶ء کو جاری ہوا۔ اس کی حیثیت نادر الاخلاق کے ضمیمہ کی تھی۔

۷۔ قاصد (ہفت روزہ) یہ ۲/۶/۱۸۷۶ء کو پٹنہ سے جاری ہوا۔ ہر شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔ پٹنہ کے آنریری مجسٹریٹ راؤ امراؤ سنگھ اس کے مالک تھے۔

۸۔ بہار پنچ (ہفت روزہ) یہ ۲۶ نومبر ۱۸۷۶ء کو پٹنہ سے جاری ہوا۔ ہر جمعہ کو شائع ہوتا تھا۔ محمد اکبر خان اس کے مالک اور نور علی شیدا مہتمم تھے۔

Marfat.com

۹۔ نسیم سحر (ہفت روزہ)۔ یہ پٹنہ سے جنوری ۱۸۷۷ء کو جاری ہوا۔ ہر جمعہ کو شائع ہوتا تھا۔ اس کے مدیر اردو کے مایۂ ناز اور سرزمین بہار کے عظیم ترین شاعر خان بہادر علی محمد شاد عظیم آبادی (۱۸۴۶۔۱۹۲۷) تھے۔

۱۰۔ مجموعہ نظائر ہند (ماہنامہ)۔ یہ قانونی رسالہ ۳۰ر جنوری ۱۸۷۸ء کو قصبہ صاحب گنج (ضلع گیا) سے جاری ہوا۔

۱۱۔ مشیر بہار (پٹنہ)۔ ہفت روزہ۔ یہ ۷ر جنوری ۱۸۸۰ء کو جاری ہوا۔ ہر پنج شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔ اور اردو و ہندی دونوں زبانوں میں طبع ہوتا تھا۔

۱۲۔ صبح وطن (ہفت روزہ)۔ یہ یکم جون ۱۸۸۱ء کو پٹنہ سے جاری ہوا۔ ہر دوشنبہ کو شائع ہوتا تھا۔

۱۳۔ انڈین کرانیکل (سہ روزہ)۔ یہ یکم جولائی ۱۸۸۱ء کو محلہ باقر گنج پٹنہ سے جاری ہوا۔ یہ ہر شنبہ اور چہار شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔ لیکن جلد ہی۔ یہ ہفت روزہ ہو گیا۔ اس کے ایڈیٹر منشی رحمت اللہ اور مہتمم بابو بشمبر سنگھ تھے۔

۱۴۔ مہر منور (پندرہ روزہ)۔ یہ مظفر پور سے ۱۰ر جون ۱۸۸۴ء کو جاری ہوا۔

۱۵۔ اپنچ (ہفت روزہ) یہ ۵ر فروری ۱۸۸۵ء کو بانکی پور پٹنہ سے جاری ہوا۔ ہر پنج شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔ اس پر طنز و مزاح کا رنگ غالب تھا۔ یہ منشی نول کشور کے مشہور زمانہ اخبار اودھ پنچ کے طرز پر شائع ہوتا تھا۔ ہم عصر پرچوں سے اس کے معرکے رہتے تھے۔

۱۶۔ نور الاسلام (ماہنامہ) یہ جولائی ۱۸۸۵ء کو پٹنہ سے جاری ہوا۔

۱۷۔ صدق (پندرہ روزہ) یہ ۱۴ جولائی ۱۸۸۵ء کو بہار شریف، محلہ خانقاہ ضلع پٹنہ سے جاری ہوا۔ بعد میں اس کا نام بوقلمونِ صدق ہو گیا۔

۱۸۔ نالۂ عشاق (ماہنامہ) یہ ۱۸۸۵ء میں جاری ہوا۔ نام کی مناسبت سے اس کے سرورق پر حسب ذیل شعر درج ہوتا تھا:

فریاد کی کوئی لے نہیں ہے
نالہ پابند نے نہیں ہے

۱۹۔ تحفۂ حنفیہ (ماہنامہ)۔ یہ پٹنہ سے ۱۸۸۷ء میں جاری ہوا۔ اس پر مذہبی رنگ غالب تھا۔

۲۰۔ انیس (ہفت روزہ)۔ یہ ۶ر اگست ۱۸۸۷ء کو پٹنہ سے جاری ہوا۔ ہر شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔

۲۱۔ الہادی (ماہنامہ) یہ انجمن اسلامیہ بانکی پور پٹنہ کا ترجمان تھا۔ ۱۸۹۶ء میں جاری ہوا۔

Marfat.com

۲۲۔ اصلاح (ماہنامہ)۔ یہ پٹنہ سے ۱۸۹۷ء میں جاری ہوا۔ اس پر سال اشاعت ہجری میں درج ہوتا تھا۔ ماہنامہ الہادی کی طرح یہ بھی بنیادی طور پر مذہبی رسالہ تھا۔

اس طرح بہار میں اردو صحافت نے کافی تیزی سے ارتقائی منازل طے کیے۔ ترقی کی یہی رفتار بیسویں صدی میں بھی جاری رہی۔ اب اس میں پختگی اور معیار میں بلندی بھی آ گئی۔ چنانچہ اس دور میں جو رسائل جاری ہوئے وہ ہندوستان کے کسی بھی رسالے سے معیار میں کم تر نہیں ہیں۔ انھیں ہم فخر کے ساتھ دوسرے رسالوں کے مقابلے پر رکھ سکتے ہیں۔ ان میں چند تو اس معیار کے ہیں کہ اُن کے ہم پلہ مشکل سے نکلیں گے۔ مثال کے طور پر 'ماہنامہ ندیم' گیا، جو ۱۹۳۱ء سے نکلنا شروع ہوا تھا۔ اور ۱۹۴۵ء تک نکلتا رہا۔ اگر چہ اس کی مدت اشاعت کچھ بہت زیادہ نہیں ہے۔ تاہم ادبی معیار کے لحاظ سے یہ بہت بلند ہے۔ دوسرا رسالہ 'معیار' ہے جسے ۱۹۳۶ء میں قاضی عبدالودود نے جاری کیا تھا۔ یہ ادبی اور تحقیقی رسالہ تھا۔ بنیادی طور پر یہ ادارۂ تحقیقات اردو پٹنہ کا ترجمان تھا۔ اس کے معیار کا اندازہ لگانے کے لیے اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ یہ قاضی عبدالودود کی نگرانی میں شائع ہوتا تھا۔ اسی ادارے سے ایک اور رسالہ 'تحقیق' بھی جاری ہوا۔ اس کو بھی قاضی صاحب کی ہی سرپرستی حاصل رہی۔

بہار سے شائع ہونے والے دیگر رسائل میں ماہنامہ 'صبح' بھی اپنے معیار کے لحاظ سے بہت اہم ثابت ہوا۔ اس نے ۱۹۵۹ء میں 'بہار نمبر' شائع کیا جس کی ادبی حلقوں میں بہت پذیرائی ہوئی۔ اسی طرح 'سہ ماہی کارواں' (سنتھال پرگنہ صاحب گنج) 'ماہنامہ نئی کرن'، دربھنگہ (۱۹۴۸) اور 'نئی کرن' (پٹنہ) کو بھی بہار کی اردو صحافت کی تاریخ میں اہم مقام حاصل ہے۔

موجودہ زمانے میں جو چند رسالے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھتے ہوئے پابندی اوقات سے شائع ہو رہے ہیں ان میں 'سہیل' (گیا) 'آہنگ' (گیا) 'مریخ' (پٹنہ) اور 'زبان وادب' (پٹنہ) سرفہرست ہیں۔ یہ تقریباً مختلف نظریات کے ترجمان ہیں۔ ان میں 'ماہنامہ سہیل' ترقی پسند تحریک کی ترجمانی کرتا ہے۔ کلام حیدری صاحب کی ادارت میں نکلنے والا ماہنامہ 'آہنگ' جدید اردو ادب کا علم بردار ہے۔ یہ 'پروفیسر احتشام حسین' مرحوم اور 'اردو فکشن' پر دو خاص نمبر شائع کر چکا ہے۔ اردو کے مشہور ناقد اور انگریزی کے پروفیسر ڈاکٹر عبدالمغنی پٹنہ سے ماہنامہ 'مریخ' نکال رہے ہیں۔ یہ جدیدیت اور ترقی پسند تحریک جیسی دو متضاد لیکن طاقت ور تحریکوں کے درمیان غیر جانبدار رہ کر اردو ادب میں تیسری دنیا کے افکار کو فروغ دیتا ہے۔ عبدالمغنی صاحب کی تنقید پر مذہبی رنگ غالب ہے۔ مریخ میں شائع ہونے والے مضامین میں بھی یہی رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔ سہ ماہی 'زبان وادب' پٹنہ

Marfat.com

بہار اردو اکیڈمی کا آرگن ہے۔

صوبہ بہار کے ادبی افق سے ۱۹۴۰ء میں 'معاصر' کے عنوان سے ایک اور ستارہ طلوع ہوا جو دیکھتے ہی دیکھتے انتہائی روشن اور تابناک بن گیا۔ غالباً بہار میں فلک صحافت پر نمودار ہونے والے کہکشاں میں سب سے زیادہ درخشاں ستارہ، معاصر ہی ہے۔ ادبی حیثیت سے اس کی داستان بڑی اہم ہے اس لیے اس کا تذکرہ تفصیل کا متقاضی ہے۔

۱۹۴۰ء کے اواسط میں چند ادبی شخصیتوں نے، جن میں پٹنہ کالج اور پٹنہ سائنس کالج کے اساتذہ بھی شامل تھے، 'دائرہ ادب' کے نام سے ایک علمی ادارہ قائم کیا۔ اس کی نشست ہر ماہ پابندی سے ہوتی تھی۔ ان ہی حضرات نے اس ادارہ کی جانب سے ایک ادبی رسالہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ نومبر ۱۹۴۰ء کو اس کے ترجمان کی حیثیت سے ماہنامہ 'معاصر' جاری ہوا۔ ڈاکٹر عظیم الدین احمد اس کے مدیر مقرر ہوئے۔ پہلا شمارہ ستر (۷۰) صفحات پر مشتمل تھا۔ اور مجموعی طور پر بارہ مضامین تھے۔ مضمون نگاروں میں عظیم الدین احمد، کلیم الدین احمد، حافظ شمس الدین احمد اور پروفیسر اختر اورینوی شامل تھے۔

اغراض و مقاصد:

معاصر بنیادی طور پر تحقیقی اور تنقیدی پرچہ ہے۔ بہار کے ادبی ورثے کی بازیافت اس کے مقاصد میں شامل تھی۔ اسی لیے اس کے ہر شمارے میں بہار کے گمنام شعرا اور اُدباء کے رشحات اور ان سے متعلق مضامین لازماً شائع ہوتے۔ اس کے علاوہ اہم مخطوطات کے تعارف پر بھی خصوصی دھیان دیا جاتا۔ اسی کے ساتھ دیگر موضوعات اور ادب کی دوسری اصناف کے لیے بھی اس نے اپنے دروازے کبھی بند نہیں کیے۔ چنانچہ غزل، مثنوی، قصیدہ، اور تنظیم جیسی اصناف سخن کے دوش بہ دوش ناول اور افسانے بھی پابندی سے شائع ہوتے۔ ۱۹۵۱ء سے اس کے مقاصد میں تبدیلی اور وسعت عمل میں آئی۔ اب ان اغراض و مقاصد کی ایک واضح اور متعین شکل نکل کر سامنے آئی۔ ان مقاصد کی توضیح ان الفاظ میں کی گئی۔

۱۔ اردو کے معیاری تنقیدی مقالوں کی اشاعت۔
۲۔ اردو کے معیاری تحقیقی مضامین کی اشاعت۔
۳۔ اردو کے غیر مطبوعہ اہم مخطوطات کی اشاعت۔

Marfat.com

۴۔ اردو کے مختلف علمی اور ادبی مسایل پر بحث و تمحیص۔

۵۔ اردو کے ایسے مقالوں کی اشاعت جن کا تعلق سماجی، ثقافتی اور تہذیبی مسایل سے ہے۔

اگر ہم معاصر کے مندرجات کا بالاستیعاب و مطالعہ کریں تو محسوس ہوگا کہ یہ اپنے مقاصد میں بڑی حد تک کامیاب رہا۔ یہ اس کی خوش نصیبی تھی کہ شروع سے ہی اسے عظیم الدین احمد کلیم الدین احمد، قاضی عبدالودود، سید حسن عسکری، عطا کاکوی پروفیسر اختر اورینوی اور ڈاکٹر محمد محسن جیسی نابغۂ روزگار شخصیتوں کی سرپرستی حاصل رہی جنھوں نے اس کے ادبی، تحقیقی اور تنقیدی معیار کو بلند کرنے میں تاریخ ساز کردار ادا کیا۔

معاصر کے مدیر:

معاصر۔ پٹنہ کے سب سے پہلے مدیر ڈاکٹر عظیم الدین احمد تھے۔ آپ نومبر ۱۹۴۰ء سے مئی ۱۹۴۹ء تک اس کی ادارت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹ مئی ۱۹۴۹ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ لیکن جون اور جولائی کے شماروں پر بھی بحیثیت مدیر آپ کا ہی نام درج ہے۔ اس کے بعد عنانِ ادارت ڈاکٹر عبدالمنان بیدل نے سنبھالی۔ اس کی اطلاع جولائی ۱۹۴۹ء کے شمارے میں ان الفاظ میں دی گئی:

> ''اول میں ادارت کے فرائض حضرت علامہ عظیم الدین احمد ہی پورا کرتے رہے۔ دور ثانی کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس کا آغاز مرحوم کی ادارت سے ہی ہوا۔ دوسرے نمبر سے ادارت حضرت عبدالمنان بیدلؔ عظیم آبادی نے سنبھالی ہے۔ آپ اردو کے جلیل القدر شاعر ہیں۔ مومن دہلوی، شادؔ عظیم آبادی اور حسرتؔ موہانی کی روایات شاعری کے حامل۔ آپ اُسی دبستان فکر و خیال کے استاد ہیں جس نے عظیم آباد کو عظیم آباد بنایا... ہمیں توقع ہے کہ اہل فکر حضرات جناب بیدل عظیم آبادی سے تعاون کریں گے''۔

بیدل عظیم آبادی کی مدت ادارت کافی طویل رہی۔ ۱۹۷۲ء میں آپ نے انتقال فرمایا۔ اس طرح تقریباً ۲۳ سال تک آپ نے معاصر کی ادارت کے فرائض انتہائی کامیابی اور خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ شمارہ ۴ سے شمارہ ۲۱ تک آپ کی ادارت میں نکلا۔

بیدل عظیم آبادی کے انتقال کے بعد 'معاصر' کی ادارت جناب کلیم الدین احمد کے سپرد ہوئی۔ آپ تادم زیست اس کے مدیر رہے۔ آپ کے دور ادارت کا سب سے بڑا کارنامہ 'معاصر

Marfat.com

کے ''قاضی عبدالودود نمبر'' (شمارہ ۳۱۔ ۳۴) ۱۹۷۶۔۱۹۷۹ء کی اشاعت ہے۔ یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ معاصر نے 'خصوصی شماروں' کی روایت نہیں ڈالی۔ قاضی عبدالودود نمبر اس کا واحد خصوصی شمارہ ہے۔ ادبی حلقوں میں اس نمبر کی فقید المثال پذیرائی ہوئی۔ کلیم الدین احمد کا دسمبر ۱۹۸۳ء کو انتقال ہوا۔ اس کے بعد رسالہ کی اشاعت بھی ممکن نہیں ہوسکی۔ کلیم الدین صاحب کی وفات اردو ادب کے لیے تو زبردست نقصان تھی ہی، بہار میں اردو صحافت کے لیے بھی عظیم ترین المیہ ثابت ہوئی۔ بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ کلیم الدین صاحب کی وفات کے ساتھ ہی معاصر بھی ابدی نیند سو گیا۔

معاصر کا وقفۂ اشاعت:

معاصر نومبر ۱۹۴۰ء سے اکتوبر ۱۹۴۶ء تک (جلد ۱ تا جلد ۱۰، شمارہ ۱۰) پابندی سے شائع ہوتا رہا۔ اس وقت اس کا وقفۂ اشاعت ماہانہ تھا۔ اس کے بعد صوبہ میں فرقہ وارانہ فسادات اور ملک کی تقسیم کے منفی اثرات کے سبب کچھ عرصہ کے لیے معاصر کی اشاعت بند ہوگئی۔ کئی ماہ بعد اس کا ایک شمارہ شائع ہوا۔ اس کو نومبر ۱۹۴۶ء سے مارچ ۱۹۴۷ء تک کا شمارہ قرار دیا گیا۔ اس کے اداریے میں ان نامساعد حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے جناب ح۔م۔ اسلم لکھتے ہیں:

> ''حالات کی تند ناموافقت اور گہری نامطابقت کے باعث ادارہ رسالہ کی ماہانہ اشاعت سے بالکل مجبور ولاچار رہا۔ فساد کے اثرات کے ساتھ کاتبوں کی نایابی، پریس کی ہڑتال اور چند دوسری پریشانیاں راہ میں حائل ہوگئی تھیں۔ ستمبر ۱۹۴۶ء کے بعد آج مارچ ۱۹۴۷ء میں معاصر شائع ہو رہا ہے۔ اس طویل خاموشی اور سکوت سے ارباب معاصر کو جو شدید اذیتِ انتظار اور درد و یاس پہونچا ہے، اس کا ہمیں اعتراف ہے، دکھ ہے، ان تمام استفسارات کا جواب فرداً فرداً نہ دے پاسکا۔ ہم مراسلہ نگاروں سے مخاطب ہوتے ہوئے معذرت چاہتے ہیں اور اظہار تشکر بھی کرتے ہیں۔ ان خطوط میں خفگی و شکوہ، محبت و دلجوئی دونوں ہیں جو بلاشبہ اخلاص کا عکس ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اُجڑے دیار کے اس دیرینہ رسالہ کو جو چھ سالوں سے مسلسل خلوص اور خاموشی سے ادب و تمدن کی بساط بھر خدمت کر رہا ہے۔ بند نہ کریں۔ یہ جلد چھ ماہ کی مشترکہ اشاعت ہے۔ انشاء اللہ اپریل و مئی کا شمارہ اگلے مہینہ شائع ہو جائے گا''۔

ان تمام پرخلوص عزائم اور مساعی کے باوجود حالات نے معاصر کا ساتھ نہ دیا اور جولائی

Marfat.com

۱۹۴۷ء سے قبل اس کی اشاعت ممکن نہ ہوسکی۔اس کے بعد اس کی اشاعت پھر معرض التوا میں پڑ گئی ۔صوبہ کی فرقہ وارانہ صورت حال نے ایک بار پھر خطرناک شکل اختیار کر لی۔دوسرے رسالے کے مدیر جناب عظیم الدین احمد شدید علیل ہو گئے اور بالآخر ۱۹ رمئی ۱۹۴۹ء کو انھوں نے داعی اجل کو لبیک کہا۔اس طرح جولائی ۱۹۴۷ء کے بعد اگلا شمارہ مئی ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا۔ یہاں سے معاصر کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔مئی ۱۹۴۹ء کے بعد جون اور جولائی کے شماروں پر بھی مدیر کی حیثیت سے نام ڈاکٹر عظیم الدین احمد کا ہی درج ہے۔ جولائی ۱۹۴۹ء کے شمارے کے اداریے میں جناب اختر اورینوی رقم طراز ہیں:

> ''معاصر کے مشکلات کا دوسالہ زمانہ گذر جانے کے بعد معاصر کا دور جدید شروع ہو چکا ہے۔دور اول میں ادارت کے فرائض حضرت علامہ عظیم الدین احمد ہی پورا کرتے رہے۔دورِ ثانی کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس کا آغاز علامہ کی ہی ادارت سے ہوا''۔

عظیم الدین احمد صاحب کے اس دارِ فانی سے رخصت ہو جانے کے بعد ڈاکٹر عبدالمنان بیدلؔ نے ادارت کے فرائض سنبھالے۔لیکن گوناگوں مشکلات کے سبب رسالے کو پابندی وقت سے شائع نہ کر سکے۔مجبوراً کئی کئی ماہ کے شمارے یک جا نکالنے پڑتے۔چنانچہ یہ طے کیا گیا کہ اسے ماہانہ کے بجائے سہ ماہی کر دیا جائے۔لہذا مئی ۱۹۵۱ء سے یہ سہ ماہی ہو گیا۔اب اس پر جلد نمبر درج نہیں ہوتا تھا، بلکہ صرف 'حصہ' درج ہوتا تھا۔اور ماہ وسال کی وضاحت بھی نہیں ہوتی تھی۔مئی ۱۹۵۱ء کے شمارے کو 'حصہ اول' قرار دیا گیا۔لیکن مختلف وجوہ سے ہر شمارہ وقت کی پابندی سے شائع نہ ہو سکا۔اور ۱۹۷۳ء تک بیدلؔ صاحب صرف ۲۱ حصے شائع کر سکے۔اس کے بعد وہ انتقال فرما گئے۔

ڈاکٹر عبدالمنان بیدلؔ کے بعد اردو کے مایۂ ناز نقاد اور مشہور دانشور پروفیسر کلیم الدین احمد معاصر کے مدیر مقرر ہوئے۔ یوں تو شروع سے ہی آپ معاصر کی تحریک کے روح رواں اور رسالے کے سرپرستوں میں رہے، اب اس کی ادارت کی ذمہ داری سنبھال کر آپ اس کے انتظامی امور اور اشاعتی پروگرام کے سربراہ بھی بن گئے۔آپ نے اپنی تمام تر توجہ اس کی بہتری کی طرف مبذول کی۔آپ کے دورِ ادارت کا عظیم الشان کارنامہ رسالہ معاصر کے قاضی عبدالودود نمبر کی اشاعت ہے۔یہ خصوصی شمارہ ایک طرف تو اردو کے بے مثال محقق اور فارسی زبان کے زبردست عالم قاضی عبدالودود صاحب کی علمی اور ادبی خدمات کو خراج تحسین ہے، تو دوسری جانب پوری اردو دنیا

Marfat.com

کے لیے ایک بہترین ادبی سوغات بھی۔

'' معاصر کے اس نمبر کی اہمیت کئی وجوہ سے قابل ذکر ہے۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا یہ ایک عظیم شخصیت کے لیے عظیم شخصیت کا ارمغان ہے۔ جس میں ہندوستان کے معروف ادیبوں مثلاً امتیاز علی عرشی، یوسف حسین خاں، مالک رام، محمد حسن، گیان چند، رشید حسن خاں، ممتاز الدین احمد، دوارکا داس شعلہ، سید حسن عسکری، سید شاہ عطاء الرحمٰن، سید حسن، سید محمد حسین، عابد رضا بیدار، کلیم الدین احمد اور کئی دوسرے اصحاب کے گرانقدر مقالے شامل ہیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ اس نمبر کا افتتاحیہ مضمون سابق صدر جمہوریۂ ہند جناب فخر الدین علی احمد مرحوم نے لکھا ہے۔ یہ محض رسمی افتتاحیہ نہیں، بلکہ پانچ صفحات پر مشتمل ایک مفید اور معلوماتی مقالہ ہے''۔

کلیم الدین احمد صاحب کا دسمبر ۱۹۸۳ء میں انتقال ہوا۔ آپ نے اپنے دورِ ادارت (۱۹۷۳ء تا ۱۹۸۳ء) میں ۱۷ شمارے (حصہ ۲۲ تا حصہ ۳۸) نکالے۔ کلیم الدین احمد صاحب کے بعد پروفیسر ممتاز احمد (صدر شعبۂ اردو۔ پٹنہ یونیورسٹی) کو ادارت کی ذمہ داری سونپی گئی لیکن آپ کی ادارت میں اب تک اس کا کوئی شمارہ نہیں نکلا۔

معاصر کے اداریے:

اداریے رسالہ کی جان ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ دراصل یہ ایسا پیمانہ ہوتے ہیں جن سے کسی بھی رسالے کے نظریات، اس کی حکمت عملی، اس کے اغراض و مقاصد اور نئے نئے مسائل کے سلسلہ میں اس کے موقف کا پتہ چلتا ہے۔ اداریے اس بات کے بھی غماز ہوتے ہیں کہ اس رسالے کا سماج اور اس سے بڑھ کر ملک وقوم اور بین الاقوامی رجحانات سے کیا رشتہ ہے۔ اس پس منظر میں اگر ہم 'معاصر' کے اداریوں کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ انھوں نے مندرجہ بالا مقاصد کو بحسن وخوبی پورا کیا ہے۔ ان میں ہمیں قومی، ملکی، ملی، بین الاقوامی، نیز اقتصادی، معاشرتی، مذہبی، سیاسی اور تعلیمی مسائل پر بے لاگ تبصرے ملتے ہیں۔

معاصر کے ابتدائی شماروں کے اداریے جناب کلیم الدین احمد کے زورِ قلم کا نتیجہ ہیں۔ یہ اداریے تقریب کے عنوان کے تحت لکھے گئے۔ اس کے بعد اداریہ نگاری کے فرائض جناب اختر اورینوی نے انجام دیے۔ آپ نے نومبر ۱۹۴۱ء سے دسمبر ۱۹۴۹ء تک، گذارش، کے عنوان سے

Marfat.com

اداریے لکھے اس دوران اختر اورینوی کی علالت کے سبب کلیم الدین احمد صاحب نے کچھ اداریے 'عرض حال' کے عنوان سے سپرد قلم کیے۔ اور آپ اس کے مدیر مقرر ہوئے تو 'حرفِ آغاز' اور 'حرفِ آخر' اور کبھی 'سخن ہائے گفتنی' کے عنوان کے تحت اداریے تحریر کیے۔ اور اداریہ نگار کے مکمل نام کی جگہ اس کے مخففات 'ک۔ا' اور جناب اختر اورینوی سے س۔ا۔ا۔ استعمال کیے۔ ان اداریوں سے ان حضرات کی وسعت نظر، مطالعے کی گہرائی اور ملکی و بین الاقوامی مسائل سے ان کی گہری دلچسپی کا پتہ چلتا ہے۔ جناب اور ینوی کے تحریر کردہ اداریوں کی قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ بہار اردو اکیڈمی نے انھیں کتابی شکل میں شائع کرا دیا ہے۔

معاصر کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ اس کے اداریے مختلف دانشوروں نے قلم بند کیے۔ دوسرے رسالوں اور اخباروں کی طرح اس کے اداریوں کی ذمہ داری صرف اس کے مدیر ہی پر نہیں رہتی تھی۔ بلکہ اداریے سے متعلق جملہ حضرات حسب موقع اس کی ذمہ داری سنبھالتے تھے۔ چنانچہ عظیم الدین احمد صاحب کی ادارت کے زمانے میں جناب کلیم الدین احمد نے اداریے تحریر کیے۔ ان کے علاوہ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا۔ جناب اختر اورینوی نے بھی اداریے قلم بند کیے یہ اداریے ''گذارش'' کے عنوان کے تحت لکھے گئے اور نومبر ۱۹۴۱ء سے دسمبر ۱۹۴۹ء کے دور کو محیط ہیں۔ یہ اداریے انھوں نے اپنے نام سید اختر اورینوی کے مخففات س۔ا۔ا۔ کے تحت لکھے۔ اختر اورینوی صاحب کا تمام تر زور مذہبی تعلیمات کی پیروی اور اخلاقی اقدار کو اپنانے پر ہوتا تھا۔ انھوں نے دوسری عالمگیر جنگ کے سلسلہ میں متعدد اداریے تحریر کیے۔ ان سب کا لب لباب یہی ہے کہ اقوام عالم اگر اسلامی تعلیمات پر عمل کریں اور اس نے بین الاقوامی اخوت اور مساوات کا جو سبق دیا ہے اس پر عمل پیرا ہوں تو دنیا جنگ و جدال کی ہولناک تباہکاریوں سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ انھوں نے سیاسی، سماجی اقتصادی، مذہبی سائنسی تعلیمی، غرض تمام اہم امور پر قلم اٹھایا اور اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر اہم اور قابل ذکر ہے کہ انھوں نے اپنے تمام افکار و نظریات کی بنیاد مذہبی تعلیمات پر رکھی۔

اختر اورینوی کے اداریوں کی دوسری اہم خصوصیت اعتدال پسندی ہے۔ وہ ہر مسئلہ کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں میانہ روی کا درس دیتے ہیں۔ وہ جادۂ اعتدال سے کبھی نہیں ہٹتے۔ اس کی بہترین مثال اُن کے وہ اداریے ہیں جن میں انھوں نے سائنسی ایجادات اور ایٹم کے خطرناک استعمال سے بحث کی ہے اور ان کے منفی اثرات سے عوام کو متنبہ کیا ہے۔ مثال

Marfat.com

کے طور پر اکتوبر ۱۹۴۳ء کے اداریے کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔ اس میں انھوں نے سائنسی ایجادات کے کثرت استعمال اور ایٹم کی طاقت پر بیجا انحصار کے مضر اثرات سے مدلل اور مفصل بحث کی ہے۔فرماتے ہیں:

''لیکن ان علمی انکشافات سے پُر پیچ تکنیکیاتی صنعتی، اقتصادی اور سماجی مسئلے پیدا ہوں گے۔ سائنس کی نئی ایجادیں کبھی مزدوروں کی بیکاری میں اضافہ کرتی ہیں اور کبھی ایسی انقلابی ایجاد بھی ہوتی ہے جو روزگار کو بے حد بڑھا دیتی ہے۔ اس کے علاوہ جب خوردوں (Atoms) کی دوراز قیاس طاقت انسان کے قبضۂ قدرت میں آجائے گی تو پھر وہ اپنی بنائی ہوئی جنت کو سینچنے کے بجائے اپنے بھائیوں کا خون بھی بڑے پیمانے پر بہا سکے گا۔ الغرض جدید انکشافات علمیہ کتنی امیدیں اور کتنے خوف پیدا کرتی ہیں۔ سائنس کے ایک ہاتھ میں دوزخ ہے اور دوسرے میں جنت''۔

دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ پر اختر اورینوی نے اگست۔دسمبر ۱۹۴۵ء کے شمارہ میں جو اداریہ تحریر فرمایا، اس سے ان کے علمی تبحر اور دانشوری کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس میں انھوں نے ایٹمی انکشافات اور تحقیقات پر نہایت حکیمانہ بحث کی ہے اور جوہری توانائی کے استعمال کے مثبت اور منفی اثرات کا تجزیہ اس طرح کیا ہے جیسے کوئی ماہر علم طبیعات کرتا ہے۔ انھوں نے ایٹمی طاقت کے منفی استعمال کے ہولناک نتیجہ سے نہ صرف آگاہ کیا بلکہ اس کے تعمیری امکانات پر بھی روشنی ڈالی اور اس بات پر زور دیا کہ سائنسی ترقیات پر اخلاقی لگام دی جائے۔ ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:

''دیکھنے والی آنکھیں دیکھتی، سننے والے کان سنتے اور سوچنے والے دماغ سوچتے ہیں کہ آدم کی اولاد اس مقام پر پہنچ گئی ہے جہاں پر اُسے خودغرضانہ مادی قوانین کو ترک کر کے اخلاقی قانون کی حکمت قبول کر لینی چاہیے۔ سائنس کی آوارگی اب صرف زمام اخلاق سے رُک سکتی ہے۔ غیر صالح سائنس ایک عذاب ہے۔ عذاب کا صحیح علاج تزکیہ قلب و اصلاح نفس ہی ہے۔ اہل عالم کو ایسی طاقت کی جستجو کرنی پڑے گی جو دنیاوی حکومتوں سے بالاتر ہو، جس کا اخلاقی معیار اور روحانی نصب العین مسلم ہو۔ جنگ کو علاج کی حیثیت سے استعمال کرنے کا دور گذر گیا... مستقبل کی جنگ کو صرف اخلاق کی سروری روک سکتی ہے۔ مگر فرسکو کے دیوتاؤں اور پوسٹڈام

Marfat.com

تثلیث نے بھی ابھی تک انسانیت کی فلاح کا اخلاقی نظریہ پیش نہیں کیا اور ان کا عمل تو رسوا سر بازار ہے۔ان کی حرکتوں سے المناک مضحکہ خیزی ظاہر ہوتی ہے''۔

سائنسی ایجادات اور بین الاقوامی سیاست کے علاوہ جن موضوعات پر جناب اختر اورینوی نے قلم اٹھایا ان میں تعلیمی مسائل بھی ہیں۔یہ اداریے ان کی بالغ نظری اور فکر ونظر کی جامعیت پر دلیل ہیں۔ ۱۹۴۴ء میں منعقد ہونے والی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے موقع پر جو انھوں نے اداریہ سپرد قلم کیا وہ ہر لحاظ سے قابل یادگار ہے۔اس میں انھوں نے ایک صالح تعلیمی نظام قائم کرنے پر زور دیا۔ایسا تعلیمی نظام جس کی بنیاد صحت مند فلسفہ پر ہو۔آپ نے اسلامی روایات اور اسلامی تہذیب کے حوالے سے تعلیم کے مقاصد کے تعین پر زور دیا۔نئے تعلیمی نظام سے متعلق آپ نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے اُن سے تعلیم کی عالمگیر حیثیت (Universalisation of Education) کے نظریے کی توثیق ہوتی ہے۔اپریل ۱۹۴۴ء کے شمارے کے اداریے کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔فرماتے ہیں:

''تعلیم وتعلّم کے جدید ترین نظریات، کلچر، تہذیب وتمدن، سیاست اور اقتصادیات کے نئے وسیع بنیادی اصول سے وابستہ ہیں۔خود یورپ اور امریکہ اُس دور زریں کے لیے بیتاب ہیں، جب علم پر سے طبقہ اعلیٰ کی جاگیرداری اُٹھ جائیگی۔جب علم سرمایہ کی آہنی زنجیریں توڑ کر آزاد ہو جائے گا اور جب ابن آدم تعلیم کے عالمگیر اور انسان دوست فلسفے اور تعلیم کے بے نظیر تکنک کی تنظیم نو کرے گا۔انسانی دماغ اس آزادانہ حکمتی انداز میں غور وفکر کر سکے گا اور اس کی صحیح تربیت کا بنیادوں پر ہو سکے گی اس عہد میں تعلیم سورج کی روشنی، تازہ ہوا اور شفاف وشیریں پانی کی طرح عام ہوگی۔ساری انسانی برادری ایک عظیم الشان ذہنی دارالعلوم میں داخل ہو کر اپنی ذوقی اور روحانی بقا کے لیے بے روک غذا حاصل کر سکے گی''۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ معاصر کے اداریے اگر عصری موضوعات پر لکھے گئے، لیکن ان کی اہمیت آج بھی برقرار ہے۔ان کی معنویت سدا بہار ہے۔ان کی ادبی حیثیت بھی مسلم ہے۔اور اس لائق ہیں کہ انھیں یک جا کر کے کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے۔

ناموں کے مخففات:

دیگر رسائل کی طرح معاصر کے قلم کاروں نے بھی اکثر مقامات پر اپنے ناموں کے

Marfat.com

بجائے اُن کے مخففات کا استعمال کیا ہے۔ یہ مخففات اداریوں اور مطبوعات پر تبصروں میں عام طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ تبصروں میں تو عام قاعدہ یہی ہے کہ ان میں تبصرہ نگاروں کے نام کے مخففات ہی استعمال ہوتے ہیں، مکمل نام استعمال نہیں ہوتا۔ یہی قاعدہ انگریزی زبان میں بھی رائج ہے۔ اردو میں قاعدہ انگریزی کی ہی پیروی میں لیا گیا ہے۔ معاصر میں کہیں کہیں فرضی نام بھی استعمال ہوا ہے۔ ان سب کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ک۔ا = کلیم الدین احمد

س۔ا۔ا = سید اختر اورینوی

ح۔م۔اسلم = محمد حسنین

ابجدی ، = قاضی عبدالودود

لتث = (ا۔ب۔ت۔ث) = قاضی عبدالودود

س۔ح = سید حسن

ح۔م۔ا = (ح۔م۔اسلم) = سید محمد حسنین

معاصر کے ایک شمارے کی تنسیخ:

کلیم الدین احمد صاحب کی ادارت کے زمانے میں معاصر بحران کا شکار ہو گیا تھا۔ لیکن جلد معاملہ خوش اسلوبی سے طے ہو گیا۔ ہوا یوں کہ اس کے حصہ ۳۵ (۱۹۸۰) میں جناب کالی داس گپتا رضا کا مضمون ''مکاتیب معاشقہ'' (ص ۷۲۔۹۸) شائع ہوا۔ اس میں نواب محمد یار خاں شوکت کے مسماۃ فرحت جان، مناجان، عمدہ جان، محبوب جان اور گیتی آرا بیگم وغیرہم کے نام عاشقانہ خطوط کو نقل کیا گیا تھا۔ (ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۱۲۵)۔ ان خطوط میں بڑی حد تک عریانیت تھی۔ ادبی حلقوں میں اس 'جسارت' کو پسند نہیں کیا گیا چنانچہ معاصر کو ہدفِ تنقید بنایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ادارہ کو معاصر کی اس اشاعت (حصہ ۳۵: ۱۹۸۰ء) کو واپس لے لینا پڑا۔ اور اس طرح معاصر کے وجود کو جو خطرہ پیدا ہو گیا تھا، وہ ٹل گیا۔ راقم الحروف کی نظر سے وہ شمارہ گزرا ہے جس پر کلیم الدین صاحب نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا ہے کہ اسے واپس لے لیا گیا۔

معاصر کی قیمت:

ابتداء میں معاصر کی قیمت فی شمارہ چھ آنے اور سالانہ چار روپے مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۶ء تک یہی قیمت برقرار رہی۔ ۱۹۴۷ء میں اس کی قیمت میں معمولی اضافہ ہوا۔ اور قیمت فی پرچھ

Marfat.com

آنے سے بڑھا کر سات آنے کر دی گئی اور زرسالانہ پانچ روپے کر دیا گیا۔ ۱۹۴۹ء میں مزید اضافہ ہوا اور زرسالانہ بڑھا کر چھ روپے کر دیا گیا۔ اس دوران ۱۹۴۴ء میں شماروں پر قیمتیں شائع نہیں کی گئی بلکہ ہاتھ سے لکھی گئی۔ چنانچہ اپریل ۱۹۴۴ء کے شمارہ پر آٹھ آنے اور فروری و مارچ ۱۹۴۴ء کے مشترک شمارہ پر بارہ آنے لکھی ہوئی ہے۔ مئی ۱۹۴۴ء کے شمارے سے قیمت پھر فی شمارہ چھ آنے کر دی گئی اور سالانہ چندہ مبلغ چار روپے کر دیا گیا۔

۱۹۵۱ء میں معاصر کی اشاعت ایک سال میں چار بار کر دی گئی تو اس کے حجم اور ضخامت میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اس لیے قیمت میں اضافہ ضروری ہوا۔ چنانچہ اب قیمت فی پرچہ دو روپے اور زرِ سالانہ مبلغ آٹھ روپے مقرر ہوا۔ یہ اضافہ معاصر کے دورِ ثانی کے حصہ اول (۱۹۵۱) سے عمل میں آیا۔ اس کے بعد جیسے جیسے ضروریات زندگی گراں ہوتی گئیں، معاصر کی فی پرچہ قیمت اور سالانہ چندے میں اضافہ ہوتا گیا۔ قاضی عبدالودود نمبر کی قیمت پچیس روپے ہے۔

معاصر کی ظاہری و معنوی خصوصیات:

مرزا غالبؔ نے اپنے شاگرد رشید میرزا ہرگوپال تفتہؔ کی مثنوی 'سنبلستان' کی اشاعت پر لکھا تھا:

> "تم نے روپیہ بھی کھویا اور اپنی فکر کو اور میری اصلاح کو بھی ڈبویا۔ ہائے کیا بری کاپی ہے۔ اپنے اشعار کی اور اس کاپی کی مثال جب تم پر کھلتی کہ تم یہاں ہوتے اور بیگماتِ قلعہ کو پھرتے چلتے دیکھتے۔ صورت ماہ دو ہفتہ کی سی اور کپڑے میلے، پائچے لیر لیر، جوتی ٹوٹی، یہ مبالغہ نہیں بلکہ بے تکلف 'سنبلستان' ایک معشوق خوب رو ہے، بدلباس ہے"۔ (۹/اپریل ۱۸۶۱)۔ (۵)

یہ بات معاصر پر بھی صدفی صد صادق آتی ہے۔ یہ بھی 'معشوق خوب رو' لیکن 'بدلباس' ہے۔ اس کے مضامین کا معیار جتنا بلند ہے، طباعت اور کتابت کا معیار اتنا ہی پست ہے۔ کوشش یہ کی جاتی تھی کہ کم سے کم جگہ میں زیادہ سے زیادہ عبارت لکھا دی جائے۔ چنانچہ حاشیہ اور بین السطور فصل کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا تھا۔ لہذا نہ جانبین حاشیہ چھوڑا جاتا تھا، نہ اوپر یا نیچے۔ سطروں کے درمیان فاصلہ بہت کم ہوتا ہے۔ جب صفحہ کا زیادہ استعمال کر لیا جائے گا تو قدرتی طور پر کتابت بھی معیاری نہیں ہو سکتی۔ پھر کاغذ بھی جب خراب قسم کا استعمال کیا جائے گا تو طباعت میں چمک بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ صرف قاضی عبدالودود نمبر کی کتابت اور طباعت ہر لحاظ سے معیاری ہے۔

Marfat.com

معاصر میں فوٹو شائع نہیں ہوتے تھے۔صرف قاضی عبدالودود نمبر میں جناب فخرالدین علی احمد (صدر جمہوریہ ہند) اور جناب قاضی عبدالودود کا ایک ایک فوٹو شائع ہوا ہے۔

تقطیع کے سلسلہ میں بھی معاصر نے کسی معیار کو برقرار نہیں رکھا۔مختلف اوقات میں یہ مختلف تقطیع اور مختلف ضخامت پر شائع ہوتا رہا۔شروع میں یہ ڈیمائی سائز پر شائع ہوا۔بعد میں یہ ۱-۱۶ کی تقطیع پر طبع ہوا۔پھر جب اخباری کاغذ بحران کا شکار ہو گیا تو معاصر کا سائز اور بھی زیادہ چھوٹا ہو گیا۔

اس طرح معاصر ظاہری حسن کاری اور زیب وزیبائش سے ہمیشہ محروم رہا۔لیکن اس بدنمائی اور کم روئی کے علی الرغم یہ باطنی حسن سے مالا مال معنویت سے لبریز ہے۔اس کے مشمولات انتہائی معیاری اور بلند پایہ ہیں۔ان کے معیار کو اردو کے معدودے چند رسالے ہی پہنچ سکتے ہیں۔وہ تنقیدی یا تحقیقی مضامین ہوں یا تاریخی مقالات، منظومات ہوں یا افسانے وناول یا سوانحی تذکرے ،معاصر کے تمام مندرجات ادبی معیار کی کسوٹی پر پورے اُترتے ہیں اور انھیں بلا تامل ادب العالیہ میں شامل کیا جاسکتا ہے۔معاصر کے مندرجات کے معیار کا اندازہ لگانے کے لیے صرف اتنا بتا دینا کافی ہے کہ اس قلمی معاونین میں جناب عظیم الدین احمد، کلیم الدین احمد، قاضی عبدالودود، حافظ شمس الدین، سید حسن عسکری، عطاء الرحمٰن عطا کاکوی، مسعود حسن رضوی، آل احمد سرور اور معین الدین دردائی جیسی نادر روزگار اور عدیم المثال شخصیات شامل ہیں۔ان میں سے ہر ایک کی حیثیت ایک انجمن اور ایک ادارے کی ہے۔ان حضرات کے علاوہ جناب آرزو جلیلی، محترمہ شکیلہ اختر، سید محمد محسن، محمد، فضل الرحمٰن، احمد حسن، علامہ جمیل مظہری، اشعر ملیح آبادی، تمنا عمادی، ابواللیث صدیقی، اور علی اکبر کاظمی کی بیشتر رشحات بھی اس میں شائع ہوئیں جن سے معاصر کا ادبی معیار بہت بلند ہوا۔

معاصر کی سب سے اہم خصوصیت تو یہ تھی کہ اس نے علاقائی ادب پر زور دیا۔اس میں بہار کے غیر معروف ادیبوں اور شاعروں پر بالالتزام مضامین شائع ہوئے جن کی مدد سے صوبۂ بہار میں اردو ادب کی بہت سی گمشدہ کڑیوں کا سراغ لگایا جاسکا۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ معاصر اس طرف توجہ نہ کرتا تو ہم اردو ادب کی بہت اہم شخصیتوں سے ناواقف رہتے۔یہ معاصر کا ایسا کارنامہ ہے جسے کبھی فراموش نہ کیا جاسکے گا۔

معاصر کی دوسری خصوصیت مخطوطات کا تعارف ہے۔اس کے تقریباً ہر شمارہ میں اہم مخطوطات پر تعارفی مضامین بالالتزام شائع ہوتے تھے۔ان میں صوبہ بہار کے مختلف مقامات پر محفوظ قلمی نسخے بھی شامل ہیں اور حدود بہار کے باہر کے بھی۔اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ چند

Marfat.com

مضامین میں ہندوستان سے باہر، مثلاً لندن، آکسفورڈ اور کیمبرج جیسے علمی مراکز کے کتابخانوں میں مخزونہ نادر و نایاب مخطوطات کا بھی تعارف کرایا گیا ہے۔ تحقیقی کام کرنے والے حضرات کے لیے یہ بہترین علمی سوغات ہے۔

معاصر نے اردو زبان وادب کے دامن کو بہت وسیع کیا۔ اس نے وسیع پیمانے پر اور بہت اہتمام سے دوسری زبانوں کے ادب پاروں کو اردو کے قالب میں پیش کیا۔ ان میں فارسی اور ہندی زبانوں کے علاوہ انگریزی اور فرانسیسی وغیرہ مغربی زبانوں کے شہ پاروں کے تراجم بھی شامل ہیں۔ ان میں ادبی اور تحقیقی مقالوں کے علاوہ منظومات اور افسانوی ادب پر بھی توجہ دی گئی ہے۔ اس لیے طبعزاد تخلیقات کے علاوہ تراجم کے سلسلہ میں بھی معاصر کو اپنے ہم عصر رسالوں پر فوقیت حاصل ہے۔

معاصر یوں تو ایک ادبی پرچہ تھا۔ اسی لیے اس میں کثرت سے ادبی، تنقیدی اور تحقیقی مضامین شائع ہوئے لیکن دوسرے موضوعات کے لیے بھی اس نے اپنے دروازے ہمیشہ کھلے رکھے۔ اسی لیے اس کے مشمولات میں بڑی وسعت اور تنوع ہے۔ اردو اور فارسی ادبیات کے علاوہ جن موضوعات پر مضامین شامل اشاعت ہوئے ان میں سائنسی موضوعات سماجیات، تعلیم، فلسفہ، تاریخ، جغرافیہ، سوانح، تذکرہ، اسلام، تصوف، لسانیات، نفسیات، اخلاقیات اور مخطوطات شناسی جیسے قدیم و جدید علوم سے متعلق اعلیٰ تحقیقی اور معیاری مضامین شامل ہیں۔ اس طرح اس کے موضوعات کا کینوس بہت وسیع بلکہ بڑی حد تک عالمگیر ہے۔ گویا معاصر ایک ایسا حسین و جمیل گلدستہ ہے جس میں ہر رنگ اور ہر قسم کی خوشبو کے پھول موجود ہیں جن کی مہک دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔

معاصر میں تازہ مطبوعات پر تبصرے بھی شائع ہوتے تھے۔ اس کے مختلف شماروں میں مجموعی طور پر ۷۲ کتابوں اور رسالوں پر تبصرے شائع ہوئے۔ تبصرے بہت جاندار ہیں۔ ان میں حسن اور قبح دونوں پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اردو میں تبصرہ نگاری کا معیار عام طور پر بلند نہیں ہے۔ تبصرے عام طور پر خوش عقیدگی پر مبنی ہوتے ہیں۔ جن میں تخلیق اور تخلیق کار دونوں کی خوبیوں کا تذکرہ ہوتا ہے۔ لیکن تصویر کا دوسرا رخ پیش نہیں کیا جاتا۔ اردو کے برخلاف دوسری زبانوں میں بالخصوص انگریزی زبان میں تبصرہ نگاری کا معیار بہت بلند اور ترقی یافتہ شکل میں ہے۔ وہاں بے لاگ تبصرے ہوتے ہیں اور مطبوعات کی خوبیوں اور خامیوں دونوں پر بھرپور روشنی ڈالی جاتی ہے۔ یہی خصوصیت معاصر میں شائع ہونے والے تبصروں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ معاصر نے اردو میں تبصرہ نگاری کو ایک فن کی حیثیت دی تو کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔ خصوصیت سے جو

Marfat.com

تبصرے جناب اختر اورینوی، قاضی عبدالودود، عبدالمنان بیدل اور عطا کاکوی نے تحریر کیے ہیں، وہ اپنی غیر جانبداری اور بے لاگ رائے کے سبب تو اہم ہیں ہی، ادبی اعتبار سے بھی ان کا مقام بہت اعلیٰ ہے۔ قاضی عبدالودود نے جس شرح وبسط سے زیر تبصرہ مطبوعات کی جزئیات تک پر روشنی ڈالی ہے وہ کم از کم اردو زبان میں تو نادر الوجود ہے۔ عموماً تبصروں کی اہمیت اور افادیت محض وقتی ہوتی ہے لیکن معاصر میں شائع شدہ تبصروں کی اہمیت دائمی ہے۔

معاصر کے اداریے بھی بہت اہم ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیلی گفتگو گزشتہ اوراق میں کی جا چکی ہے۔

ان تمام خصوصیات کے باوجود معاصر کو وہ قبول عام نصیب نہیں ہوا جس کا یہ مستحق تھا۔ اس کا بنیادی سبب یہی ہے کہ، جیسا عرض کیا گیا، یہ ظاہری حسن سے محروم ہے۔ اس کی کتابت اور طباعت بہت خراب ہے جس کے سبب اس کے مطالعہ کے لیے طبیعت کو آمادہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی لیے عام قاری کو معلوم نہیں ہے کہ اس میں علم و معنیٰ کا کتنا زبردست خزانہ موجود ہے۔ اس کی حیثیت بحر ظلمات کی سی ہے جس کی تاریکیوں میں سے گزر کر چشمہ آب حیات تک پہنچا جاتا ہے۔ یہ ایک بحر بیکراں ہے جس میں غوطہ زنی اور غواصی کر کے ہی گوہر مراد کو پایا جا سکتا ہے۔

معاصر کی ان ہی گوناگوں خصوصیات اور ادبی محاسن کے پیش نظر ضرورت محسوس کی گئی کہ اس کے تمام شماروں کے مندرجات اور مشمولات کا ایک جامع اور وضاحتی اشاریہ تیار کر دیا جائے تاکہ علمی حلقے ان سے واقف ہو سکیں اور ان پر ان کی اہمیت اور معنویت واضح ہو جائے۔ اور عام قاری کا اس کے سلسلہ میں جو عدم توجہی کا رویہ ہے وہ ختم ہو نیز تحقیقی کام کرنے والے حضرات کو اس سے خاطر خواہ استفادہ کا موقع مل سکے۔

اردو میں اشاریہ سازی کی طرف عام طور پر توجہ نہیں دی گئی۔ اردو دنیا کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ اس میں حوالہ جاتی مواد (Reference Material) تقریباً بالکل نہیں ہے کتب لغات اور قاموس (Encyclopedia) جیسے روایتی حوالہ جاتی مآخذ کو چھوڑ کر دیگر حوالہ جاتی مواد مثلاً کتابیات (Bibliographies) سوانحی لغات (Biographical Dictionaries) اور کتب ورسائل کے اشاریے (Indexes) وغیرہ کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے حالانکہ تحقیقی کام کرنے والے حضرات کے لیے اس قسم کا مواد بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

کسی بھی دانشور، ریسرچ اسکالر، یا ادیب ونقاد کے لیے رسائل سے استفادہ ناگزیر ہوتا

Marfat.com

ہے۔لیکن سیکڑوں رسالوں کے ہزاروں شماروں کے مندرجات کا علم ہونا ممکن نہیں اور ہر رسالے کی ورق گردانی ناممکن سی بات ہے۔اس کے لیے نہ تو وقت ساتھ دے سکتا ہے نہ وسائل فراہم ہو سکتے ہیں۔اسکی بہترین یہی صورت ہوسکتی ہے کہ ایسے تمام اہم رسالوں کے مندرجات ومشمولات کے توضیحی اشاریے تیار کر دیے جائیں۔اردو میں اس اہم کام کی جانب توجہ بہت ہی کم ہوئی ہے۔اب تک صرف چند رسالوں کے اشاریے شائع ہوئے ہیں۔ان میں سب سے پہلے سہ ماہی اردو (اورنگ آباد۔بعدہ،کراچی) کا اشاریہ قابل ذکر ہے۔'اردو' جنوری ۱۹۲۱ء میں انجمن ترقی اردو کے ترجمان کی حیثیت سے اورنگ آباد سے جاری ہوا۔۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے ساتھ انجمن ترقی اردو بھی دو حصوں میں منقسم ہوگئی۔ایک حصہ پاکستان منتقل ہوگیا اور دوسرا حصہ ہندوستان میں رہ گیا۔ پاکستان میں کراچی اس کا صدر دفتر قرار پایا۔وہاں سہ ماہی اردو کی اشاعت کو برقرار رکھا گیا۔اور آزادی سے قبل کے اردو سے اس سلسلہ کو مربوط کیا گیا۔ہندوستان کی انجمن ترقی اردو نے ۱۹۵۰ء سے سہ ماہی اردو ادب جاری کیا۔سہ ماہی اردو کا اشاریہ ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا۔اس کے مرتب سید سرفراز علی رضوی ہیں اور انجمن ترقی اردو پاکستان (کراچی) اس کی ناشر۔اس کی ضخامت ۱۴۰ صفحات ہے۔اس میں ۱۹۲۱ء سے ۱۹۶۶ء تک کے شماروں کے مشمولات کی مصنف وار فہرست ہے۔کام بہت مفید ہے لیکن نامکمل۔اس میں تمام اندراجات کو مصنفین کے نام کے تحت ترتیب دیدیا گیا ہے حالانکہ اس قسم کے اشاریوں میں موضوع وار ترتیب کی زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔اس کے علاوہ مندرجات کی توضیح بھی نہیں کی گئی ہے۔اور محض مصنف اور عنوان سے مضامین کے موضوع اور دیگر تفاصیل کے بارے میں واقفیت حاصل کرنا بسا اوقات مشکل ہوجاتا ہے۔

دوسرا اہم اشاریہ ماہنامہ 'آج کل' نئی دہلی کا ہے۔اسے جمیل اختر صاحب نے مرتب اور دہلی اردو اکادمی نے ۱۹۸۸ء میں شائع کیا۔یہ ۶۸۳ صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں اندراجات کو موضوع کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔ان موضوعات میں منظومات کے علاوہ حصہ نثر کے اندراجات کو مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔

اداریے	مضامین	مقالے	ناول وافسانے	ڈرامے
انشائیے				
طنز ومزاح	خاکے	خطوط	خودنوشت	سفرنامے
مذاکرے				
مباحثے/سمپوزیم		وفیات	روئداد	روزنامچے
خطبات				
پیغامات	تاثرات	انٹرویو	تبصرے	وغیرہ

Marfat.com

ابتدا میں رسالہ آج کل کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ان میں مدیران اور خصوصی شماروں کی تفصیلات بہت مفید ہیں۔لیکن اس میں بھی اندراجات کی توضیح نہیں ہے اس لیے اس کی افادیت بہت محدود ہوگئی ہے۔موجودہ جلد کو مکمل کام کی جلد اول قرار دیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ دوسری جلد میں تمام اندراجات مصنف وار ہوں گے لیکن یہ دوسری جلد ابھی منظر عام پر نہیں آئی ہے۔

اس سلسلہ کا تیسرا اہم کام 'اشاریہ مندرجات تہذیب الاخلاق' مرتبہ ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری ہے۔اسے ۱۹۸۷ء میں مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے شائع کیا۔ تہذیب الاخلاق کو سرسید احمد خاں نے ۱۸۷۰ء میں اپنی تعلیمی اور اصلاحی تحریک کے ترجمان کے طور پر جاری کیا تھا۔یہ فروری ۱۸۹۷ء تک جاری رہا۔بیچ میں دوبار اس کی اشاعت منقطع بھی رہی۔اس میں سرسید کے علاوہ ان کے رفقاء میں مولوی سمیع اللہ، مولانا الطاف حسین حالی، نواب محسن الملک ،نواب وقار الملک، مولوی چراغ علی اور مولانا وحید الدین سلیم جیسی نابغۂ روزگار شخصیات کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ان حضرات کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ چشم بصیرت کے لیے سرمہ کا حکم رکھتا ہے۔ان کی معنویت آج بھی برقرار ہے۔اس لیے اسکا اشاریہ تیار کرنا وقت کی اہم ضرورت تھی۔ جسے ڈاکٹر انصاری نے پورا کیا۔اس میں مندرجات کی حسب ضرورت توضیح بھی کردی گئی ہے۔ان توضیحات کی سب سے بڑی خوبی اختصار لیکن جامعیت ہے۔کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کر کے مندرجات کا کافی وشافی تعارف کرادیا گیا ہے۔یہ اشاریہ صحیح تکنیک اور اشاریہ سازی کے اصول پر مرتب کیا گیا اور تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے بے حد مفید ہے۔راقم نے بھی اپنے اس کام میں اس سے استفادہ کیا ہے۔

ان کے علاوہ چند اور رسالوں کے اشاریے تیار ہوئے ہیں لیکن وہ علیٰحدہ کتابی شکل میں شائع نہیں ہوئے بلکہ مختلف رسالوں میں مضامین کی شکل میں شائع ہوئے ہیں۔ان میں مولانا حسرت موہانی کے مشہور زمانہ رسالہ 'اردوے معلیٰ' کا اشاریہ ماہنامہ 'آج کل' نئی دہلی کے مولانا حسرت موہانی نمبر (۱۹۸۰) میں شائع ہوا۔سہ ماہی 'صحیفہ' لاہور کا اشاریہ ۱۹۸۲ء میں ماہنامہ جامعہ نئی دہلی میں قسط وار شائع ہوا۔ان کے علاوہ علمی مجلس دہلی کے سہ ماہی مجلّہ ''تحریر'' کے مشمولات کا اشاریہ 'مالک نامہ' میں شائع ہوا۔

یہ ہے اردو میں 'اشاریوں' کی کل کائنات۔انھیں کسی بھی طرح کافی وشافی نہیں کہا

138131

Marfat.com

جاسکتا۔ضرورت اس بات کی ہے کہ مزید رسالوں کے اشاریے تیار کیے جائیں۔خوشی کی بات ہے کہ ہمارے شعبۂ اردو کے ارباب اقتدار کی اس طرف توجہ ہوئی ہے اوراب ایم۔فل وغیرہ کے لیے اردو کے اہم رسالوں کے مندرجات کے اشاریوں کا کام دیا جارہا ہے۔اس سلسلہ میں اب تک ماہنامہ 'اردوے معلیٰ'، 'شاہراہ'، 'ماہنامہ مخزن'، 'ماہنامہ ساقی' وغیرہ کی اشاریہ سازی کے کام مختلف ریسرچ اسکالرز کو دیے جاچکے ہیں۔ان میں سے ماہنامہ 'شاہراہ' اور ماہنامہ 'اردوے معلیٰ' پر کام مکمل ہو چکا ہے۔باقی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔زیرِنظر کام بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

یوں تو اشاریہ سازی کا کام مشکل ہوتا ہے، معاصر کے اشاریہ کا کام دہرا مشکل ہوگیا۔سب سے زیادہ پریشانی اس کے تمام شماروں کے حصول میں ہوئی۔مولانا آزاد لائبریری میں اس کا مکمل فائل نہیں ہے۔چنانچہ خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ میں محفوظ شماروں کی مدد لی گئی۔لیکن وہاں بھی تمام مطلوبہ شمارے دستیاب نہیں ہوئے۔کچھ جلدیں نگرانِ محترم پروفیسر نورالحسن نقوی کے ذاتی ذخیرہ سے حاصل کی گئیں۔اس طرح کافی تگ ودو کے بعد تمام شماروں تک رسائی ممکن ہوسکی۔اسی دوران ایک دقت یہ بھی پیش آئی کہ معاصر کے بعض شماروں پر جلد، شمارہ اور ماہ درج نہیں، صرف سال اشاعت درج ہے۔اور مختلف شماروں کے درمیان میں وقفۂ اشاعت بھی کافی طویل ہوگیا ہے اس لیے یہ بات حتمی طور پر طے نہیں کی جاسکتی کہ اس وقفہ کے دوران کوئی شمارہ شایع ہوا یا نہیں۔

اشاریہ سازی کا دوسرا مرحلہ رسالہ کے مندرجات کا اندراج اور ان کی توضیحات ہوتی ہے۔معاصر کی اشاریہ سازی میں اس مرحلہ پر بھی کافی دقت پیش آئی۔اس سلسلہ میں سب سے زیادہ مشکل بات مضامین کے عنوانات کا تعین تھا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر جگہ معاصر کے فہرست مندرجات میں درج عنوانات اور رسالہ کے اندر مضمون کے عنوان میں عدم مطابقت ہے یعنی کئی شماروں میں ایسا ہے کہ فہرست مندرجات میں مضمون کا جو عنوان دیا گیا ہے، وہ اس عنوان سے مختلف ہے جو مضمون کے شروع میں دیا گیا ہے۔مثلاً تذکرۃ الابرار فارسی میں اردو شعرا کا تذکرہ ہے۔قاضی عبدالودود صاحب نے اس کا خلاصہ پیش کیا ہے جو حصہ ۱۸، جولائی ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔فہرست مندرجات میں اس کا عنوان 'خلاصہ تذکرۃ الابرار' درج ہے لیکن صفحہ ۱ پر جہاں سے اصل مضمون شروع ہوتا ہے وہاں اس کا عنوان 'خلاصۂ تذکرۃ الاکابر' لکھا ہوا ہے۔ایسی صورت میں دوسرے مآخذ سے مدد لے کر صحیح عنوان کا تعین کیا گیا ہے اور اندراج کرتے وقت اس کی توضیح کردی گئی ہے۔

اسی طرح جو مضامین قسط وار شائع ہوئے ہیں، ان کے عنوانات میں فرق ہے۔مختلف

Marfat.com

قسطوں کے مختلف عنوانات ہیں۔مثال کے طور پر کلام رضا عظیم آبادی، دس قسطوں میں شائع ہوا ہے۔اس کی پہلی قسط کا عنوان کلام رضا عظیم آبادی ہے، لیکن دوسری قسط سے نویں قسط کا عنوان دیوان رضا عظیم آبادی، ہے، جب کہ دسویں اور آخری قسط، جس میں رضا عظیم آبادی کے کلام پر تنقید وتجزیہ ہے اس کا عنوان ،مقدمہ ٔ دیوان رضا، تحریر کیا گیا ہے۔ اس قسم کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ایسی صورت میں سب سے پہلی قسط کے عنوان کو منتخب کر کے تمام قسطوں کو اسی کے تحت درج کر دیا گیا ہے، اور توضیح میں اس کی تشریح کر دی گئی ہے۔

زیر نظر اشاریے کی ترتیب میں اس قسم کی بہت سی پیچیدگیوں اور دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔لیکن نگران محترم پروفیسر ڈاکٹر نورالحسن نقوی کی رہنمائی نے تمام مشکلات کو حل کرنے میں نا قابل بیان مدد فرمائی۔اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ میری خوش نصیبی تھی کہ ڈاکٹر صاحب جیسے فاضل اور مشفق استاذ میرے کام کے نگراں مقرر ہوئے آپ کے تبحر علمی سے میں نے بے انتہا استفادہ کیا آپ نے قدم قدم پر میری دستگیری فرمائی اور حوصلہ شکن حالات میں میری حوصلہ افزائی کی۔ ڈاکٹر صاحب کی شفقتوں اور عنایتوں کا شکریہ ادا کرنا میرے اخلاقی فرائض میں شامل ہے اور یہ فرض میں محض رسمی طور پر نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر ادا کرتا ہوں۔اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ اگر آپ کی رہنمائی مجھے نصیب نہ ہوتی تو یہ کام کسی طرح بھی پایہ تکمیل کو نہ پہنچتا۔ڈاکٹر صاحب کی رہنمائی میرے لیے خضر کی رہنمائی سے کم نہیں۔

محمد نور اسلام

Marfat.com

توضیح

رسالہ 'معاصر' کا زیرِنظر توضیحی اشاریہ بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں تمام مندرجات کو موضوعات کے تحت درج کیا گیا ہے۔ ان موضوعات کو متعین کرنے میں لائبریری سائنس کے اصول کی پیروی کی گئی ہے اس لیے کہ اشاریہ سازی کا کام اصلاً لائبریری سائنس سے ہی متعلق ہے اور اس کے تحت وضع کیے گئے اصول بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیے جاتے ہیں۔ البتہ ان کی تعیین اور عنوانات کی تشکیل میں ادبی تقاضوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔ ان موضوعی عنوانات کو ابجدی ترتیب سے درج کیا گیا ہے ان کے تحت مضامین وغیرہ کی ذیلی ترتیب بھی ابجد کے اعتبار سے ہے۔ موضوعات کی الفبائی ترتیب میں دو مقامات پر اصول سے انحراف کیا گیا ہے۔ 'ایک اداریے' کے اندراج میں اور دوسرے 'متفرقات، کے مقام کے تعین میں۔ اداریوں کو اُن کی مخصوص نوعیت کے پیشِ نظر سب سے پہلے جگہ دی گئی ہے۔ ایسے مضامین جو بہت ہی عمومی نوعیت کے ہیں اور جو کسی بھی موضوع میں پوری طرح نہیں سموئے جا سکتے، انھیں 'متفرقات' کے تحت درج کر دیا گیا ہے اور انھیں سب سے آخر میں جگہ دی گئی ہے۔

دوسرے حصہ میں ان ہی تمام اندراجات کو مصنفین کے تحت درج کیا گیا ہے۔ اور ذیلی ترتیب عنوانات کے تحت کی گئی ہے۔ یہاں بھی تمام اندراجات کے لیے ابجدی ترتیب کو ہی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ یہ دونوں حصے مل کر ہی اشاریے کو مکمل اور قابلِ استفادہ بناتے ہیں۔

Marfat.com

اشاریہ موضوع وار

اداریے

نمبر شمار	عنوان مضمون	مضمون نگار	جلد۔شمارہ	ماہ۔سال	صفحات
۱۔	آپ بیتی	س۔ا۔ا	۳۔ا	نومبر ۱۹۴۱	۱۔۲

گزشتہ سال کے دوران رسالہ کی کارگزاری کا جائزہ

۲۔	اعتذار	س۔ا۔ا	۴۔۶	نومبر ۱۹۴۲	۱۔۲

دوسری عالمگیر جنگ کی تباہ کاریوں کا تذکرہ۔ادب اور ادیب پر ان منفی اثرات کا جائزہ۔معاصر بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔اس کی نشر و اشاعت میں گوناں گوں مشکلات کا بیان۔لیکن اس کو بہر حال زندہ رکھنے کے عزم کا اعادہ۔

۳۔	پیش لفظ	کلیم الدین احمد	×۔۱۲	×۔×	ا۔د

معاصر ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۱ء میں شائع شدہ چند مضامین بالخصوص زبان کی تاریخ، فلسفہ برگسوں اور روایات کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ان کو دوبارہ شائع کرنے کا جواز پیش کیا گیا ہے۔

۴۔	تعارف	کلیم الدین احمد	×۔×	مئی ۱۹۵۱	۱

معاصر کے اغراض و مقاصد کی توضیح، فرائڈ کے ادبی نظریے پر تنقید۔

۵۔	تقریب	ک۔ا	۱۔ا	نومبر ۱۹۴۰	۱۔۳

رسالہ معاصر کے اغراض و مقاصد کی وضاحت، اس کی حکمت عملی کا اعلان اور اس عزم کا اظہار کہ یہ رسالہ نہ کسی کا مقلد ہوگا، نہ ہی حریف اور نہ ہی کسی کا بے جا طرفدار، بلکہ یہ ان تمام ناپسند باتوں سے پاک ہوگا۔اس میں اعلیٰ ادبی، تحقیقی اور تنقیدی مضامین شائع ہوا کریں گے۔

۶۔	حرفِ آخر	کلیم الدین احمد	۳۱۔۳۴	۱۹۷۶ء-۱۹۷۹ء	۴۳۶۴۲۱

قاضی عبدالودود کی علمی و ادبی خدمات کا جائزہ۔

۷۔	حرف آغاز	کلیم الدین احمد	۳۱۔۳۴	۱۹۷۶ء-۱۹۷۹ء	ا۔ج

معاصر کا یہ پہلا خصوصی شمارہ ہے۔یہ قاضی عبدالودود مرحوم کے سوانح اور

Marfat.com

فن کے جائزے کے لیے مختص ہے۔ اداریے میں قاضی صاحب کی
بحیثیت محقق جو اہمیت ہے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے اس خصوصی شمارے
کی غرض وغایت بیان کی گئی ہے۔

۸۔ سخنہائے گفتنی ک۔۱ x۔۲۳ x۔۱۹۷۲ ۱۔۲

معاصر کی اشاعت میں بے ضابطگی پر اظہار افسوس۔ اس کی اشاعت
کے کام کو نو جوانوں کے سپرد کرنے کی تجویز۔ نئی مجلس مشاورت کی تشکیل
۔اردو زبان کی مقبولیت میں کمی پر اظہار تشویش اور یہ مشورہ کہ اردو
اکیڈیمیوں کو بند کر کے اسکولوں اور کالجوں میں اردو کی تعلیم کو ضروری
قرار دینے پر زور۔

۹۔ سخنہائے گفتنی ک۔۱ x۔۲۵ x۱۹۷۳ ۱۔ز

موجودہ صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے کہا ہے کہ قومی یک جہتی پر زور
دیا جارہا ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ مسلمانوں کو اپنی زبان اور
تہذیب کو ترک کرنے پر مجبور کیا جائے۔ اردو زبان کی اہمیت پر روشنی
ڈالتے ہوئے اس کی ترقی کے لیے مزید کوششیں کرنے پر زور۔

۱۰۔ سخنہائے گفتنی ک۔۱ x۔۲۶ x۔۱۹۷۳ ۱۔و

اردو کے مستقبل کو تاریک بتایا ہے اور اس کی ذمہ داری حکومت پر ڈالی
ہے

۱۱۔ عرضِ حال م۔ف۔ر ۲۔۱ مئی ۱۹۴۱ ۱۔۳

معاصر کے چھ شماروں کی اشاعت کے بعد اس کے معیار کو برقرار رکھنے
میں مشکلات کا تذکرہ۔ 'دیوان ہمایوں بادشاہ' اور 'پیکنگ کا پروفیسر' وغیرہ
مضامین کی اشاعت کو منقطع کرنے کی اطلاع۔ ان کے علاوہ چند دیگر
امور سے بحث۔

۱۲۔ عرضِ حال محمد فضل الرحمٰن x۔۱۲ x۔x ۱۰۹۔۱۱۳

مدیر معاصر کے نام خطوط کے جوابات اور رسالہ کے بنیادی معیار اور
مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے عزم کا اعادہ۔ رسالہ کے معیار کو مزید بلند

Marfat.com

کرنے کے سلسلہ میں مشوروں پر اظہار تشکر۔

۱۳۔ عرضداشت مہتمم معاصر ×۔۵۔۶ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۱۱۹
رسالہ کی اشاعت میں تاخیر کی معذرت نیز ستمبر و اکتوبر کے شمارے یک جا شائع کرنے کی اطلاع۔

۱۴۔ گذارش س۔۱۔۱ ۶-۱-۲ جولائی-اگست ۱۹۴۳ ۱۔۳
دوسری عالمگیر جنگ کے نتیجہ میں یورپ کی تباہی پر اظہار افسوس۔ مادہ پرستی پر تنقید اور اسلام کی روحانی زندگی اپنانے کا مشورہ۔

۱۵۔ گذارش س۔۱۔۱ ۶۔۳ ستمبر ۱۹۴۳ ۱۔۳
دوسری عالمی جنگ کی تباہ کاریوں کا تذکرہ۔ نیز عالمی امن قائم کرنے کے لیے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کا مشورہ۔

۱۶۔ گذارش س۔۱۔۱ ۶۔۴ اکتوبر ۱۹۴۳ ۱۔۳
حالات حاضرہ پر تبصرہ

۱۷۔ گذارش ک۔۱ ۶۔۵ نومبر ۱۹۴۳ ۱۔۳
ادب کی موجودہ صورت حال کا جائزہ اور ادیبوں کو ادب کے جدید تقاضوں کو پورا کرنے کا مشورہ۔

۱۸۔ گذارش ک۔۱ ۶۔۶ دسمبر ۱۹۴۳ ۱۔۵
اردو ادب کی بدلتی ہوئی صورت کا جائزہ اور اس کے صحت مند عناصر کو اپنانے پر زور۔

۱۹۔ گذارش س۔۱۔۱ ۷۔۱ جنوری ۱۹۴۴ ۱۔۶
دونوں عالم گیر جنگوں کی مذمت آخر میں ملک کے مختلف شہروں مثلاً ناگپور لاہور، پٹنہ وغیرہ میں منعقدہ اردو کانفرنسوں کا جائزہ۔

۲۰۔ گذارش س۔۱۔۱ ۷-۲-۳ فروری۔مارچ ۱۹۴۴ ۱
دنیائے ادب میں افادی رجحان کے بڑھتے ہوئے قدم کو بدلنے کے لیے ادب و فن کے جمالیاتی و اخلاقی معیاروں کو مشرق و مغرب میں بلند کرنا ادیب کا ایک اہم فریضہ ہے۔ اس پہلو پر تبصرہ کرتے ہوئے صوبہ

Marfat.com

بہار میں ادبی سرگرمیوں کا مختصر جائزہ پیش کیا ہے۔

۲۱۔ گذارش س۔ا۔ا ۷۔۴ اپریل ۱۹۴۴ ۱۔۴

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے مجوزہ ۱۶/ ۱۷/ ۱۸/ اپریل ۱۹۴۴ کے مجوزہ سالانہ اجلاس سے بہترین توقعات وابستہ کی گئی ہیں اور کہا ہے کہ خصوصاً مسلمانوں کے تعلیمی مسائل حل کرنے میں یہ ایک عہد ساز اجلاس ثابت ہوگا۔

۲۲۔ گذارش س۔ا۔ا ۷۔۵ مئی ۱۹۴۴ ۱۔۴

سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں روس کی ترقیات کا ذکر۔ روسی نظام تعلیم کا جائزہ۔ اس بات کا خصوصیت سے ذکر کہ روس اب مخلوط تعلیم کے مضر اثرات سے واقف ہو گیا ہے۔ اس لیے اسے ترک کر دیا ہے۔ اسلام میں بھی مخلوط تعلیم ناپسندیدہ ہے۔ جدید تجربات بھی یہی بتاتے ہیں کہ یہ طرز تعلیم قومی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

۲۳۔ گذارش س۔ا۔ا ۷۔۶ جون ۱۹۴۴ ۱۔۵

اردو رسم الخط کی اصلاح پر زور۔ نستعلیق کو ترک کر کے نسخ کو اپنانے کا مشورہ۔ لیتھو کی جگہ ٹائپ کی طباعت کی وکالت پر زور۔

۲۴۔ گذارش س۔ا۔ا ۸۔۲ اگست ۱۹۴۴ ۱۔۵

دوسری عالمگیر جنگ کی تباہ کاریوں کا تذکرہ۔ نظریۂ اشتراکیت کی تردید۔ نظام نو کی ضرورت پر زور۔ ایسے نظام کی وکالت جو اسلامی تعلیمات پر مبنی ہو۔

۲۵۔ گذارش س۔ا۔ا ۸، ۳۔۴ ستمبر اکتوبر ۱۹۴۴ ۱۔۲

اردو کے فروغ اور اردو یونیورسٹی کے قیام کے امکانات پر ناگپور میں دانشوروں نے اظہار خیال کیا تھا، اس کو ایک مثبت قدم قرار دیتے ہوئے عثمانیہ یونیورسٹی، مسلم یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ اردو کے لیے مساعی کریں۔

Marfat.com

۲۶۔ گذارش ن۔ا۔ا ۸۔۵ نومبر ۱۹۴۴ ۱۔۲

بمبئی پلان سے بحث کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اس میں ساری چمک موجود ہے جو ہٹلر کے ۱۹۳۳ء والے تعمیر نو کے پلان میں تھیں۔ آخر میں معاصر کو نیوز پرنٹ نہ ملنے پر نکتہ چینی۔

۲۷۔ گذارش س۔ا۔ا ۸۔۶ دسمبر ۱۹۴۴ ۱۔۲

جان سارجنٹ مشیر تعلیم امریکہ کے اس بیان پر اظہار خیال کہ جنگ کے بعد بیس لاکھ معلمین کو خصوصی تربیت دی جائے گا۔

۲۸۔ گذارش س۔ا۔ا ۹۔۱ جنوری ۱۹۴۵ ۱

ہندوستان میں ڈراوڑی اور آریائی قوموں کے مظالم کا تذکرہ۔ دوسری جنگ عظیم میں ممالک حصہ لے رہے ہیں ان کی مذمت۔

۲۹۔ گذارش س۔ا۔ا ۹۔۲ فروری ۱۹۴۵ ۱

ہندوستانی تہذیب کے اہم گوشوں پر روشنی اور اردو۔ ہندی مناقشے سے بحث۔

۳۰۔ گذارش س۔ا۔ا ۹۔۳ مارچ ۱۹۴۵ ۱۔۲

اردو ادب میں بے راہ روی اور ابتری کے رجحان پر اظہار خیال۔ ایسے صحت مند عناصر کے فعال ہونے پر زور جو ایسے رجحانات کو بڑھنے سے روکیں۔ آخر میں معاصر کو کاغذ کا کوٹا ملنے پر حکومت کا شکریہ۔

۳۱۔ گذارش س۔ا۔ا ۹۔۴ اپریل ۱۹۴۵ ۱۔۴

دوسری جنگ کے دوران ہٹلر کے رویے کی مذمت۔ حکومتِ ہند سماجی برادری کی ضرورتوں کو پورا نہیں کر رہی ہے، اس پر تنقید۔ آخر میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ بہار میں امتحانات کا نظم ونسق پٹنہ یونیورسٹی کو سونپا جا رہا ہے۔

۳۲۔ گذارش س۔ا۔ا ۹۔۵۔۶ جون ۱۹۴۵ ۱۔۴

دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کا بیان۔ ایک صالح معاشرہ تعمیر کرنے کیلئے اسلامی تعلیمات کی پیروی کی ترغیب۔ چند ناگزیر حالات کے سبب معاصر

Marfat.com

کی اشاعت میں تاخیر کی معذرت۔

۳۳۔ گذارش س۔۱۔۱ ۹۔۷ جولائی ۱۹۴۵ ۱۔۷

عالمی سیاسی صورت حال پر تبصرہ۔ ہندوستان کی آزادی کے مسئلہ کو عالمگیر مسئلہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ۱۵/جون ۱۹۴۵ء ہندوستان اور انگلستان کے تعلقات میں ایک اہم دن ہے کیونکہ لارڈ ویول نے دعوت صلح دی ہے۔

۳۴۔ گذارش س۔۱۔۱ ۹-۸-۹ اگست-ستمبر ۱۹۴۵ء ۱۔۷

دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ پر اظہار اطمینان۔ یورینیم کے استعمال سے جو خوفناک نتائج برآمد ہوئے ہیں ان سے انتباہ۔ سائنس کی ایجادات کے بے جا استعمال سے نقصانات کا ذکر۔ روحانی اور اخلاقی اقدار پر زور۔

۳۵۔ گذارش س۔۱۔۱ ۹۔۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ ۱۔۷

فنون لطیفہ کی اہمیت پر زور۔ سائنس انسانی اقدار کو مٹا دیتی ہے اور انسان کے دل میں تنگ نظری اور تعصب پیدا کرتی ہے لیکن فنون لطیفہ قلب میں وسعت پیدا کرتے ہیں اور ہمدردی اور ترحم کے جذبات پیدا کرتے ہیں۔

۳۶۔ گذارش س۔۱۔۱ ۹۔۱۱ نومبر ۱۹۴۵ ۱۔۵

بین الاقوامی صورت حال کا جائزہ۔ یورپ، بالخصوص انگلستان میں عوام کی بیداری پر تبصرہ۔ اعلیٰ انسانی اقدار پر زور۔

۳۷۔ گذارش س۔۱۔۱ ۹۔۱۲ دسمبر ۱۹۴۵ ۱۔۶

۱۹۴۵ء کے تاریخی اور سیاسی حالات کا جائزہ۔ دوسری جنگ عظیم میں جاپان کی شکست، ہیروشیما پر ایٹم بم کا دھماکا، عرب لیگ کا ۱۹۴۵ قیام، طرابلس میں آزادی، کمیونزم پر تنقید۔ آخر میں آل انڈیا ریڈیو نے اردو۔ ہندی جھگڑے کا جو حل تلاش کیا، اس پر طنز۔

۳۸۔ گذارش س۔۱۔۱ ۱۰-۱-۲ جنوری-فروری ۴۶ ۲۔۶

Marfat.com

سرمایہ دارانہ نظام اور مغرب کی مادہ پرستی پر تنقید۔ اسلام کے روحانی نظام اور انسانی اقدار اپنانے پر زور۔

۳۹۔ گذارش س۔۱۔۱ ۱۰-۳-۴ مارچ۔اپریل ۱۹۴۶ ۲-۹

ہندوستان کو آزادی مل جانے کی صورت میں اس کی اقتصادیات کا جائزہ۔ نیز موجودہ بدحالی کی ذمہ داری انگریزوں پر عاید کی گئی ہے۔

۴۰۔ گذارش س۔۱۔۱ ۱۰-۵ مئی ۱۹۴۶ ۱-۶

''اُنس روحانی کی محرک وہ حس جمال ہے جو مذہب، کلچر، حکمت و ادب، فلسفہ، و فنون لطیفہ کے اندر جلوہ گر ہوتی ہے''۔ ساتھ ہی اُنس روحانی بھی الس حیوانی سے متاثر ہوتا رہتا ہے یہ وجہ ہے کہ فنون لطیفہ ثقافت اور مذہب میں بھی جنس کا پرتو نظر آتا ہے۔ انھیں امور سے اس اداریے میں بحث کی گئی ہے۔

۴۱۔ گذارش س۔۱۔۱ ۱۰-۶ جون ۱۹۴۶ ۱-۴

دنیا کے مذاہب پر طائرانہ نظر۔ اسلام کی برتری کا دعویٰ۔ اور کہا ہے کہ اسلام تمام مذاہب اور ثقافتوں کا حسین گلدستہ ہے۔ اسلام سے انکار تہذیب و تمدن اور مذہب کی عالمگیر حقانیت اور اس کے صالح ارتقاء سے انکار ہے۔

۴۲۔ گذارش س۔۱۔۱ ۱۰-۷ جولائی ۱۹۴۶ ۱-۵

عہد وسطیٰ کے مذہب، سماج نیز تہذیبی ذہنیت سے بحث۔ یورپی تہذیب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور اس کے معائب کو اُجاگر کر کے اسلامی تہذیب کی برتری ثابت کی ہے۔ اسلام کو مذہب اور ثقافت کا حسین مجموعہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ روحانیت اور اخلاق کا تکملہ آنحضرتؐ پر ہوا۔ آخر میں دعویٰ کیا ہے کہ بالآخر اسلام تمام انسانیت کی روحانی تسکین کا مرکز بن جائے گا۔

۴۳۔ گذارش س۔۱۔۱ ۱۰،۸-۹ اگست، ستمبر ۱۹۴۶ ۱-۵

مروجہ نظام تعلیم سے بحث۔ اس کی خامیوں کی نشاندہی۔ مذہبی تعلیم پر

Marfat.com

زور۔

۴۴۔ گذارش ۔۔۔ س۔ا۔ا ۔۔۔ x۔x ۔۔۔ نومبر ۴۶۔مارچ ۱۹۴۷ ۔۔۔ ۳۔۵

عہد میر و غالبؔ کا مختصر جائزہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد مسلمانوں کی تباہ حالی کے اسباب پر روشنی ۔ نیز معاصر کی اشاعت میں تاخیر پر معذرت۔

۴۵۔ گذارش ۔۔۔ س۔ا۔ا ۔۔۔ x۔x ۔۔۔ جولائی ۱۹۴۷ ۔۔۔ ۳۔۷

روس اور امریکہ کی خارجہ پالیسی پر تنقید۔ اگر یہ دونوں اپنے رویہ میں تبدیلی نہیں لاتے تو تیسری عالمی جنگ کا شدید خطرہ

۴۶۔ گذارش ۔۔۔ س۔ا۔ا ۔۔۔ x۔۴ ۔۔۔ اگست ۱۹۴۹ ۔۔۔ ۳۔۶

ترقی پسند ادبی تحریک پر تنقید۔ زندگی اور فن کو زندہ رکھنے والی قوت توازن پر زور جو انفرادی اور اجتماعی میلانات کے امتزاج سے پیدا ہوتی ہے۔

۴۷۔ گذارش ۔۔۔ س۔ا۔ا ۔۔۔ x،۵۔۶ ۔۔۔ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۔۔۔ ۳۔۹

جوہری ہتھیاروں کی تباہی سے محفوظ رہنے کے لیے اقوام متحدہ کی اہمیت پر زور۔ اس خیال کا اظہار بھی کیا ہے کہ مساوات، صحیح نصب العین اور پختہ ایمان کے بغیر ممکن نہیں۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو مکمل مساوات کا تصور پیش کرتا ہے۔ اس میں معاشی اور معاشرتی دونوں قسم کی مساوات شامل ہیں۔

آرٹ

۴۸۔ قومی آرٹ، مترجمہ کاظم حسین ۔۔۔ شاہد سہروردی ۔۔۔ ۱۔۲ ۔۔۔ دسمبر ۱۹۴۰ ۔۔۔ ۵۴۔۵۸

۴۹۔ ایضاً (قسط ۲) ۔۔۔ ایضاً ۔۔۔ ۲۔۱ ۔۔۔ مئی ۱۹۴۱ ۔۔۔ ۵۶۔۵۹

قومی آرٹ کی تعریف اور اس کی وسعت اور تنوع۔ ہر قوم کا آرٹ دوسرے قومی آرٹ سے مختلف ہوتا ہے۔ قومی آرٹ صرف اُسی وقت پُر اثر اور جاندار ہوسکتا ہے جب یہ آمادی سے قبل رونما ہونے والے تغیرات تصرفات اور غیر ملکی اثرات قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

Marfat.com

اخلاقیات

۵۰۔ دروغ گوئی زین العابدین ×۔۵۔۶ ستمبر-اکتوبر ۱۹۴۹ ۱۰۸۔۱۱۱

جھوٹ اور دروغ گوئی اخلاقی عیوب میں بدترین عیب ہے۔لیکن نی زمانہ یہ اتنا ہی عام ہے۔اس عیب کے مرتکب دراصل وہی لوگ ہوتے ہیں جو نفسیاتی اور، ذہنی طور پر مریض ہوتے ہیں۔دروغ گوئی کی اقسام سے بحث کرتے ہوئے معاشرے پر اس کے خراب اثرات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ادب۔تنقید

۵۱۔ آرٹ اور بے ربطی مجتبیٰ احمد ۹-۵-۶ مئی۔جون ۱۹۴۵ ۶۹۔۷۷

مضمون نگار کے خیال میں شاعری فن کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ شکل ہے لیکن اس میں بے ربطی پائی جاتی ہے جس کا بنیادی سبب یہ بتایا ہے کہ ہمارے شاعر غیر ضروری الفاظ کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں۔

۵۲۔ ادب اور افادیت پروفیسر محسن مئی-جون ۱۹۴۹ ۱۶۔۱۹

ادب کی افادیت سے بحث کرتے ہوئے کہا ہے کہ علم کی تین اقسام ہیں (۱) سائنس، (۲) ادب، (۳) فلسفہ- ادب، سائنس اور فلسفہ وافادیت سے بحث کرتے ہوئے کہا ہے کہ ادب کی افادیت سے مراد ادب کا اجتماعی زندگی کے لیے مفید ہونا سمجھا جاتا ہے۔ادب میں افادیت کے دخل نے ایک نئی صنف ادب کو جنم دیا ہے۔مصنف موصوف کا کہنا ہے کہ ادب کا سب سے مفید مقصد ذہن انسانی کا ارتقا ہے اور جسے کلچر بھی کہا جاتا ہے ادب کا یہی ایک مقصد اسے سائنس اور فلسفہ کی افادیت سے علیٰحدہ کرتا ہے۔اور جہاں تک سائنس اور فلسفہ کا تعلق ہے اس سے انفرادی نشوونما ہوتی ہے۔

Marfat.com

۵۳ ادب اور موجودہ انتشار سید سلطان احمد نومبر-دسمبر ۱۹۴۹ ۹ ـ ۱۲

ادب اور زندگی کے رشتے، تنقیدی ادب کی پیداوار اور ادب کے رجحانات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۵۴۔ اسلوبِ بیان اور شخصیت

مترجمہ ذکی الحق اختر زین العابدین ×۔۴ اگست ۱۹۴۹ ۵۸ ـ ۶۱

اسلوب نگارش اور شخصیت کا باہمی تعلق۔ اس خیال کی تردید کہ ''اسلوب بیان سے مصنف کی شخصیت کا پتہ لگانے کی کوشش لغو ہے''۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ اسلوب کوئی ہر وقت حاصل ہونے والی میکانیکی شے نہیں ہے بلکہ ہر مصنف کا انداز بیان اس کی شخصیت کی مانند بتدریج ارتقا اور پختگی کے منازل طے کرتا ہے۔

۵۵ اشارات قاضی عبدالودود ۳۔۴ فروری ۱۹۴۲ء ۵۳ ـ ۵۷

داستان اردو مولفہ خیال اور مناظر احسن گیلانی کے مضمون پر اظہار خیال۔

۵۶۔ تبصرہ اسلم عظیم آبادی ۱۰۔۵ مئی ۱۹۴۶ء ۵۲ ـ ۵۴

اردو ادب کی موجودہ صورت حال سے بحث کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اب غزل کی فرسودگی اور پائمالی ختم ہو چکی ہے اور نظم کی ہئیت میں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ یہ ایک خوش آیند بات ہے بعد ازاں ناول، افسانہ اور ڈراما کو بھی موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

۵۷۔ ترقی پسند تنقید نواب کریم ×۔۳۰ ۱۹۷۵ء ۱۱۹ ـ ۱۳۰

کارل مارکس اور اینگلز کے معاشی اور اشتراکی نظریات سے بحث۔ ان نظریات کی تین حصوں- جاگیرداری، سرمایہ داری اور اشتراکی- میں تقسیم۔ ترقی پسند نقاد کے متعلق اس رائے کا اظہار کہ وہ مارکس کے مادی جدلیات کے اقتصادی فلسفہ کو حرفِ آخر سمجھ کر ادب کو بھی اسی کسوٹی پر جانچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۵۸۔ تنقید اور نقاد احمد حسن ۹،۸۔۹ اگست-ستمبر ۱۹۴۵ء ۱۲ ـ ۱۶

Marfat.com

۵۹۔ ایضاً (قسط ۲) ایضاً ۹۔۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ ۵۴۔۵۸

۶۰۔ تنقید اور نقاد (قسط ۳) احمد حسن ۹۔۱۱ نومبر ۱۹۴۵ ۶۔۸

اصول نقد اور نقاد کے فرائض سے تفصیلی بحث۔ فن تنقید اور نقاد کے منصب پر روشنی۔ اس خیال کا اظہار کہ قلم اٹھانے سے قبل نقاد اپنی تمام تر ذمہ داریوں کو پورا کر لے۔ ساتھ ہی اپنے اندر تحقیقی صلاحیت پیدا کرے تا کہ وہ اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دے سکے۔

۶۱۔ تنقید کیا ہے؟ کلیم الدین احمد مئی جون ۱۹۴۹ ۲۰۔۲۱

تنقید کیا ہے؟ کے عنوان سے آل احمد سرور صاحب کی مرتب کی ہوئی تنقیدی کتاب جس میں اسی عنوان کے تحت سرور صاحب کا ایک مضمون ہے۔ اس عنوان کے تحت مضمون میں سرور صاحب کے تنقیدی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ سرور صاحب کا قول ہے کہ ''تنقید اپنی ذات سے نہیں کسی دوسری چیز سے وابستہ ہے'' لیکن مصنف موصوف کا کہنا ہے کہ ''دوسری چیز'' پر ہی زیادہ زور دیتے ہیں حالانکہ دوسری چیز سے تنقید وابستہ ہے لیکن تنقید بذات خود بھی کوئی چیز ہے۔ نیز دیگر خیالات کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ادبی تنقید میدان ادب تک محدود نہیں ادب سے صحیح دلچسپی محض ادبی نہیں بلکہ سماجی، انصاف و تنظیم اور کلچر کی صحت سے وابستہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ادب کو عام ذہنی تربیت کا مرکز بنایا جا سکتا ہے۔

۶۲۔ تنقید کیا ہے؟ کلیم الدین احمد ×۔۴ اگست ۱۹۴۹ ۱۰۔۱۷

ادبی تنقید کی تعریف۔ اس کے معانی و مفاہیم سے استدلالی بحث اور اس کی افادیت، اہمیت اور ضرورت کا جائزہ۔

۶۳۔ تنقید کی ضرورت کلیم الدین احمد ۷۔۱ جنوری ۱۹۴۴ ۷۔۱۲

تنقید اور اصول تنقید سے بحث۔ تنقید کی افادیت اور اہمیت پر روشنی۔ تنقید سے انکار کو خودکشی کا مترادف قرار دیا ہے

۶۴۔ حواشی قاضی عبدالودود ×۔۱۸ جولائی ۱۹۶۲ ۱۴۶۔۱۵۲

Marfat.com

ترتیب متن اور حواشی کے فن اور اصول سے بحث۔ ساتھ ہی اس
سلسلہ میں تذکرہ نگاروں کی غلطیوں کی نشاندہی۔

۶۵۔ خطبہ صدارت آل احمد سرور ۱۰۔۱۔۲ جنوری-فروری ۱۹۴۶ ۷۔۱۲

بزم ادب پٹنہ کے زیر اہتمام منعقدہ سمینار میں پڑھا گیا صدارتی خطبہ۔ موجودہ ادب پر طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے کہا ہے کہ ''اردو ادب نہ اب شعرا کی کمائی ہے اور نہ ہی دہلی ولکھنؤ کی جائداد۔ بیسویں صدی کے ادب میں وسعت ہے، گہرائی ہے''۔ علامہ اقبال کے کلام پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان کے یہاں مغرب کے خلاف اعلان جنگ بہت واضح ہے، اس خیال کا اظہار بھی کیا ہے کہ جس طرح ایک زمانہ میں غزل مقبول تھی اسی طرح موجودہ زمانے میں افسانے مقبول ہیں۔

۶۶۔ روایات محمد فضل الرحمٰن ۴۔۳ جولائی ۱۹۴۲ ۱۔۱۲

ہماری شاعری کی شاندار اور عالی شان عمارت ماضی کی صحت مند روایات پر قائم ہے لہذا ادب کو پرکھتے وقت ماضی کی روایات کو بھی معیار نقد بنانا چاہیے۔ اسی سلسلہ میں مغربی اور مشرقی ادبیات سے استدلال پیش کیا گیا ہے۔

۶۷۔ روایات اور ذاتی
صلاحیتیں سید فضل احمد ۷۔۶ جون ۱۹۴۴ ۱۴۔۱۷

ادب، اس کی تخلیق اور بقاء کے لیے روایات کی اہمیت اور افادیت سے بحث اور ان کی پاسداری پر زور۔

۶۸۔ فن اور ماحول اختر اورینوی ۳۔۲ دسمبر ۱۹۴۱ ۱۔۷

زندگی ماضی کی یادگار اور مستقبل کی پیامبر ہوتی ہے۔ تجربات فن کار کے حساس دل اور ذکی الحس دماغ میں ردعمل پیدا کرتے ہیں۔ فن بغیر صداقت اور تجربات کے ممکن نہیں۔ نیز اس رائے کا بھی اظہار کہ اردو ادب ابھی تک ماحول کا ترجمان نہیں ہوا ہے۔ البتہ ایسے آثار ضرور نظر

Marfat.com

آرہے ہیں۔

۶۹۔ مارکسیت اورادب کلیم الدین احمد ۱۰۔۵ مئی ۴۶ ۷۔۱۴
مارکسی نظریہ کی تشریح۔ہیگل اور مارکس کے نظریوں میں مماثلت۔
اس رائے کا اظہار کہ مارکس نے ادب میں نہایت قیمتی اضافے کیے
ہیں البتہ اتنا ضرور ہے کہ مارکسیت اسباب ونتائج میں ہمیشہ خلط
مبحث کرتی ہے۔

۷۰۔ مرکزی ادب امام الدین رام نگری ۱۰۔۱۔۲ ×۔× ۷۸۔۸۵
معاصر (اکتوبر ۱۹۴۵) کے اداریے بعنوان 'گذارش' پر تنقید وتبصرہ۔
ادب میں اشتراکی نقطۂ نظر پر تنقید اور اسلامی اقدار اپنانے پر
زور۔زیرنظر اداریے میں پیش کیے گئے خیالات سے مجموعی طور پر
اتفاق۔

۷۱۔ مطالعات قاضی عبدالودود ×۔۱۸ جولائی ۱۹۶۲ ۶۶۔۱۰۰
'یادداشت' کتابی شکل اختیار کرچکی ہے۔یہاں اسی کتاب سے کچھ
اوراق پیش کیے گئے ہیں۔ساتھ ہی غزلوں کے علاوہ دیگر اصناف
سخن کا جائزہ۔حاشیوں میں چند اغلاط کی نشاندہی۔

ادبی شخصیتیں۔سوانح وانتقاد

۷۲۔ آل احمد سرور کلیم الدین احمد ×۔۱۰ اگست ۱۹۵۷ ۱۔۵۶
'اردو تنقید پر ایک نظر' کا ایک باب۔اس میں پروفیسر آل احمد سرور
کے تنقیدی شعور کا جائزہ لیا گیا ہے۔اس خیال کا اظہار کہ سرور
صاحب کے یہاں خودنمائی پائی جاتی ہے۔اس قسم کی خودنمائی جارج
برنارڈ شا کے یہاں بھی ملتی ہے لیکن وہ اسے زیب دیتی ہے۔مضمون
نگار کا یہ بھی کہنا ہے کہ سرور صاحب کے یہاں کوئی حتمی بات نہیں ملتی اُن
کا فیصلہ 'ہاں' اور 'نہیں' کے درمیان معلق رہتا ہے۔

Marfat.com

۷۳۔ابوالکلام آزاد کے
اسلوب کی چند خصوصیتیں عبدالمغنی x۔۱۵ x۔x ۱۲۸۔۱۴۴

مولانا ابوالکلام آزاد کے منفرد اسلوب نگارش اور اُن کی جدت طرازی سے تفصیلی بحث۔ان کی فطری تڑپ،ذہنی عبقریت اور علمی سوز نے انھیں اردو ادب میں نمایاں مقام عطا کیا ہے۔نیز ان کے انانیتی اور الہامی ادب میں انسانی حسیات کی دھڑکن سنائی دیتی ہے۔

۷۴۔استادمحترم اقبال حسین x۔۲۶ x۱۹۷۳ ۳۵۔۵۰

عظیم الدین احمد کی شخصیت پر ایک تاثراتی مضمون۔

۷۵۔افتتاحیہ فخرالدین علی احمد x-۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹ د۔ح

قاضی عبدالودود کی خدمات کو سراہتے ہوئے اُن پر 'معاصر' کا خصوصی شمارہ شائع کرنے پر اظہار مسرت۔ساتھ ہی قاضی صاحب سے اپنے ذاتی مراسم کا تذکرہ۔

۷۶۔ایک خط رشیداحمد صدیقی x۔۵۔۶ ستمبر-اکتوبر ۱۹۴۹ ۱۱۴

۲۳ر ستمبر ۱۹۴۹ء کا ایڈیٹر معاصر کے نام مکتوب جس میں عظیم الدین احمد کے انتقال پر تعزیت کی گئی ہے اور اُن سے اپنے مراسم کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۷۷۔ایک خط امتیازعلی خاں عرشی x۔۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹ ۳۱۔۳۲

مدیر معاصر کے نام مکتوب جس میں قاضی عبدالودود نمبر کے لیے مضمون لکھنے سے معذرت کا اظہار کیا گیا ہے اور ان کے لیے درازی عمر کی دعا کی گئی ہے ساتھ ہی انھیں ''اردو زبان کے تمام تحقیقی خدمت انجام دینے والوں کا راہ نما'' قرار دیا ہے۔

۷۸۔ایک قاموسی شخصیت محمد حسن x-۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹ ۴۷۔۶۳

قاضی صاحب کی زندگی اور اُن کے علمی،ادبی اور تحقیقی کارناموں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا ہے کہ قاضی عبدالودود دراصل شخص کا نام نہیں ایک طرز زندگی کا نام ہے اور یہ طرز زندگی ایسے منافق سماج اور

Marfat.com

مصلحت پرست ماحول میں بسر ہو رہا ہے جہاں سچائی کا اظہار سب سے بڑا جرم رہا ہے۔ ماحول اور شخصیت کا یہی تضاد قاضی صاحب کی عظمت کا راز ہے۔

۷۹۔ بت شکن محقق گیان چند جین ×-۳۱_۳۴ ۱۹۷۹_۷۶ ۶۴_۱۱۹

قاضی عبدالودود کو ایک عظیم محقق بتاتے ہوئے اس بات کا اعتراف کہ 'مثنویات' پر تحقیقی کام کے دوران قاضی صاحب سے بہت استفادہ کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ امتیاز علی خاں عرشی اور قاضی عبدالودود میں بحیثیت محقق بہت سی باتیں مشترک ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ عرشی صاحب کسی پر طنز نہیں کرتے جب کہ قاضی صاحب کی کوئی تحریر تیر و نشتر سے خالی نہیں ہوتی۔

۸۰۔ پروفیسر محفوظ الحق (مرحوم) ح۔ع ۱۰_۸_۹ اگست ستمبر ۱۹۴۶ ۶_۸

پروفیسر محفوظ الحق کا تعلق پٹنہ سے تھا لیکن ملازمت کے سلسلہ میں زیادہ تر قیام کلکتہ میں رہا۔ مدتوں تک پریسیڈنسی کالج کلکتہ کے شعبۂ فارسی سے وابستہ رہے۔ شعبہ کے صدر بھی رہے۔ اس کے علاوہ ہسٹاریکل سوسائٹی آف بنگال کے رکن اور اس کے انگریزی جرنل کے نائب مدیر بھی رہے۔ پٹنہ میں انتقال ہوا۔ مضمون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مضمون نگار سے پروفیسر مرحوم کے خصوصی مراسم تھے۔

۸۱۔ تحقیق کا معلم ثانی رشید حسن خاں ×-۳۱_۳۴ ۱۹۷۶-۱۹۷۹ ۱۲۰

قاضی عبدالودود کی تحقیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے انھیں تحقیق کا معلم ثانی قرار دیا ہے۔ مضمون نگار کے خیال میں محقق اول محمود شیرانی ہیں۔

۸۲۔ تعین زمانہ قاضی عبدالودود ×_۱ مئی ۱۹۵۱ ۱۵۸

۸۳۔ ایضاً (قسط ۲) ایضاً ×_۲ جنوری ۱۹۵۲ ۲۲_۲۵

۸۴۔ ایضاً (قسط ۳) ایضاً ۲_۸ ×_× ۱۰۱_۱۲۴

۸۵۔ ایضاً (قسط ۴) ایضاً ×_۱۰ اگست ۱۹۵۷ ۹۴

Marfat.com

۸۶۔ ایضاً (قسط ۵) ایضاً x۔۱۸ جولائی ۱۹۵۲ ۱۴۷۔۱۵۲

۸۷۔ ایضاً (قسط ۶) ایضاً x۔۲۳ x۔۱۹۷۲ ۱۰۲۔۱۰۷

تقریباً ۱۲۵ شعرا کا ان کے اشعار اور تذکروں کے حوالے سے تعین اور
ان کے مختصر حالاتِ زندگی اور تاریخ ولادت و وفات کا تعین۔

۸۸۔ ڈاکٹر عظیم الدین احمد

سے میرا تعارف بیدل عظیم آباد جولائی ۱۹۴۹ ۸-۹

بیدل عظیم آبادی کا ڈاکٹر عظیم الدین احمد کے انتقال پر ملال پر اپنا تاثر اور ان کی خصوصیات اور اپنی ملاقات کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔ بیدل کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر عظیم الدین مرحوم نے نہایت خندہ پیشانی اور حد درجہ سادگی سے مجھ سے گفتگو شروع کی۔ انھوں نے اس کا احساس نہ ہونے دیا کہ میں ایک جید عالم، ماہر لسانیات اور ممتاز شاعر ہوں۔ ملاقات ہونے پر الہیات، سیاسیات، اقتصادیات، معاشیات اور مابعدالطبیعات کے مسائل پر گفتگو ہوا کرتی۔

۸۹۔ سعادت حسن منٹو کی

افسانہ نگاری اختر اورینوی x۔۹ جنوری ۱۹۵۶ ۸۱۔۱۱۶

ترقی پسند تحریک کے پس منظر میں منٹو کی افسانہ نگاری کا تنقیدی تجزیہ۔ مضمون نگار منٹو کو عظیم فنکار تسلیم کرتے ہیں۔ آخر میں سید حسن عسکری کے اس قول کی تائید کی ہے کہ ''منٹو اردو کا سب سے بڑا افسانہ نگار ہے۔ منٹو اگر موپاساں تک نہیں پہنچ سکا تو اس میں اس کی نہیں بلکہ اسکے ادوار و ماحول کا قصور ہے''۔

۹۰۔ شاد عظیم آبادی اور

قاضی عبدالودود محمد منصور عالم x-۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹ ۳۱۴-۳۲۱

قاضی عبدالودود کو شاد عظیم آبادی سے خصوصی تعلق خاطر تھا۔ اسی سبب سے وہ شاد کا کلام اپنے ہی صرف خاص سے اپنی نگرانی میں شائع کراتا

Marfat.com

چاہتے تھے۔لیکن کسی وجہ سے شادان سے کبیدہ خاطر ہو گئے اس لیے اشاعت کا کام انجام پذیر نہ ہو سکا۔اس کے علاوہ بھی متعدد واقعات ہیں جو دونوں کے مراسم کو ظاہر کرتے ہیں۔زیرِ نظر مضمون میں ان سب کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۹۱۔ شاہ علی اکبر قاصد — سید محمد حسنین — x۔۲۶ — x۔۱۹۷۳ — ۵۱۔۵۸

قاصد (۱۹۱۹ء۔ ۱۹۶۲ء) بہار کی ایک ادبی شخصیت تھے۔فن ترجمہ میں مہارت رکھتے تھے، شاعر بھی تھے۔اس کے علاوہ ایک صاحب طرز انشا پرداز بھی تھے۔زیرِ نظر مضمون میں ان کی ہمہ جہتی صفات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

۹۲۔ عبدالحق بحیثیت محقق (قسط ۱) — قاضی عبدالودود — ۱۳ — x۔x — ۸۹۔۱۷۷

۹۳۔ ایضاً (قسط ۲) — ایضاً — ۲۴ — جولائی ۱۹۵۹ — ۳۳۔۸۸

انتخاب کلام میر، تتمہ تبصرۂ ذکر میر، نکات الشعرا، خطبات گارساں دتاسی دیوان تاباں، اور عقد ثریا وغیرہ کی روشنی میں مولوی عبدالحق کے تحقیقی کارناموں کا تنقیدی جائزہ۔اور ترتیب متن سے متعلق چند نقایص کی نشاندہی۔

۹۴۔ علامہ عظیم الدین احمد — یوسف الدین احمد بلخی — x۔۵۔۶ — ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹ — ۱۱۵۔۱۱۷

عظیم الدین احمد کے انتقال پر تعزیتی مضمون۔اس میں ان کے ادبی ذوق کے علاوہ مذہبی عقائد پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

۹۵۔ قاضی صاحب — سید حسن — x-۳۱۔۳۴ — ۷۶۔۱۹۷۹ — ۲۷۰-۲۸۵

قاضی عبدالودود سے اپنے تعلقات کا ذکر جنکی ابتدا ۱۹۳۵ء میں ہوئی۔نیز ان کے علمی اور تحقیقی کاموں کا جائزہ۔

۹۶۔ قاضی صاحب — محمد ذکی الحق — x-۳۱۔۳۴ — ۷۶-۱۹۷۹ — ۱۵۱-۲۵۹

قاضی عبدالودود اور ان کے خاندان کے دیگر افراد کا تذکرہ۔قاضی صاحب کے مذہبی خیالات سے بحث۔مضمون نگار کا کہنا ہے کہ قاضی

Marfat.com

صاحب سرسید کے نیچری افکار سے بے حد متاثر تھے۔ یہی وجہ ہے
کہ وہ حق پسند ہیں اور بغیر دلیل کوئی بات تسلیم نہیں کرتے۔

۹۷۔ قاضی صاحب جیسا
میں انھیں دیکھ سکا صدرالدین فضا ×-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۳۸۶-۲۹۳
قاضی عبدالودود کے تحقیقی کمالات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے
کہ مولوی عبدالحق بھی اگرچہ محقق مانے جاتے ہیں لیکن وہ ہمیشہ تحقیق
سے اپنا دامن بچاتے رہے۔ جبکہ قاضی صاحب نے اردو میں تحقیق
کو ایک نیا انداز عطا کیا اور اسکے دامن کو وسیع کیا۔

۹۸۔ قاضی صاحب عالم
اور انسان سید حسن عسکری ×-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۱۸۵-۲۰۷
قاضی عبدالودود کے علمی و ادبی کارناموں کا تذکرہ۔ قاضی صاحب
سے اپنے روابط کا ذکر۔ مضمون نگار نے انھیں عظیم فنکار اور اعلیٰ
اقدار کا حامل انسان بتایا ہے۔ ان کے مذہبی افکار کے بارے میں
بتایا ہے کہ وہ نہ تو مذہبی شخص ہیں اور نہ ہی مذہب سے بیزار بلکہ ایک
آزاد خیال انسان ہیں۔

۹۹۔ قاضی عبدالودود دوار کا داس شعلہ ×-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۱۷۰-۱۸۴
قاضی صاحب کے علمی، ادبی اور تحقیقی کمالات کا جائزہ۔ اس رائے کا
اظہار کہ وہ ادب کے معاملہ میں ہی صاحب الرائے نہیں ہیں بلکہ بجی
معاملات میں بھی ان کی رائے وقیع ہوتی ہے البتہ اتنا ضرور ہے کہ
خطوط کا جواب دینے کے قطعاً پابند نہیں ہیں۔

۱۰۰۔ قاضی عبدالودود مختارالدین احمد ×-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۳۳-۳۷
قاضی صاحب کے سوانح حیات اور اُن کے ادبی رجحانات کا تجزیہ۔ اس
مضمون میں حقائق کی بہت سی غلطیاں در آگئی ہیں جن کی تصحیح خود قاضی
صاحب نے آئندہ شمارے میں کردی ہے۔

۱۰۱۔ قاضی عبدالودود یوسف حسین خاں ×-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۳۳-۳۷

Marfat.com

قاضی عبدالودود سے اپنے تعلقات کا تذکرہ۔ ساتھ ہی اُن کے تحقیقی اور تنقیدی کارناموں کا جائزہ۔ یوسف صاحب کا خیال ہے کہ قاضی صاحب کا انداز تحقیق مشہور فرانسیسی محقق 'سینٹ بوو' سے مشابہ ہے۔

۱۰۲۔ قاضی عبدالودود اور
سیاسیات انیس الرحمٰن x-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۴۰۶-۴۲۰

قاضی صاحب کے سیاسی نظریات کا تجزیہ۔ اردوے معلّٰی اور الہلال کے مطالعہ سے ان کے سیاسی شعور کی نشوونما۔ ان کی سیاسی دلچسپیوں کی تین حصوں میں تقسیم۔ تحریک آزادی اور کانگریس سے وابستگی، آزادی اور مسلم لیگ سے وابستگی اور بین الاقوامی سیاست۔

۱۰۳۔ قاضی عبدالودود صاحب مالک رام x-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۳۸-۴۶

مضمون نگار کا خیال ہے کہ ''ان کی حیثیت فرد سے زیادہ ایک ادارے کی ہے۔'' وہ یورپی زبانوں میں انگریزی کے علاوہ فرانسیسی زبان بھی بہت اچھی جانتے تھے۔ وہ حافظ قرآن بھی تھے۔

۱۰۴۔ قاضی عبدالودود کا
نانہالی خاندان سید شاہ عطاء الرحمٰن x-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۲۰۸-۲۲۱

ابتدا میں قاضی صاحب کے دادہالی خاندان کے بارے میں مختصر معلومات فراہم کر کے اُن کے نانہالی خاندان کے متعلق تفصیلات پیش کی ہیں۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ حضرت موسیٰ رضا کے واسطے سے یہ سلسلہ حضور اکرمؐ تک منتہی ہوتا ہے۔ اسطرح قاضی صاحب کا تعلق سادات رضویہ سے ہوا۔

۱۰۵۔ کچھ قاضی صاحب
کے بارے میں عابد رضا بیدار x-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۲۹۳-۳۱۳

قاضی صاحب کا سلسلہ وار تذکرہ۔ اس بات پر اظہار افسوس کہ ان کی تحریروں کا مطالعہ بہت کم لوگ کرتے ہیں حالانکہ ان کی تحقیقات بہت وقیع ہیں۔ ان کے علاوہ آپ کا رسالہ ''معیار'' بھی اعلیٰ تحقیقی جریدہ

Marfat.com

ہے۔ نیز قاضی عبدالودود، پروفیسر کلیم الدین احمد اور سید حسن عسکری کا ایک ہی وقت میں پٹنہ میں جمع ہونا یقیناً فال نیک ہے۔ کسی ایک شہر میں ایک ہی وقت میں ایسی بلند پایہ ادبی اور تحقیقی معتبر شخصیات کا یک جا ہونا پٹنہ کے لیے باعث افتخار ہے۔

۱۰۶۔ کلام دل قاضی عبدالودود ۱-۶ اپریل ۱۹۴۱ ۳۱-۳۲

شیخ محمد عابد دلؔ عظیم آبادی اردو کے مشہور شاعر شیخ محمد روشن جوشش عظیم آبادی کے برادر بزرگ تھے۔ لیکن ادبی دنیا میں اپنے برادر خورد کے مقابلے میں بہت کم مشہور ہوئے۔ ان کے والد غیر مسلم تھے جن کا نام جسونت رائے ناگر تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں بھائی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ دل عظیم آبادی کا شمار اپنے عہد کے عارفوں میں ہوتا تھا۔ وہ صاحب دل اور عابد و زاہد انسان تھے۔ دنیا و علایق دنیا سے بے نیاز و بے پروا۔ اسی لیے بام شہرت پر نہ پہنچ سکے۔ وہ اردو اور فارسی کے اچھے شاعر تھے۔ قاضی صاحب نے تذکرۂ شورش سے اخذ کر کے یہاں انکے چند اشعار درج کر دیے ہیں۔

۱۰۷۔ کلیم الدین احمد اردو

تنقید سید سلطان احمد مئی-جون ۱۹۴۹ ۳۲-۳۷

عطا محمد کا مضمون ''نئے نقاد کلیم الدین احمد'' کے عنوان سے رسالہ ''نیا دور'' کراچی میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں کلیم الدین احمد کے انداز تنقید کو تخریبی اور منفی ثابت کیا گیا تھا۔ اس کی تردید میں یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ اس مضمون میں اردو ادب و تنقید کے عام پس منظر کا جائزہ لیتے ہوئے کلیم الدین احمد کے تنقیدی رجحانات پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور کہا گیا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کلیم الدین احمد نے اردو ادب کو انگریزی ادب کے اصولوں پر جانچنے اور پرکھنے کی کوشش کی ہے۔ تو انہوں نے کلیم الدین کو سمجھا ہے اور نہ ہی ادب کی ماہیت سے واقف ہیں۔ کلیم الدین احمد کی تنقید، سائنٹفک، ٹھوس

Marfat.com

ہوتی ہے اور وہ سطحی جذباتیت سے بلند ہو کر تنقید کرتے ہیں۔ ان کی تنقید میں تعمیری پہلو موجود ہے۔ عطا محمد ذاتیات میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔

۱۰۸۔ کل من علیہا فان س۔ح جولائی ۱۹۴۹ ۳-۵

معاصر کے سابق ایڈیٹر ڈاکٹر عظیم الدین احمد محبوب حقیقی سے جا ملے۔ ان کی وفات ۱۹ رمئی کو ہوئی۔ اس کی اطلاع کے علاوہ ان کی مختصر سوانح عمری بھی پیش ہے۔

۱۰۹۔ کیچلیاں و بال جبریل سید سلطان احمد ×۔۵۔۶ ستمبر۔اکتوبر ۳۰۔۳۵

جناب اختر اورینوی کے افسانے کیچلیاں اور بال جبریل، کا جائزہ۔ مضمون نگار کا خیال ہے کہ اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس موضوع کو مرزا غالب اور علامہ اقبال نظم کر چکے ہیں۔ تاہم افسانوی ادب میں پہلی بار اس کو برتا گیا ہے لہذا یہ قابل قدر ہے۔

۱۱۰ لنکا سے ایک خط اختر امام ×۔۴ اگست ۱۹۴۹ ۶۳۔۶۴

عظیم الدین احمد کے انتقال پر مدیر معاصر کے نام تعزیتی خط

۱۱۱۔ ...لیکن تو چیز ے دیگری سید محمد حسنین ×-۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹ ۲۲۲-۲۵۰

قاضی عبدالودود کو خراج عقیدت اس بات کا بھی اعتراف کہ مضمون نگار کے ایک مقالہ میں انھوں نے متعدد غلطیوں کی نشاندہی کی تھی جو ان کیلیے باعث ہمت افزائی ہوا۔

۱۱۲۔ معاصر قاضی عبدالودود نمبر قاضی عبدالودود ×۔۳۷ ×۔۱۹۸۲ ۱۔۲۹

معاصر پٹنہ کے قاضی عبدالودود نمبر (۱۹۷۶۔۱۹۷۹) میں شائع شدہ مضامین میں تسامحات کی نشاندہی۔ بالخصوص مختارالدین احمد کے مضمون کے بارے میں اُن کا کہنا ہے کہ اس میں اتنی غلط باتیں لکھی گئی ہیں کہ اگر سب کی اصلاح کی جائے تو اس کے لیے کئی دفتر درکار ہوں گے۔

۱۱۳۔ میں کون ہوں، میں کیا ہوں قاضی عبدالودود ×-۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹ ۱۔۲۶

Marfat.com

خودنوشت حالات زندگی۔

۱۱۴۔ نیاز فتح پوری مناظرالاحسن سلیم پوری ۹۔۴ اپریل ۱۹۴۵ ۳۷۔۴۳

نیاز فتح پوری کی ادبی خدمات کا جائزہ

۱۱۵۔ ودود بھائی حمیدہ سلطان x-۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹ ۲۷۔۳۰

قاضی عبدالودود پر تاثراتی مضمون ۔ باہمی تعلقات کا ذکر۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ اگر قاضی صاحب نہ ہوتے تو مضمون نگار کے ادبی ذوق کی صحیح رہنمائی نہیں ہو سکتی تھی۔

اردو ادب۔ تاریخ و تنقید

۱۱۶۔ آب حیات کے دو ماخذ قاضی عبدالودود x-۱ مئی ۱۹۵۱ء ۱۴۶

محمد حسین آزاد نے تذکرہ آب حیات کی تالیف میں متعدد کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ ان میں سے فہرست اشپرنگر اور سعادت خاں ناصر کا تذکرہ خوش معرکۂ زیبا خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن آزاد نے ان کا کہیں حوالہ نہیں دیا۔ زیر نظر مضمون میں قاضی صاحب نے ان دونوں ماخذوں سے بحث کی ہے۔

۱۱۷۔ اردو تنقید پر ایک نظر کلیم الدین احمد ۱۔۱ نومبر ۱۹۴۰ ۵۔۱۱

۱۱۸۔ ایضاً (قسط ۲) ایضاً ۱۔۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۲۔۷

۱۱۹۔ ایضاً (قسط ۳) ایضاً ۱۔۳ جنوری ۱۹۴۱ ۲۔۷

۱۲۰۔ ایضاً (قسط ۴) ایضاً ۱۔۴ فروری ۱۹۴۱ ۳۔۸

۱۲۱۔ ایضاً (قسط ۵) ایضاً ۱۔۵ مارچ ۱۹۴۱ ۲۔۹

۱۲۲۔ ایضاً (قسط ۶) ایضاً ۱۔۶ اپریل ۱۹۴۱ ۲۔۱۱

۱۲۳۔ ایضاً (قسط ۷) ایضاً ۲۔۱ مئی ۱۹۴۱ ۶۔۱۳

۱۲۴۔ ایضاً (قسط ۸) ایضاً ۲۔۲ جون ۱۹۴۱ ۱۔۱۳

۱۲۵۔ ایضاً (قسط ۹) ایضاً ۲۔۳ جولائی ۱۹۴۱ ۱۔۱۵

۱۲۶۔ ایضاً (قسط ۱۰) ایضاً ۲۔۴ اگست ۱۹۴۱ ۱۔۹

Marfat.com

۱۲۷۔ ایضاً (قسط۱۱) ایضاً ۲۔۵ ستمبر ۱۹۴۱ ۱۔۶

ابتدا میں تنقید کے معانی و مفہوم سے بحث کی گئی ہے۔اس کے بعد اردو میں تنقیدی سرمایہ کا جائزہ۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ صحیح معنیٰ میں تنقید ہے ہی نہیں۔ دراصل اردو نقاد تنقید کی ماہیت، اس کے مقاصد اور فنی اصول سے آگاہ ہی نہیں۔ ناقدین کی بنیادی کمزوری انکا جانبدارانہ رویہ ہے۔ تنقید نگار اگر کسی کی تعریف وتوصیف کرنا چاہتا ہے تو اسے عرش معلیٰ پر بٹھا دیتا ہے اور جب کسی کی خامیاں نکالتا ہے تو اُسے تحت الثریٰ میں پہنچا دیتا ہے۔ یعنی ہمارے ناقدین میں اعتدال کی کمی ہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے اردو شعرا کے تذکروں کا خصوصی ذکر کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ان تذکرہ نگاروں کے پاس تنقیدی شعور قطعاً نہیں تھا۔ بعد میں یہ سلسلہ مضامین ''اردو تنقید پر ایک نظر'' کے عنوان سے ہی کتابی شکل میں شائع ہوا اور اب تک اس کے متعدد اڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں۔

۱۲۸۔ استدراک۔ مفید الانشاء حبیب الرحمٰن ۵۔۵۔۶ مئی-جون ۱۹۴۳ ۶۸۔۷۲

سید حسن عسکری کے مقالہ 'مفید الانشاء' پر تبصرہ اور عسکری صاحب کے خیالات کی وضاحت۔

۱۲۹۔ اشارات قاضی عبدالودود ۵۔۵۔۶ مئی۔جون ۱۹۴۳ ۷۳-۷۴

پہلا اشارہ غزل سے متعلق نظم طباطبائی کی رائے پر دوسرا اشارہ میر قاسم کی اردو نثر پر اور تیسرا اشارہ تبصرہ بر امیر مینائی۔

۱۳۰۔ انگریزی ادب شائستہ اختر ۴۔۶ اکتوبر ۱۹۴۲ ۴۰۔۴۲

اردو ادب پر انگریزی ادب کے اثرات کا جائزہ۔

۱۳۱۔ بزم عالم قاضی عبدالودود

'بزم عالم' کے عنوان سے اورینٹل کالج میگزین اور 'اردو ادب' علیگڑھ میں شائع شدہ مقالوں پر ناقدانہ نظر۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کے مضمون 'مصحفی پر اظہار خیال۔ ڈاکٹر محمد حسن کے مضمون 'اندر سبھا' (امانت) پر

Marfat.com

تنقید۔ رامائن اور عربی الفاظ از محمد مصطفیٰ خاں 'مداح' پر تاریخ کے نقطۂ نظر سے بحث۔ آخر میں 'بزم خاص' کے تحت معاصر میں طباعت و کتابت پر اظہار معذرت۔

۱۳۲۔ تاریخ ادب اردو از سکسینہ پر ایک نظر — غلام سرور — x۔۴ — اگست ۱۹۴۹ — ۱۸۔۲۴

ڈاکٹر رام بابو سکسینہ کی انگریزی تالیف History of urdu Literature کے اردو ترجمہ پر تبصرہ۔ مضمون نگار کے خیال میں یہ تاریخ نامکمل ہے کیوں کہ اس میں صفیر بلگرامی، جوشش عظیم آبادی، راسخ عظیم آبادی اور صوبہ بہار کی دیگر اہم شخصیتوں کا تذکرہ بالتفصیل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ چند دیگر نقایص کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔

۱۳۳۔ تاریخ ادبیات ہندوی و ہندوستانی — قاضی عبدالودود — x۔۱۱ — دسمبر ۱۹۵۷ — ۴۶۔۱۳۴

مشہور مستشرق گارساں دتاسی کی ''تاریخ ادبیات ہندوی و ہندوستانی'' کا تنقیدی جائزہ اور بہت سے غلط خیالات کی تردید۔ ساتھ ہی اس بات کی بھی وضاحت کی ہے کہ دتاسی نے عدالتوں اور دفتروں میں فارسی کی جگہ اردو زبان کے استعمال پر زور دیا ہے۔

۱۳۴۔ تنقید کیا ہے؟ — کلیم الدین احمد — x۔۵۔۶ — ستمبر-اکتوبر ۱۹۴۹ — ۱۰۔۱۶

لفظ نقد کے معانی و مفاہیم کی وضاحت۔ اس خیال کا اظہار کہ فنون لطیفہ کسی سائنسداں کا میدان نہیں ہوسکتا۔ یہ کام تو ایک ادیب کا ہے۔ جب وہ کسی مشکل سے دوچار ہوتا ہے تو اس کا تنقیدی شعور ہی اس کی مشکل کشائی کرتا ہے۔

اردو خطوط

۱۳۵۔ ایک خط — امتیاز علی خاں عرشی — x-۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹ — ۳۱۔۳۲

توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۷۳۔

Marfat.com

۱۳۶۔ آزردہ کا خط — خواجہ احمد فاروقی — x۔۳ — دسمبر ۱۹۷۳ — ۱۵۶۰

حکیم صدرالدین آزردہ کا یکم ذیقعدہ ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۴ء کا مکتوبہ نواب رامپور کے نام خط جس میں انھوں نے تریاق فاروقی کی فرمائش کی ہے اس لیے کہ بازار میں اس نام سے جو دوا ملتی ہے وہ اصلی نہیں ہوتی۔ اصلی اور خالص دوا نواب صاحب کے پاس ہی دستیاب ہو سکتی ہے۔

۱۳۷۔ اکبرالہ آبادی کا ایک

غیر مطبوعہ خط — خواجہ احمد فاروقی — ۲۔۷ — x۔x — ۶۹۔۷۲

جناب پدم سنگھ شرما (م۔ ۱۹۳۳) کے نام ۹ر فروری ۱۹۱۳ء کا مکتوبہ اکبرالہ آبادی کا ایک خط۔ شرما صاحب ہندی اور سنسکرت کے علاوہ اردو اور فارسی کا بھی اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ کئی ہندی رسالوں کے ایڈیٹر رہے۔ اکبرالہ آبادی سے ان کے خصوصی مراسم تھے۔

۱۳۸۔ انور علی یاس کا اردو خط — مختارالدین احمد — x۔۲ — جنوری ۱۹۵۲ — ۷۸

انور علی یاس آدری راسخ عظیم آبادی کے شاگرد تھے اُن کے فارسی خطوط کا ایک مجموعہ پھلواری شریف میں محفوظ ہے۔ اس میں اردو کا بھی ایک خط شامل ہے۔ اس پر تاریخ اور سنہ درج نہیں ہے۔ اس کے مکتوب الیہ کوئی رائے صاحب ہیں۔ مختارالدین صاحب نے اپنے مختصر تعارفی نوٹ کے ساتھ اس خط کو یہاں شائع کر دیا ہے۔

۱۳۹۔ ایک مغربی سیاح

کے خطوط — جون سیمبل — ۳۔۵ — مارچ ۱۹۴۲ — ۲۶۔۳۲

ان خطوط کا اصل موضوع اردو ادب، بالخصوص مرزا غالب کی شاعری ہے۔

۱۴۰۔ چند غیر مطبوعہ خطوط — محمد سلمان صدیقی — ۴۔۵ — ستمبر ۱۹۴۲ — ۳۲۔۳۴

مولانا اشرف علی صادق پوری اور شمس العلماء مولانا امجد علی صادقپوری کے نام سرسید، علامہ شبلی اور اکبرالہ آبادی کے چند خطوط مع مختصر تعارف۔

۱۴۱۔ خطوط — قاضی عبدالودود — x-۳۱۔۳۴ — ۷۶۔۱۹۷۹ — ۳۳۲-۳۸۷

مختلف حضرات کے نام قاضی عبدالودود کے پچاس خطوط۔ ابتدا میں کلیم

Marfat.com

الدین احمد نے انکا تعارف کرایا ہے اور ان کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔

۱۴۲۔ لنکا سے خط — اختر امام — نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ — ۸۸-۹۰

لنکا کے مسلمانوں کی مذہبی اعتبار سے تعریف۔

۱۴۳۔ مکاتیب معاشقہ — کالی داس گپتا رضا — x-۳۵ — ۱۹۸۰-x — ۷۲-۹۸

نواب محمد یار خاں شوکت (۱۸۳۳-۱۹۱۳) تلمیذ غالب کے ۴۹ خطوط جو انھوں نے مسماۃ فرحت جان، منا جان، عمدہ جان، گیتی آرا بیگم اور محبوب جان وغیرہم کے نام لکھے اور چند خطوط ان خواتین کے نواب شوکت کے نام۔

اردو داستان

۱۴۴۔ چندائن از ملا داؤد اور سینا ست از میاں سادھن — سید حسن عسکری — x-۱۶ — اپریل ۱۹۶۰ — ۶۵-۹۶

۱۴۵۔ ایضاً (قسط ۲) — ایضاً — x-۱۷ — جولائی ۱۹۶۰ — ۳۹-۶۹

مولانا داؤد کی چندائن اور میاں سادھن کی سنیاست اودھی زبان میں عشقیہ داستانیں ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ان کا تعارف اور تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے اور ان کی تاریخی اور لسانی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۴۶۔ فسانۂ عجائب کی ایک قدیم اشاعت — عطاء الرحمٰن عطا کاکوی — x-۲۰ — ستمبر ۱۹۶۵ — ۷۶-۸۰

۱۲۶۷ رجب علی بیگ سرور کی تصنیف فسانۂ عجائب کی ایک قدیم اشاعت کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ اس کی اولین اشاعت سے قبل ہو چکی تھی۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا ہے کہ فسانۂ عجائب کا دوسرا حصہ 'شگوفہ محبت' کے عنوان سے ۱۲۶۲ھ میں لکھا گیا اور ۱۲۸۵ھجہ/۱۸۶۹ء میں شائع ہوا۔ بعد ازاں بالتحقیق یہ بتایا گیا ہے کہ رجب علی بیگ سرور کا انتقال مرزا غالب سے ایک سال بعد ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۷۰ء میں ہوا۔

Marfat.com

اردو داستان۔تاریخ وتنقید

۱۴۷۔ اردو زبان اور فن

داستان گوئی	کلیم الدین احمد	۴۔۲	جون ۱۹۴۲	۶۔۱
۱۴۸۔ ایضاً (قسط ۲)	ایضاً	۴۔۳	جولائی ۱۹۴۲	۱۹۔۱۳
۱۴۹۔ ایضاً (قسط ۳)	ایضاً	۴۔۵	ستمبر ۱۹۴۲	۱۷۔۲
۱۵۰۔ ایضاً (قسط ۴)	ایضاً	۴۔۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۸۔۱
۱۵۱۔ ایضاً (قسط ۵)	ایضاً	۴۔۷	نومبر ۱۹۴۲	۱۱۔۳
۱۵۲۔ ایضاً (قسط ۶)	ایضاً	۵۔۱	جنوری ۱۹۴۳	۶۔۱
۱۵۳۔ ایضاً (قسط ۷)	ایضاً	۵۔۲	فروری ۱۹۴۳	۱۱۔۱
۱۵۴۔ ایضاً (قسط ۸)	ایضاً	۵۔۳	مارچ ۱۹۴۳	۷۔۱
۱۵۵۔ ایضاً (قسط ۹)	ایضاً	۵۔۴	اپریل ۱۹۴۳	۸۔۱

۱۵۶۔ اردو داستانوں کا تنقیدی اور تاریخی تجزیہ۔اس کی تمہید میں مضمون نگار نے اس بات کا اشارہ کیا ہے کہ ان کا ارادہ اردو فکشن پر تین جلدوں میں تحقیقی، تنقیدی اور تاریخی کام کرنے کا تھا۔پہلی جلد کا موضوع اردو داستان، دوسری کا اردو ناول اور تیسری جلد کا موضوع اردو افسانہ تجویز کیا تھا۔لیکن وہ صرف اردو داستان پر ہی کام مکمل کر سکے۔بقیہ موضوعات پر کام کرنے کی انھیں مہلت نہ مل سکی۔یہ سلسلہ مضامین ۱۹۴۴ء میں شائع ہوا۔۱۹۶۵ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آیا۔

اردو زبان

۱۵۷۔ اردو رسم الخط کے

تہذیبی رشتے	محمد حسن	۳۷x	۱۹۸۲۔x	۴۲۔۳۰

ہندوستان میں لسانی مسئلہ سے بحث۔ ہندی اور اردو کے تہذیبی رشتے پر روشنی۔اس خیال کا اظہار کہ پورے ملک پر کوئی ایک زبان مسلط کرنا دانش مندی نہیں۔لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ آئین میں تبدیلی کر کے

Marfat.com

ہندی کی جگہ دیوناگری اور نستعلیق رسم خط دونوں میں لکھی جانے والی
'ہندوستانی' کو رابطہ کی زبان قرار دیا جائے۔ ہندی اور اردو ہمارے تہذیبی
رشتے کی علامت ہیں۔

۱۵۸۔ اردو ہندی زبانیں سید حسن عسکری ۲۔۶ اپریل ۱۹۵۴ ۶۳۔۹۴
اردو اور ہندی کو جداگانہ زبانیں قرار دیتے ہوئے اردو کو مسلمانوں کی
تہذیب وتمدن کی امین بتایا ہے۔

۱۵۹۔ بناوٹی ہندی عندلیب شادانی ×۔× نومبر ۴۶-مارچ ۱۹۴۷ ۲۲۔۳۴
پنڈت ہری نام داس سے اردو اور ہندی کے مسئلہ پر گفتگو۔ پنڈت جی
اردو کے مداحوں میں سے تھے لیکن اردو اور ہندی مناقشہ میں ہندی کے
حامی بن گئے تھے۔ شادانی صاحب نے ان پر اردو زبان کی خوبیاں اور
اس کی اہمیت واضح کی۔

۱۶۰۔ بولیوں کا سنگم اختر اورینوی ۴۔۶ اکتوبر ۱۹۴۲ ۲۳۔۳۹

۱۶۱۔ ایضاً (قسط ۲) ایضاً ۴۔۷ نومبر ۱۹۴۲ ۳۸۔۴۶
اردو زبان کے آغاز و ارتقا سے بحث۔ محمود شیرانی کے اس نظریے کی
تردید کہ اردو پنجاب میں پیدا ہوئی۔ آخر میں اردو زبان پر انگریزی اور
فارسی زبانوں کے اثرات کا تفصیلی جائزہ۔

۱۶۲۔ مخزن فوائد عندلیب شادانی ۲۔۵ ×۔× ۹۱۔۱۰۶
مرزا نیاز علی بیگ نکہت دہلوی (تلمیذ شاہ نصیر) کی تالیف 'مخزن فوائد' کا
تنقیدی جائزہ۔ یہ ۲۹۶۴ مصطلحات، ۱۴۷ امثال اور ۱۴۳ محاورات
پر مشتمل ہے۔ شادانی صاحب نے اسے بیش قیمت تالیف قرار دیا ہے۔ اسی
کے ساتھ چند نقائص کی نشاندہی بھی کی ہے۔

۱۶۳۔ ہماری بولی شاہ مقبول احمد ×۔۵۔۶ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۷۷۔۸۰
بہار کی مخصوص بولی اور اس کے محاسن سے بحث۔ اس کو پروان چڑھانے
میں ہندو مسلم شرفا برابر کے شریک۔ راسخ عظیم آبادی، جوشش عظیم
آبادی اور شاد عظیم آبادی کے دوش بہ دوش رام نرائن موزوں، سکھراج

Marfat.com

بہادر رحمتی، پیارے لال الفتی اور کلیان سنگھ آتش وغیرہ بھی رونق محفل بنے ہوئے ہیں۔

۱۶۴۔	ہماری زبان کے مختلف نام	سنت کمار سنہا	۷۔۵	مئی ۱۹۴۴	۴۶۔۳۳
۱۶۵۔	ایضاً	ایضاً	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۴۲۔۳۱
۱۶۶۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۱	جولائی ۱۹۴۴	۲۹۔۲۸
۱۶۷۔	ایضاً	ایضاً	۸-۲	اگست ۱۹۴۴	۴۶-۳۸
۱۶۸۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۳۔۴	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴	۳۰۔۲۵
۱۶۹۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۵	نومبر ۱۹۴۴	۱۶۔۱۴
۱۷۰۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۶	دسمبر ۱۹۴۴	۱۶۔۱۴
۱۷۱۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱	جنوری ۱۹۴۵	۱۶۔۱۴
۱۷۲۔	ایضاً	ایضاً	۹-۲	فروری ۱۹۴۵	۶۱-۱۳

اردو زبان کے مختلف نام اور اس کے رسم الخط سے بحث۔ اس خیال کا اظہار کہ اردو کا قدیم ترین نام 'ہندی' ہے۔ اس کے بعد اسے کبھی ریختہ کہا گیا، کبھی ہندوستانی اور کبھی اردو کا نام دیا گیا، اسی ضمن میں ہندی۔ اردو مسئلہ کا بھی ذکر اور اسے ہندوستانی قوم کے لیے نقصان دہ قرار دیا ہے۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں بہترین ادب موجود ہے۔ اسی لیے یہ دونوں زبانیں دنیا کی عظیم ترین زبانوں میں جگہ پانے کی مستحق ہیں۔

۱۷۳۔ ۱۹۳۹ء میں عدالتی زبان

	قیام الدین احمد	×۔۳	دسمبر ۱۹۵۲		۱۵۶

ہندی کے مشہور ادیب راج رام نرائن اور دھیرج نرائن نے اپنی تحریروں میں کہا تھا کہ ۱۸۳۹ء میں اردو عدالت کی زبان نہیں تھی۔ مضمون نگار نے اس کی تردید کی ہے اور دستاویزی شہادتوں کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ اس عرصہ میں اردو ہی عدالت کی زبان تھی۔

۱۷۴۔ لسانیات	قاضی عبدالودود	×۔۱	مئی ۱۹۵۱ء		۱۴۲

Marfat.com

اردو کے چند قدیم الفاظ سے بحث۔

اردو شاعری

۱۷۵۔ آبرو کے دو مخمس — مختار الدین احمد — ×۔۹ — جنوری ۱۹۵۶ — ۴۹۔۵۳

دیوان آبرو کے قلمی نسخے مخزونہ کیمبرج یونیورسٹی لائبریری کا تعارف۔ آخر میں اس نسخہ سے اخذ کر کے دو مخمس بھی پیش کر دیے گئے ہیں۔

۱۷۶۔ آخرت نامہ — اختر اورینوی — ×۔۱۰ — اگست ۱۹۵۷ — ۷۳۔۸۴

یہ ملا محمد رمضان کی مثنوی ہے جس کا موضوع اسلامی تعلیمات ہیں۔ اس کا مخطوطہ مضمون نگار کو پٹنہ سے دستیاب ہوا۔ اس کا مطلع درج ذیل ہے:

پہل حمد سے پاک سبحان کی
بنائی جن نے صورت انسان کی

۱۷۷۔ آصف الدولہ کا جشن ہولی اور افسوس کی مثنوی — قاضی عبدالودود — ×۔۱ — مئی ۱۹۵۱ — ۱۷

آصف الدولہ کے جشن ہولی کے متعلق میر شیر علی افسوس کی مثنوی کا تجزیہ۔ اس خیال کا اظہار کہ اس میں میر حسن کی مثنوی سحر البیان کا اثر نمایاں ہے۔ اور یہ کہ اس میں تکرار کا سقم پایا جاتا ہے۔

۱۷۸۔ آنند رام مخلص کے اردو شعر — امتیاز علی خاں عرشی — ×۔۱ — مئی ۱۹۵۱ — ۵۰

آنند رام مخلص (متوفی ۱۱۶۴ھ/۱۷۵۱ء) فارسی کا مشہور شاعر تھا۔ عرشی صاحب نے مختلف تذکروں سے اس کے ۳۳ ریختہ کے اشعار تلاش کر کے پیش کیے ہیں۔

۱۷۹۔ آوارہ گرد اشعار — قاضی عبدالودود — ×۔۱ — مئی ۱۹۵۱ — ۷

۱۸۰۔ ایضاً — ایضاً — ×۔۲ — جنوری ۱۹۵۲ — ۱۷۔۲۱

اردو کے مشہور لیکن غلط منسوب اشعار کی نشاندہی اور ان کے صحیح

Marfat.com

خالق کی تحقیق۔

۱۸۱۔ اردو کا پہلا واسوخت قاضی عبدالودود ۲۔۵ ستمبر ۱۹۴۱ ۷۔۱۰

مولانا محمد حسین آزاد کے اس خیال کی تردید کہ میر تقی میر اردو کے پہلے واسوخت نگار ہیں۔ میر کی ولادت ۱۷۲۲ء میں ہوئی۔ ان سے قبل مرزا محمد رفیع سودا، حشمت، عبدالحئی تاباں، شاہ ظہور حاتم اور شاہ مبارک آبرو مطلع سخن پر نمودار ہو چکے تھے۔ ان میں آبرو کے واسوخت کافی مشہور ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اردو کا اولین واسوخت گو شاعر میر تقی میر کو نہیں، شاہ مبارک آبرو کو کہنا زیادہ صحیح ہوگا۔ آخر میں آبرو کا واسوخت بھی پیش کیا ہے۔ اس کا مطلع حسب ذیل ہے:

یارب اب حال مرا صبر سے درگذرا ہے
دل مرا صبر جو کرتا تھا، سو کر گذرا ہے

۱۸۲۔ اردو کا پہلا واسوخت مسعود حسن رضوی ادیب ۲ جنوری ۱۹۵۲ ۶۷۔۷۲

مولانا محمد حسین آزاد اور شاہ ولی الرحمٰن ولی کے نظریات کی تردید اور قاضی عبدالودود کے اس خیال کی حمایت کہ اردو کا پہلا واسوخت شاہ مبارک آبرو کا ہے۔ آخر میں اس واسوخت کو بھی شامل اشاعت کیا ہے اس کا مطلع ہے:

یارب اب حال مرا صبر سے درگذرا ہے
دل مرا صبر جو کرتا تھا سو کر گذرا ہے

اور مقطع ہے:

آبرو چھوڑ کے اوروں سے ہو جا ہمدم
دوست اوروں کے ہوئے ہم سے کیا ملنا کم

۱۸۳۔ انشاء کا غیر مطبوعہ کلام۔ قاضی عبدالودود ۲۔۸ x۔x ۹۹۔۱۰۰

پٹنہ یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ دیوان انشاء کے قلمی نسخے سے انشاء کے غیر مطبوعہ کلام کا انتخاب۔

۱۸۴۔ اوراق پارینہ سید حسن عسکری ۲۔۷ x۔x ۸۰۔۹۳

Marfat.com

ایک قدیم قلمی بیاض سے ابوالقاسم (ولادت ۱۷۸۴ء) کے چند
اشعار کا انتخاب۔

۱۸۵۔ ایک انگریزی مستشرق کا
سرقہ — قاضی عبدالودود — x۔۱ — مئی ۱۹۵۱ — ۶۱

ہنری پامر (Henry Palmer) اردو اور فارسی کے شاعر اور نثر
نگار تھے۔ ان کے کلام میں میر حسن کی مثنوی سحر البیان کے بہت
سے اشعار پائے جاتے ہیں۔ مضمون نگار نے ثابت کیا ہے کہ یہ
توارد نہیں بلکہ واضح طور پر سرقہ ہے۔

۱۸۶۔ ایک قدیم بیاض سے
منتخبات — قاضی عبدالودود — x۔۱۴ — جولائی ۱۹۵۹ — ۱۸۹۔۱۹۰

لکھنؤ میں مخزونہ ایک قدیم بیاض کا تعارف۔ اس میں سودا، درد،
میر، قایم، غافل، ترقی، قاضی محمد صادق اور اختر کے اشعار درج ہیں۔

۱۸۷۔ بہاری گیت — شکیلا اختر و اشفاق — ۷۔۲۔۳ — فروری-مارچ ۱۹۴۴ — ۶۷

ادبی گیت اور بہاری گیت کا مختصر تجزیہ اور بہاری گیت کی خصوصیات
کا بیان۔

۱۸۸۔ جرأت کی دہرہ بند
رباعیاں — قلندر بخش جرأت — x۔۱ — مئی ۱۹۵۱ — ۶۰

۱۸۹۔ ایضاً (قسط ۲) — ایضاً — x۔۲ — جنوری ۱۹۵۲ — ۳۹

جرات کی چند دہرہ بند رباعیات جن کی ابتدا اس شعر سے ہوتی ہے:

علامۂ دہر ہے وہ فتنہ انگیز
اللہ ری وہ اس کی نگاہیں خونریز

یہ رباعیات کلیات جرات (قلمی) مخزونہ خدا بخش لائبریری پٹنہ اور
ان کی مثنوی 'کارستان الفت' سے اخذ کی گئی ہیں۔

۱۹۰۔ دیوان اوج — قاضی عبدالودود — x۔۱۳ — x۔x — ۱۹۰۔۱۹۲

۱۹۱۔ ایضاً (قسط) — ایضاً — x۔۱۴ — x۔x — ۱۷۵۔۱۷۸

Marfat.com

عبداللہ خاں اوجؔ کے دیوان کا ایک مخطوطہ خدابخش لائبریری پٹنہ میں محفوظ۔ اس کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے اوج کے فن کا مختصر تجزیہ۔ بعدازاں مجمع الفرس، مطبوعہ ایران کا تعارف۔

۱۹۲۔ دیوان تجمل عظیم آبادی — عطا کاکوی — x-۲۷ — ۱۹۷۴x — ۱۱۵_۱۲۶

تجمل حسین تجمل عظیم آبادی کے مجموعہ کلام 'نغمۂ آزر' سے انتخاب

۱۹۳۔ دیوان رضا — رضا عظیم آبادی — ۴_۶ — اکتوبر ۱۹۴۲ — ۴۹_۵۶

۱۹۴۔ ایضاً (قسط ۲) — ایضاً — ۴_۶(۱) — نومبر ۱۹۴۲ — ۵۷_۶۴

رضا عظیم آبادی کا منتخب کلام

۱۹۵۔ دیوان سید محمود آزاد — قاضی عبدالودود — x-۳۵ — x-۱۹۸۰ — ۶۲_۷۱

مولوی سید محمود آزاد، سید اسدالدین کے بیٹے تھے۔ جہانگیر نگر (ڈھاکہ) کے باشندے تھے۔ اردو اور فارسی دونوں زبانوں پر قدرت رکھتے تھے اور دونوں ہی میں مشق سخن کرتے تھے۔ آغا احمد علی احمدؔ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ مزاج میں ظرافت کا عنصر غالب تھا۔ اسی لیے مدتوں تک اودھ پنچ لکھنؤ سے وابستہ رہے۔ نثر بھی شوخی وظرافت سے لبریز ہے۔ صاحب دیوان شاعر تھے۔ آپ کے اردو دیوان سے چند غزلیں منتخب کر کے یہاں پیش کردی گئی ہیں۔ پہلا شعر بطور نمونہ درج ذیل ہے:

غبار شرک سے پہلے پاک دامن تیری عصمت کا
کہ ہے آئینۂ کثرت میں جلوہ تیری وحدت کا

۱۹۶۔ ذوق کا کچھ نایاب کلام — عطا کاکوی — x-۱۰ — اگست ۱۹۵۷ — ۸۵_۸۸

۱۹۷۔ ایضاً (قسط ۲) — ایضاً — x-۱۱ — ستمبر ۱۹۵۷ — ۱۸۲_۱۸۹

دیوان ذوق مرتبہ محمد حسین آزاد میں الحاقی کلام بھی شامل ہے جس کے بارے میں عام خیال یہ ہے کہ یہ اشعار خود آزاد نے کہہ کر ذوق سے منسوب کردیے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ایسے اشعار کی نشاندہی کی گئی ہے اور ذوق کا کچھ نایاب کلام تلاش کر کے پیش کیا گیا ہے اور قسط اول میں الحاقی کلام سے بحث ہے اور قسط دوم میں ذوق کے ابتدائی عہد کی گیارہ

Marfat.com

غزلیں اور چھ متفرق اشعار ہیں۔

۱۹۸۔ راسخ عظیم آبادی غیر

مطبوعہ کلام	شرف عالم آرزو جلیلی ۳۔۶	اپریل ۱۹۴۲		۳۴

راسخ عظیم آبادی کی چند غیر مطبوعہ غزلیں اور متفرق اشعار۔ پہلا شعر درج ہے:

میں نے افراط غم عالم کی پوچھی جوں ہی بات
رعد نے نالے کیے، خوب ابر تر رویا کیا

۱۹۹۔ ریختی اور عظیم آباد	محمود علی خاں صبا	x۔۲۶	x۔۱۹۷۳	۷۷۔۸۹

ریختی کے موجد سعادت یار خاں رنگین مانے جاتے ہیں اس کو بام عروج پر پہنچا نے کا سہرا جان صاحب کے سر ہے۔ رنگین جب عظیم آباد پہنچے تو ان کے اثر سے چند نوجوان شعراء کو بھی واسوخت اور ریختی کہنے کا شوق ہوا ان میں سید بشارت حسین احقر کا نام سرفہرست ہے جو ازل لکھنوی تلمیذ خواجہ حیدر علی آتش کے شاگرد تھے۔ ان کے طفیل ریختی کا عظیم آباد سے گہرا ربط قائم ہوا۔

۲۰۰۔ سفر آشوب	قاضی عبدالودود	x۔۱۷	جولائی ۱۹۶۰	۱۔۳۲

سفر آشوب خواجہ محمد اسد قاق لکھنوی (م۔۱۸۷۹ء) کا ۲۴ بندوں پر مشتمل ایک مسدس ہے جس میں مجموعی طور پر ۱۷۴۴ اشعار ہیں۔ یہ پہلی بار ۱۲۷۹ھ/۱۸۷۲ء میں مطبع کارنامہ لکھنؤ سے شائع ہوا تھا۔ اس کے سرورق پر حسب ذیل عبارت درج تھی:

"بتوفیق خدائے سخن آفریں جلا بخش مضامین رنگیں نظم دلپذیر کلام پُرتاثیر ناظم شیریں بیاں، فصیح اللسان جناب آفتاب الدولہ خواجہ اسد قاق مسمی بہ سفر آشوب ۱۲۸۹ھ متضمن کیفیت سفر حضرت قدر قدرت سلطان عالم محمد واجد علی شاہ اعاد اللہ ملکہ وسلطنتہ"۔

مندرجہ بالا مضمون بنیادی طور پر دو حصوں میں منقسم ہے پہلا حصہ مقدمہ ہے جس میں قاق کے مختصر حالات زندگی اور مسدس کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کیے گئے ہیں اور اس کی زبان و بیان پر تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے۔ دوسرے میں مکمل سفر آشوب کو نقل کر دیا گیا ہے۔ مضمون

Marfat.com

میں 'مقدمہ' اور 'سفر آشوب' دونوں عنوانات اس طرح لکھے گئے ہیں گویا دونوں عنوانات علیٰحدہ علیٰحدہ مضامین کے ہیں۔

۲۰۱۔ سلطان عظیم آبادی

کے منتخب اشعار	قاضی عبدالودود	×۔۲	جنوری ۱۹۵۲	۴۰

خواجہ سلطان جان سلطان عظیم آبادی (م۔۱۸۵۵ء) بہار کے ایک گم نام شاعر تھے۔ عام طور پر تذکروں میں ان کا ذکر نہیں ملتا۔ جناب فصیح الدین احمد بلخی کی مِلک میں ان کا ایک قلمی دیوان ہے۔ اس دیوان سے انتخاب کر کے دس اشعار یہاں پیش کر دیے گئے ہیں۔

۲۰۲۔ سوز و گدازِ شاہ حاتم

	محمد علی خاں اثر	×۔۲	جنوری ۱۹۵۲	۱۴۲-۱۴۴

دیوان زادۂ حاتم (نسخۂ رامپور) میں 'سوز و گداز' کے عنوان سے ایک ترکیب بند ہے جو مضمون نگار کی صراحت کے مطابق اُن کے قدیم دیوان سے ماخوذ ہے۔ یہ ۱۴۱ اشعار پر مشتمل ہے۔ اس مکمل ترکیب بند کو نسخۂ رامپور سے یہاں پیش کر دیا گیا ہے۔

۲۰۳۔ ضاحک کے سلام

	کلیم الدین احمد	×۔۲۰	ستمبر ۱۹۶۵	۳۷۔۷۰

میر غلام حسین ضاحک مشہور مثنوی گو شاعر میر حسن دہلوی کے والد تھے۔ ہجو کہنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ مرزا محمد رفیق سودا سے ان کے معرکے مشہور ہیں۔ ہجویات کے علاوہ دیگر اصناف سخن میں بھی طبع آزمائی کی۔ چند سلام بھی کہے۔ زیر نظر مضمون میں ان کے شاعرانہ محاسن بیان کر کے سلام درج کر دیے گئے ہیں۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ ان کی تاریخی اہمیت تو ہو سکتی ہے، لیکن ادبی حیثیت کچھ نہیں ہے۔

۲۰۴۔ عبدالغفور شہباز کی

ایک غیر مطبوعہ نظم	مظفر اقبال	×۔۲۱	×۔×	۷۳۔۷۲

سید حسن صاحب کے ذاتی کتاب خانے میں ایک قلمی نسخہ ہے جس میں شہباز کی ایک نظم "ایک خوش مذاق رنڈوے کے حکیمانہ خیالات" بھی درج ہے۔ اس نظم کا تحقیقی جائزہ پیش کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یہ

Marfat.com

مطبوعہ مجموعہ 'تفریح القلوب' میں موجود نہیں۔ آخر میں مکمل نظم پیش کردی گئی ہے۔

۲۰۵۔ عشق علی شاہ محمد ثناء الحق ×۔۲۶ ×۔۱۹۷۳ ۱۲۹۔۴۲

عشق علی شاہ بہار کے ایک گمنام شاعر تھے۔ ان کے دیوان کا ایک قلمی نسخہ خانقاہ لائبریری درگاہ پٹنہ میں محفوظ ہے۔ اس میں غزلیات کے علاوہ رباعیات، مثنویات اور قصائد بھی شامل ہیں۔ یہاں انکا انتخاب پیش کیا گیا ہے۔

۲۰۶۔ فدوی کا ایک مسدس سید فصیح الدین بلخی ۲۔۷ ×۔× ۷۶۔۷۹

مرزا محمد علی فدوی (م ۱۷۹۵ء) ابتداً احمد شاہ ابدالی کے دربار میں وقائع نویس تھے۔ ۱۱۹۰ھجہ/ ۱۷۷۵ء میں عظیم آباد (پٹنہ) آئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ شاہ رکن الدین عشق عظیم آبادی سے مشورۂ سخن کیا۔ آپ کے اردو دیوان کے متعدد قلمی نسخے مختلف کتاب خانوں میں محفوظ ہیں۔ ان کے کلام میں درد اور سوز و گداز بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہاں ان کا ایک مسدس درج کیا گیا ہے جس میں سات بند ہیں۔

۲۰۷۔ قصہ کنور کام وکلا کام محمد ابرار حسین

فاروقی ازہری ×۔۳ دسمبر ۱۹۵۲ ۱۴۵۔۱۴۸

یہ ایک عشقیہ مثنوی ہے جو بارہویں صدی ہجری میں تالیف کی گئی۔ اس کے مصنف کا علم نہیں ہوسکا۔ اس کا ایک قلمی نسخہ انجمن ترقی اردو (ہند) کے کتاب خانہ میں محفوظ ہے۔ اس پر بھی شاعر کا نام درج نہیں ہے۔ کاتب نے اپنا نام شیخ ظہور الدین ساکن قصبہ سندیلہ بتایا ہے اور چہارم رمضان ۱۲۲۱ھ تاریخ کتابت لکھی ہے۔ مخطوطہ کے اوراق کی مجموعی تعداد ۹۶ ہے جس سے بخوبی اندازکیا جاسکتا ہے کہ مثنوی کافی طویل ہے۔

زیر نظر مضمون میں اس مخطوطہ کا مکمل تعارف کرایا گیا ہے اور مثنوی کے

Marfat.com

مختلف پہلوؤں سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

۲۰۸۔ قصیدہ	محمد حسن جعفری	۸۔۳۔۴	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴	۹۔۱۶
۲۰۹۔ ایضاً (قسط ۲)	ایضاً	۸۔۵	نومبر ۱۹۴۴	۳۔۴
۲۱۰۔ ایضاً (قسط ۳)	ایضاً	۸۔۶	دسمبر ۱۹۴۴	۲۔۵

فن قصیدہ گوئی اور اس کے اجزاے ترکیبی سے بحث نیز اردو قصیدہ نگاروں کا فارسی قصیدہ گو شعرا مثلاً خاقانی، عرفی، انوری وغیرہ سے موازنہ۔

۲۱۱۔ قطعات جوشش	قاضی عبدالودود	۱۔۴	فروری ۱۹۴۱	۵۸۔۵۹

محمد روشن جوشش عظیم آبادی میر حسن، مصحفی، فدوی اور جرات وغیرہ کے ہم عصر تھے۔ قاضی عبدالودود نے ان کا دیوان مرتب کر کے شائع کرا دیا ہے۔ یہاں انھوں نے چند قطعات شامل اشاعت کر دیے ہیں۔

۲۱۲۔ کلام احمد علی شاہ

رامپوری	مختار الدین احمد	۵۔۵۔۶	مئی۔جون ۱۹۴۳	۷۵۔۷۶

احمد علی شاہ کے مختصر سوانح کے بعد ان کا منتخب کلام پیش کر دیا گیا ہے۔ سال ولادت اور سال وفات کا کوئی تذکرہ نہیں۔ پہلا شعر درج ذیل ہے:

ہجر میں تیرے ہے مجھ پر بار اٹھنا بیٹھنا
یاد آتا ہے ترا ہر بار اٹھنا بیٹھنا

۲۱۳۔ کلام امین	مختار الدین احمد	۱۔۳	جنوری ۱۹۴۱	۶۹۔۷۰

امین عظیم آبادی (م۔ ۱۷۸۴ء) کے مختصر حالاتِ زندگی بیان کر کے ان کے اشعار پیش کر دیے گئے ہیں۔

۲۱۴۔ کلام امین (تصحیح)	مختار الدین احمد	۲۔۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۴۱

کلام امین (مطبوعہ معاصر۔ جنوری ۱۹۴۱ء) میں کتابت کی غلطیوں کی نشاندہی اور ان کی اصلاح۔

۲۱۵۔ کلام تپاں	تمنا عمادی	۳۔۴	فروری ۱۹۴۲	۴۰۔۴۲
۲۱۶۔ ایضاً	ایضاً	۳۔۳	جنوری ۱۹۴۲	۳۰۔۳۵

شاہ نور الحق تپاں پھلواروی (۱۷۴۳-۱۸۱۸ء) شاہ عبدالحق ابدالی کے

Marfat.com

صاحبزادے تھے۔ حضرت پیر مجیب اللہ پھلواروی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ فارسی میں مشق سخن کرتے تھے۔ دو ضخیم کلیات بطور یادگار چھوڑے۔ ان کے علاوہ نثر میں بھی اردو وظائف کے چند مختصر رسالے قلم بند کیے۔ اردو میں مراثی کی ایک ضخیم بیاض بھی چھوڑی۔ مرثیوں کے علاوہ چند غزلیں بھی مختلف قلمی نسخوں میں ملتی ہیں۔ ان ہی نسخوں میں سے منتخب کر کے ۲۱ غزلیں پیش کی گئی ہیں۔ ابتدا میں مختصر تعارف بھی دیا گیا ہے۔

پہلا شعر:

ہر لحہ رہے خالق اکبر کے بھروسے
انسان نہ دنیا میں رہے ہر کے بھروسے

۲۱۷۔ کلام ثابت و یوسف

عظیم آبادی قاضی عبدالودود ۴۔۳ جولائی ۱۹۴۲ ۴۰

یوسف علی خاں یوسف عظیم آبادی اردو کے باکمال شاعر تھے۔ پہلے ثابت تخلص کرتے تھے، پھر یوسف کرنے لگے۔ زیادہ شہرت نہ پا سکے۔ حاجی پور (صوبہ بہار) کے رہنے والے تھے سرکاری ملازم تھے۔ اسکے باوجود اعلیٰ ذوق شعری رکھتے تھے۔ 'تذکرۂ عشقی' میں ان کا ذکر ملتا ہے اسی تذکرے سے اخذ کر کے یہاں اُنکے چند شعر پیش کر دیے گئے ہیں۔

۲۱۸۔ کلام حضور سید شاہ صبیح الحق ۱۔۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۶۷۔۶۸

حضرت غلام یحیٰ حضور قدس سرہ عظیم آباد کے مشائخ میں تھے سلسلہ چشتیہ سے منسلک تھے۔ آپ کے مریدوں کی تعداد بہت ہے۔ ۸ر جمادی الثانی ۱۲۰۶ھجہ/ ۱۷۹۲ء میں راہی ملک عدم ہوئے۔ یہاں مختصر تعارف کے ساتھ آپ کا کلام درج کیا گیا ہے۔

۲۱۹۔ کلام دلدار قاضی عبدالودود ۶۔۶ دسمبر ۱۹۴۳ ۴۳۔۴۴

کلام دلدار کا ایک قلمی نسخہ حکیم نصیر الدین (پٹنہ) کے ذاتی ملک میں ہے۔ ان اوراق میں ان کے کلام کا کچھ حصہ پیش کیا گیا ہے اور اس بات کی اطلاع دی گئی کہ دوسری قسط میں کلام پر تبصرہ شائع کیا جائے گا لیکن یہ قسط

Marfat.com

شائع نہیں ہوئی۔ پہلا شعر:

شاہ مجیب اللہ فخرِ جہاں کا راضی حق کی رضا کا
راہ نما ظاہر باطن کا ہے دلدار گدا کا

۲۲۰۔	کلام راسخ	قاضی عبدالودود	۴۔۵	ستمبر ۱۹۴۲	۴۶۔۴۵
۲۲۱۔	ایضاً	ایضاً	۴۔۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۳۱

راسخ عظیم آبادی کا غیر مطبوعہ کلام جس میں چھ غزلیں اور ایک قطعہ شامل ہے۔ پہلا شعر:

اشک محبوبان عالم غیرت خوباں ہوتم
یعنی وے انجم ہیں اور ان میں مہ تاباں ہوتم

۲۲۲۔	کلام رضا عظیم آبادی	قاضی عبدالودود	۲۔۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۳۴۔۳۳
۲۲۳۔	ایضاً	ایضاً	۳۔۶	اپریل ۱۹۴۲	۶۰۔۵۲
۲۲۴۔	ایضاً	ایضاً	۱۔۴	مئی ۱۹۴۲	۱۶۔۹
۲۲۵۔	ایضاً	ایضاً	۲۔۴	جون ۱۹۴۲	۲۴۔۱۷
۲۲۶۔	ایضاً	ایضاً	۳۔۴	جولائی ۱۹۴۲	۴۰۔۳۳
۲۲۷۔	ایضاً	ایضاً	۴۔۴	اگست ۱۹۴۲	۴۰۔۳۳
۲۲۸۔	ایضاً	ایضاً	۵۔۴	ستمبر ۱۹۴۲	۴۸۔۴۱
۲۲۹۔	ایضاً	ایضاً	۶۔۴	دسمبر ۱۹۴۲	۷۲۔۶۵
۲۳۰۔	ایضاً	ایضاً	۱۔۵	جنوری ۱۹۴۳	۷۵۔۷۳
۲۳۱۔	ایضاً	ایضاً	۲۔۵	فروری ۱۹۴۳	۹

سید محمد رضا بن میر جمال الدین حسین جمالی (۱۷۵۰-۱۸۰۱ء) ضیاء دہلوی کے حلقۂ تلامذہ میں شامل تھے۔ صاحب دیوان اور پُرگو شاعر تھے۔ یہاں اُن کے کلام کا انتخاب بالاقساط پیش کیا گیا ہے۔ مختلف قسطوں کے عنوانات مختلف ہیں۔ پہلی قسط کا عنوان کلام رضا عظیم آبادی ہے، بقیہ قسطوں کا دیوان عظیم آبادی اور آخری قسط کا، جسمیں رضا کے کلام کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے، عنوان مقدمہ دیوان رضا ہے۔ اندراج کرتے

Marfat.com

وقت اولین قسط کے عنوان کو ترجیح دی گئی ہے۔

۲۳۲۔ کلام سجاد — تمنا عمادی — ۳۔۱ — نومبر ۱۹۴۱ — ۴۰۔۴۴

محمد سجاد پھاواروی، خواجہ عمادالدین قلندر پھاواروی کے صاحبزادے اور جانشین تھے۔ ۱۷۰۴ء میں ولادت ہوئی اور ۳ ذیقعدہ ۱۱۷۳ھ/ ۱۷۶۰ء بروز شنبہ وفات پائی۔ باکمال شاعر تھے۔ یہاں ان کا منتخب کلام پیش کیا گیا ہے۔ پہلا شعر:

دم بھی گھوٹے ہے غم ہستی نکلے نہیں ہے جان بھی
ہائے زمین سخت ہے، دور ہے آسمان بھی

۲۳۳۔ کلام ضیاء و ثابت عظیم آبادی و فدوی دہلوی — قاضی عبدالودود — ۴۔۵ — اگست ۱۹۴۲ — ۱۶۔۱۷

سید علی رضا ضیاء عظیم آبادی تلمیذ حضرت شوق نیموی جوانمرگ شاعر تھے۔ ۲۲ سال کی عمر میں انتقال ہوا اس مختصر سی مدت میں استادی کا درجہ حاصل کرلیا تھا۔ ان کے کلام میں درد و غم کا عنصر غالب ہے اسی لیے میر تقی میر کا رنگ پایا جاتا ہے۔ یہاں اُن کے چند اشعار مع مختصر تعارف کے پیش کیے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ ثابت عظیم آبادی اور محمد علی فدوی دہلوی کے بھی چند اشعار پیش کر دیے گئے ہیں۔

۲۳۴۔ کلام طپش — شرف عالم جلیلی — ۳۔۲ — دسمبر ۱۹۴۱ — ۳۸۔۳۹

ایضاً — ایضاً — ۴۔۱ — مئی ۱۹۴۲ — ۳۰۔۳۱

مرزا محمد اسمٰعیل عرف مرزا جان متخلص بہ طپش، سید جلال بخاری کی اولاد میں تھے۔ آبائی وطن دہلی تھا مگر لکھنؤ میں مرزا جہاندار کے دربار سے منسلک رہے۔ خواجہ میر درد سے مشورہ سخن کرتے تھے۔ ۱۲۳۰ھ مطابق ۱۸۱۵ء میں وفات پائی۔ یہاں مختصر تعارف کے ساتھ ان کا کلام درج کیا گیا ہے۔

۲۳۵۔ کلام غلام علی حیدری — قاضی عبدالودود — ۴۔۲ — جون ۱۹۴۲ — ۳۵۔۳۶

'تذکرۂ مشتاق' سے اخذ کر کے چند اشعار پیش کر دیے گئے ہیں۔

Marfat.com

۲۳۶۔ کلام فدوی　　قاضی عبدالودود　　۲۔۳　　جولائی ۱۹۴۱　　۳۵۔۳۶

اردو شعرا کے تذکروں، بالخصوص تذکرہ شورش و تذکرۂ عشقی سے انتخاب کر کے چند اشعار پیش کر دیے گئے ہیں۔

(فدوی کے تعارف کے لیے ملاحظہ ہو اندراج ۱۶۳)

۲۳۷۔ کلام منور　　مختار الدین احمد　　۴۔۶　　دسمبر ۱۹۴۲　　۲۵

انور علی منور یاس عظیم آبادی کے بیٹے تھے۔ عین عنفوان شباب میں لقمۂ اجل بنے۔ کچھ ہی دنوں بعد اس صدمہ سے یاس کا بھی انتقال ہو گیا۔ 'نو شتیم ھیھات، ھیھات، ھیھات' سے باپ نے بیٹے کی تاریخ وفات نکالی۔ یہاں ان کی ایک غزل پیش کی گئی ہے۔ ضمنی طور پر تاریخ وفات بھی دیدیا گیا ہے۔

۲۳۸ کلام میر ضیاء دہلوی　قاضی عبدالودود　۳-۵　مارچ ۱۹۴۲　۶۰

ضیاء دہلوی، میر تقی میر اور میر قائم وغیرہ کے ہم عصر تھے۔ مصحفی نے انہیں میر کا شاگرد بتایا ہے لیکن صاحب مضمون نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ یہاں ایک مختصر تعارف کے ان کا منتخب کلام پیش کر دیا گیا ہے۔

۲۳۹۔ کلام نالاں　　قاضی عبدالودود　　۲۔۴　　اگست ۱۹۴۱　　۳۷۔۳۸

میر وارث علی نالاں عظیم آبادی (م۔ ۱۱۹۹ھجہ/ ۱۷۸۴ء) اشرف علی خاں فغاں کے شاگرد تھے۔ آبائی وطن بہار شریف تھا۔ سکونت زیادہ تر عظیم آباد (پٹنہ) میں رہی۔ قاضی صاحب نے یہاں اُن کے چند اشعار پیش کیے ہیں جو خدا بخش اورنٹیل پبلک لائبریری میں محفوظ قلمی نسخے سے ماخوذ ہیں۔ پہلا شعر:

ظلم اپنے کا مزہ اس کو نظر آجائے گا
غیر سے میری طرح پیش اگر آجائے گا

۲۴۰۔ مرثیہ ظہور علی خلیق　　قاضی عبدالودود　　x۔۴　　دسمبر ۱۹۵۳　　۱۴۴ L ۱۵

واقعہ کربلا سے متعلق میر ظہور علی خلیق کا مرثیہ جسے مشہور مستشرق ڈاکٹر اشپرنگر کی بیاض سے نقل کیا گیا ہے۔ یہ مرثیہ ۳۲ بندوں پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

۲۴۱۔ مرزا قتیل — قاضی عبدالودود — ×۔۴ — دسمبر ۱۹۵۳ — ۱۷۱۔۱۸۱

مرزا محمد حسن قتیل لکھنوی فارسی کے مشہور شاعر تھے۔ نثر بھی لکھتے تھے۔ 'ہفت تماشا' ان کی مشہور تالیف ہے۔ انھوں نے ۱۸۱۶ء میں وفات پائی۔ مرزا غالب ان سے معاصرانہ چشمک رکھتے تھے۔ زیرِ نظر مضمون میں ان کے اردو اشعار کو مختلف تذکروں سے اخذ کر کے شائع کر دیا گیا ہے۔

۲۴۲۔ میر مونس کا غیر مطبوعہ قطعہ — قاضی عبدالودود — ×۔۲ — جنوری ۱۹۵۲ — ۳۲

نو (۹) اشعار پر مشتمل میر مونس کا ایک غیر مطبوعہ قطعہ۔ اس کا مطلع حسب ذیل ہے:

ہزار شکر کہ نواب آسماں شوکت
بہ شوق دیکھ کے دربار شاہ دیں آیا

اس قطعہ کی ایک خوش خط وصلی خدا بخش لائبریری میں محفوظ ہے۔

۲۴۳۔ نغمۂ سحر — محمد حسنین — ×۔۵۔۶ — ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ — ۳۶۔۳۳

اختر شیرانی کی یہ نظم ان کے مجموعہ 'صبح بہار' میں شامل ہے۔ اس کا تجزیہ کرتے ہوئے مکمل نظم کو پیش کر دیا گیا ہے۔

۲۴۴۔ ولولے — فہیم الدین احمد فہیم — ×۔۱۶ — اپریل ۱۹۶۰ — ۱۔۹۶

فہیم الدین احمد فہیم کے مجموعہ کلام 'ولولے' سے انتخاب جناب کلیم الدین احمد کے تعارفی نوٹ کے ساتھ۔ فہیم الدین احمد ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے۔ فوج میں ملازمت کی اور کرنل کے درجہ تک پہنچے۔ ۱۹۲۲ء میں فوت ہوئے۔ شاعری کا اچھا ذوق رکھتے تھے۔

اردو شاعری — تاریخ و تنقید

۲۴۵۔ آزاد نظم — کلیم الدین احمد — ۲۔۸ — ×۔× — ۲۔۲۸

آزاد نظم کے فن سے تفصیلی بحث۔ اس خیال کا اظہار کہ ہر تجربہ اپنا سانچہ آپ بنا لیتا ہے۔ اسی طرح نظم میں بھی رونما ہونے والی تبدیلیوں پر روشنی ڈالی جا سکتی ہے۔ اسی کے ساتھ ترقی پسند شاعری کا تجزیہ کرتے ہوئے

Marfat.com

اس رائے کا اظہار کہ ترقی پسند شعراء کو حسن کاری کا زیادہ خیال نہیں ہوتا، وہ تو صرف عوام کو ورغلانا چاہتے ہیں۔ اسی ضمن میں دوسرے شعرا کے علاوہ میراجی کی آزاد نظموں کا خصوصی جائزہ پیش کیا ہے۔

۲۴۶۔ اردو شاعری پر ایک نظر — کلیم الدین احمد — جولائی ۱۹۴۹ — ۲۶_۳۶

اردو شاعری کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ''شاعری کی ہندوستان میں قدر و منزلت نہیں، شاعری منحوس ہو یا نہ ہو ایک زمانہ میں شاعری طبع کا ذریعہ بنی ہوئی تھی۔ اردو شاعری کو مغربی اقوال کی روشنی میں دیکھتے ہیں ذ آخر میں ان کا کہنا ہے کہ ''شاعری میں بیش بہا تجربے ملتے ہیں جنھیں حاصل زندگی اور حاصل کائنات کہہ سکتے ہیں''۔

۲۴۷۔ آزاد نظم — مجتبیٰ احمد — ۷_۱ — جنوری ۱۹۴۴ — ۱۳-۲۵

آزاد نظم کی اہمیت اور افادیت سے بحث۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے محاسن کو غیر متعصبانہ نظر سے دیکھیں۔ اسی کے ساتھ اس کے معائب پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔ اس ع میں میکانکی روح تو ضرور موجود ہے لیکن تعمیری روح کا فقدان ہے۔

۲۴۸۔ اردو شاعری پر ایک نظر — سید نصیر حیدر — ۵_۲ — اپریل ۱۹۴۳ — ۲۳-۳۶

اردو شاعری، بالخصوص اردو غزل سے متعلق کلیم الدین احمد کے خیالات کی تردید۔ اسی کے ساتھ عظیم الدین احمد کی نظم 'کوئل' کا تجزیہ۔ اس نظم کے بارے میں کلیم الدین احمد کے اس خیال کا رد کہ یہ اردو کی عظیم نظموں میں شمار کیے جانے کے لایق ہے۔ مضمون کے بعد کلیم الدین احمد نے 'استعذار' کے طور پر اس مضمون کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کی ہے اور مضمون میں ظاہر کیے گئے تمام خیالات سے اختلاف کیا ہے۔

۲۴۹۔ الفاظ اور شاعری — کلیم الدین احمد — ۹_۵_۶ — مئی جون ۱۹۴۵ — ۴۸_۵۴

الفاظ کسی بھی زبان کی شاعری کا اساسی عنصر ہوتے ہیں۔ لیکن مضمون نگار کے خیال میں ہمارے شعرا اس حقیقت سے بیگانہ نظر آتے ہیں۔

۲۵۰۔ ایک خط — فراق گورکھپوری — ۳_۳ — جنوری ۱۹۴۲ — ۱_۷

Marfat.com

کلیم الدین احمد کی تالیف 'اردو شاعری پر نظر' کا جائزہ۔ فراق صاحب نے کلیم الدین احمد کے بہت خیالات سے اختلاف کیا ہے اور اُن پر سخت تنقید کی ہے۔

۲۵۱۔ ترقی پسند شاعر — کلیم الدین احمد — ۲۔۶ — اپریل ۱۹۵۴ — ۱۔۶۲

۲۵۲۔ ایضاً (قسط دوم) — ایضاً — ۲۔۷ — مئی ۱۹۵۴ — ۱۔۳۱

۲۵۳۔ ایضاً (قسط سوم) — ایضاً — x۔۹ — جنوری ۱۹۵۶ — ۱۔۱۹

ترقی پسند شاعروں کے شعری فن کا جائزہ۔ اس پر سخت تنقید۔ اس خیال کا اظہار کہ ترقی پسند شاعروں کی غزلوں اور نظموں میں کوئی خاص فرق نہیں۔ ان میں سے زیادہ تر علامہ اقبال کے خوشہ چیں نظر آتے ہیں۔ یہ سب ایک ہی چشمہ سے اپنی شاعری کے پیمانہ کو لبریز کرتے ہیں اور اپنے حصار سے باہر نہیں آتے۔

۲۵۴۔ تنقید کی بھول بھلیاں — کلیم الدین احمد — x۔۳۶ — x۔۱۹۸۱ — ۲۸۔۱۳۸

غالب اور اقبال کے کلام کا تنقیدی جائزہ۔ ملٹن اور ورڈزورتھ کے کلام سے ان کا موازنہ۔

۲۵۵۔ چھان بین — محمد حسنین — x۔۲ — نومبر ۱۹۴۷ —

مارچ ۱۹۴۸ء — ۸۷۔۹۳

جوش ملیح آبادی کی نظم ''بھری برسات کی روح'' کا تجزیاتی مطالعہ۔ مضمون نگار نے اسے غیر مربوط نظم قرار دیا ہے اور اسے نظم کے مقابلے میں غزل سے زیادہ قریب بتایا ہے۔

۲۵۶۔ دوسرا خط — فراق گورکھپوری — ۳۔۴ — فروری ۱۹۴۲ — ۴۔۹

'اردو شاعری پر ایک نظر' سے متعلق فراق کا ایک خط معاصر (جنوری ۱۹۴۲) میں شائع ہوا تھا (ملاحظہ ہو اندراج ۱۹۳) جس میں کلیم الدین احمد کے خیالات کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ یہ خط اُسی سلسلہ کی دوسری کڑی ہے۔

۲۵۷۔ روایات اور اردو شاعری — کلیم الدین احمد — ۳۔۱ — نومبر ۱۹۴۱ — ۴۔۱۸

Marfat.com

اردو شاعری کو روایات فارسی اور بھاشا سے ورثے میں ملیں۔محمد حسین آزاد اور عبدالسلام ندوی کے اقتباسات کی روشنی میں ان کی توجیہ۔اس بات پر تنقید کہ فارسی کی تقلید نے اردو شاعری کو غیر فطری بنا دیا۔اردو کا صرف ایک شاعر نظیر اکبر آبادی فارسی روایات کے اثر سے پاک ہے۔

۲۵۸۔ شمالی ہند کے صوفیائے

کرام کی ہندی دوستی حسن عسکری ×۔۴ دسمبر ۱۹۵۳ ۷۵۔۸۸

حضرت امیر خسرو دہلوی اور دیگر صوفیائے کرام کے ہندی کلام کا جائزہ۔ ان اشعار کو خاص طور سے اُجاگر کیا گیا ہے جن سے ہندوستان اور اس سے متعلق مختلف موضوعات مثلاً مناظر قدرت وغیرہ پر روشنی پڑتی ہے۔

۲۵۹۔ غالب کے بعد اختر اورینوی ۸۔۳۔۴ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴ ۳۔۸

اردو شاعری میں مرزا غالب کے بعد جو رجحانات ابھر کر سامنے آئے، اُن کا تجزیہ۔ایک رجحان ارتقاء کا ہے اور دوسرا انحطاط کا۔ان کی ایک کڑی حالی کی شاعری ہے اور دوسری اکبر الہ آبادی کی شاعری۔ان کے علاوہ ایک اور اہم کڑی ہے اور وہ ہے علامہ اقبال کی شاعری جس میں تعمیری اور صحت مند عناصر کا غلبہ ہے۔

۲۶۰۔ غزل اور قطعہ کلیم الدین احمد ×۔۱ مئی ۱۹۵۱ ۹۱

غزل اور قطعہ سے متعلق مغربی و مشرقی مصنفین کے افکار کا تجزیہ۔عربی، فارسی اور انگریزی شاعری کی روشنی میں اردو غزل اور قطعہ کے حسن و قبح سے بحث۔

۲۶۱۔ غزل اور نظم کا جھگڑا احمد حسن ۶۔۳ ستمبر ۱۹۴۳ ۶۔۱۲

علی گڑھ میگزین کے فانی نمبر (۱۹۴۱) پر تبصرہ اور اس کے حوالے سے کلیم الدین احمد اور پروفیسر ابواللیث صدیقی کے غزل اور نظم سے متعلق نظریات سے بحث اور بہت سے معاملات میں ان سے اختلاف۔

۲۶۲۔ مطالعہ اور چھان بین کلیم الدین احمد ۹۔۵۔۶ مئی جون ۱۹۴۵ ۸۵

اردو شاعری کا تجزیاتی مطالعہ۔اس میں بطور خاص مرزا غالب، نظیر اکبر

Marfat.com

آبادی اور جوش ملیح آبادی کے کلام کو موضوع بنایا گیا ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مضمون نگار نظیر اکبر آبادی کو اردو کا عظیم ترین شاعر مانتے ہیں۔

۲۶۳۔ مقدمہ فضل الرحمٰن ×۔۱۲ ×۔× ۱۹۔۱

کلیم الدین احمد کی تالیف 'اردو شاعری پر ایک نظر' کا مقدمہ۔ اس میں صاحب مقدمہ نے کتاب کے موضوع اور مباحث کی مناسبت سے اردو شاعری سے متعلق خیالات کا اظہار کیا ہے اور اردو کے مکمل شعری سرمایے پر سرسری نظر ڈالی ہے۔ آخر میں کلیم الدین احمد کی اس محنت کو سراہا ہے جو انھوں نے اس کتاب کی تالیف میں صرف کی۔

اردو شعرا ـــــ تذکرے

۲۶۴۔ آب حیات اور طبقات الشعراء قاضی عبدالودود ×۔۴ دسمبر ۱۹۵۳ ۱۶۲۔۱۵۵

کریم الدین کے تذکرۂ طبقات الشعرا پر اظہار خیال کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ محمد حسین آزاد کی آب حیات میں سولہ ادبی شخصیتیں ایسی ہیں جن کا اصل ماخذ طبقات الشعرا ہے لیکن آزاد نے کہیں اس کا اظہار نہیں کیا ہے۔

۲۶۵۔ بزم شعرائے پھلواری ادارہ ×۔۴ اگست ۱۹۴۹ ۲۰۔۱۷

۲۶۶۔ ایضاً ایضاً ×۔۵۔۶ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۲۸۔۲۱

پھلواری شریف کے چند شعراء مثلاً وحید الحق، مولانا ہادی بن احمدی، وغیرہ کا مختصر تذکرہ اور ان سے منسوب اشعار۔

اردو شعراء۔تذکرہ

۲۶۷۔ بزم شعرائے پھلواری (ضمیمہ) محمد شعیب قادری ۱۶۔۲

''شعرائے پھلواری'' کے نام سے کتاب شائع ہو چکی ہے۔ جسے ضمیمے کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ جس میں دور سخن، شاعری کی زبان، ملا فصیح الدین، ملا مبین، مولوی انعام الدین، شاہ محمد ابوتراب، تاج العارفین، شاہ

Marfat.com

محمد مجیب اللہ قادری کے عنوان سے اس دور کے ادبی ذوق اور شعرا کا ذکر ہے اور ساتھ ہی ساتھ شعراء کرام کے متعلق اشعار بھی پیش کیے گئے ہیں۔

۲۶۸۔ بہار کے شعراء — معین الدین دردائی — ×-× — نومبر ۱۹۴۶-مارچ ۱۹۴۷ — ۴۹-۵۸

ایضاً — ایضاً — ×-× — جولائی ۱۹۴۷ — ۸-۲۱

۲۶۹۔ تذکرہ ریاض الوفاق

(ضمیمہ) — سید حسن وعطا کاکوی — ×-۲۱ — جولائی ۱۹۶۷ — ۱-۹۴

ذوالفقار مست کے تذکرۂ ریاض الوفاق، مولفہ ۱۲۲۹ھ/ ۱۸۱۴ء کا واحد قلمی نسخہ جرمنی کی 'توہنگن' لائبریری میں محفوظ ہے۔ اس کی تلخیص ایک تعارفی نوٹ کے ساتھ۔ اسے رسالہ کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر دیا گیا ہے۔

۲۷۰۔ تذکرہ شعرا (بزبان

شاد عظیم آبادی) — عطا کاکوی (مرتب) — ×-۲۰ — ستمبر ۱۹۶۵

شاد عظیم آبادی نے اپنی نثری تصانیف میں اردو شعرا، بالخصوص صوبۂ بہار سے تعلق رکھنے والے بہت سے شعراء کا تذکرہ کیا ہے۔ جناب عطا کاکوی نے ایسی تمام تحریروں کو یک جا کر کے ترتیب دیا ہے۔ اس سے مشہور و معروف شعرا کے علاوہ بہت سے گمنام لیکن اہم شعرا بھی گوشہ گمنامی سے نکل کر منظر عام پر آ گئے ہیں۔

۲۷۱۔ تذکرۂ شعرائے رامپور — محمد علی خاں اثر — ×-۲ — جنوری ۱۹۵۲ — ۱۳۴-۱۴۱

انگریز مستشرق جارج فانتوم کا مولفہ تذکرۂ شعرائے رامپور کا تعارف اور تحقیقی جائزہ۔ اس میں رامپور سے تعلق رکھنے والے ۶۲ شعرا کا حال درج ہے۔

۲۷۲۔ تذکرۂ طبقات الشعراء — عطا کاکوی (مرتب) — ×-۱۹ — مئی ۱۹۶۴ — ۱-۹۸

طبقات الشعرائے ہند مولوی کریم الدین پانی پتی کی تالیف ہے۔ اس میں ۱۰۰۴ شعراء کے حالات اور نمونہ کلام درج ہے۔ یہ تذکرہ ۱۲۶۳ھ/ ۱۸۴۷ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ مشہور مستشرق فیلن نے بھی اس کام میں، مولوی کریم الدین کی مدد کی۔ اس لیے سرورق پر مولف کی

Marfat.com

حیثیت سے دونوں کے نام درج ہیں۔ تذکرے کے مطالعہ سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ گارساں دتاسی کی تاریخ ادب ہندوستانی کو سامنے رکھ کر تالیف کیا گیا ہے۔

زیرنظر مضمون میں اس اہم تذکرے کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے اور بہت سی خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ آخر میں ضمیمہ کے طور پر اس کی تلخیص کردی گئی ہے۔

۲۷۳۔ تذکرہ مسرت افزا	قاضی عبدالودود	۲۔۵	×۔×	۱۔۱۶
۲۷۴۔ ایضاً (قسط ۲)	ایضاً	۲۔۶	اپریل ۱۹۵۴	۱۷۔۱۱۲
۲۷۵۔ ایضاً (قسط ۳)	ایضاً	۲۔۷	×۔×	۱۱۳۔۱۹۲
۲۷۶۔ ایضاً (قسط ۴)	ایضاً	۲۔۸	×۔×	۱۹۳۔۲۴۰
۲۷۷۔ ایضاً (قسط ۵)	ایضاً	×۔۴	جولائی ۱۹۵۹	۱۷۹۔۱۸۸

تذکرہ مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الٰہ آبادی کی تالیف ہے۔ یہ ۱۱۹۳ھ/ ۱۷۹۷ء میں مکمل ہوئی۔ یہ فارسی زبان میں ہے اور اس میں ۱۲۵۴ اردو شعرا کے سوانح اور نمونہ کلام درج ہیں۔ بعد کے تذکرہ نگاروں مثلاً مصحفی اور محسن وغیرہ نے اس سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے کتابخانے میں محفوظ ہے۔

اپنے مختصر سے تعارف کے ساتھ قاضی صاحب نے اسے یہاں من وعن پیش کردیا ہے۔

اس تذکرہ کا اردو ترجمہ و تلخیص شاہ عطاالرحمٰن عطاؔ کاکوی نے ۱۹۶۸ء میں ادارہ تحقیقات عربی و فارسی پٹنہ سے شائع کردیا ہے۔

۲۷۸۔ بزم معاصر	قاضی عبدالودود	۲۔۵	×۔×	۵۔۱۷۶۔۱۷

تذکرۂ مسرت افزا سے متعلق سلسلہ مضامین میں کتابت وغیرہ کی غلطیوں کے بارے میں معذرت اور اس تذکرہ سے متعلق مزید معلومات۔

۲۷۹۔ خلاصۂ تذکرۃ الابرار	قاضی عبدالودود	×۔۱۸	×۔جولائی ۱۹۶۲	۱۔۳۶

تذکرۃ الاکابر فارسی زبان میں اردو اور فارسی شعراء کا تذکرہ ہے۔ قاضی

Marfat.com

صاحب نے یہاں اس کا خلاصہ پیش کیا ہے۔اس میں مندرجہ ذیل شعرا کے حالات زندگی اور انتخاب کلام شامل ہے:

۱۔حاجی احمد علی قیامت، ۲۔خادم حسین خاں، ۳۔ہدایت حسین خاں، ۴۔محمد علی خاں، ۵۔محمد حسن رشکی، ۶۔نورالحسن خاں نوا، ۷۔جعفر حسن خاں فیض۔

رسالہ میں فہرست مضامین کے تحت تذکرہ کا عنوان 'تذکرۃ الابرار' درج ہے لیکن صفحہ ا پر جہاں سے تلخیص شروع ہوتی ہے وہاں اس کا عنوان 'تذکرۃ الاکابر' دیا گیا ہے۔

۲۸۰۔ داغ ونساخ حبیب الرحمٰن ۷۔۲۔۳ فروری۔مارچ ۱۹۴۴ ۵۶

عبدالغفور نساخ نے اپنے تذکرے 'سخن شعراء' میں داغ کا تذکرہ ناگوار انداز میں کیا ہے۔حالانکہ دونوں کے آپسی مراسم بہت اچھے تھے اور نساخ کے اکلوتے بیٹے محمد شمس، نواب مرزا داغ کے شاگرد تھے۔اس کے باوجود اپنے تذکرے میں اُن کا یہ لکھنا:

''داغ تخلص، نواب مرزا دہلوی، پسر چھوٹی بیگم'' تعجب خیز تھا۔لیکن مضمون نگار کا کہنا ہے کہ علامہ رضا علی وحشت نے انھیں یہ بتایا تھا کہ اصل عبارت کچھ اور تھی، منشی نول کشور نے طباعت کے وقت اس میں تحریف کر کے یہ عبارت لکھ دی۔اس پر نساخ بہت برہم ہوئے اور اس کے بعد انھوں نے مطبع نول کشور سے کوئی کتاب شائع نہیں کرائی۔

زیر نظر مختصر سے مضمون میں مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں داغ اور نساخ کے تعلقات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

۲۸۱۔ رضی احمد آبادی ظہیرالدین مدنی ×۔۴ دسمبر ۱۹۵۳ ۱۹۰۔۱۹۲

رضی احمد آبادی (محمد رضی) ولی دکنی کے شاگرد تھے۔گلشن گفتار اور حدیقۂ احمدی وغیرہ تذکروں میں ان کا حال ملتا ہے۔زیر نظر مضمون میں اُن کے مختصر حالات زندگی دیے گئے ہیں اور ان کے فن شاعری سے تنقیدی بحث کی گئی ہے۔آخر میں مشہور محقق اور نقاد ڈاکٹر محی الدین قادری زور کے

Marfat.com

حوالے سے بتایا گیا ہے کہ ان کے نو (۹) مرثیوں کا ایک مجموعہ ایڈنبرا یونیورسٹی کے کتابخانہ میں موجود ہے۔

۲۸۲۔ شاعر لوگ — کلیم الدین احمد — x۔۲۷ — x۔۱۹۷۴ — ۱۷۔۱۱۴

شاعروں کی نفسیات سے بحث۔ فرائڈ کا قول کہ ہر فنکار ایک قسم کا نفسیاتی مریض ہوتا ہے۔ شاعر بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ وہ مجموعۂ اضداد ہوتا ہے۔ وہ ایسے فن کے سہارے جیتا ہے جو اس کی زندگی اور حالات سے یکسر مختلف اور بیشتر حالات میں متضاد ہوتا ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے میر تقی میرؔ وغیرہ کی مثالیں پیش کی ہیں۔

۲۸۳۔ شاعروں کی نوک جھونک (ضمیمہ) — کلیم الدین احمد — x۔۲۵ — x۔۱۹۷۳ — ۱۔۱۲۶

۲۸۴۔ ایضاً — ایضاً — x۔۲۶ — x۔۱۹۷۳ — ۱۲۷۔۱۹۴

اردو شعرا کی معاصرانہ چشمک اور معرکہ آرائی کا تفصیلی بیان۔ بعد میں 'شاعروں کی نوک جھونک' مطبوعہ دائرہ ادب پٹنہ کو بطور ضمیمہ پیش کر دیا گیا ہے۔

۲۸۵۔ طبقات الشعراء — محمد ذکی الحق — x۔۳۸ — x۔۱۹۸۳ — ۳۵۔۵۲

طبقات الشعراء قدرت اللہ شوق سنبھلی کی تالیف ہے۔ یہ ۱۱۸۸ھ میں مکمل ہوئی۔ اردو شعرا کے تذکروں میں اسے خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ زیر نظر مضمون میں اس پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے اور اس کے چند قلمی نسخوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۲۸۶۔ طبقات الشعرائے ہند — قاضی عبدالودود — x۔۹ — جنوری ۱۹۵۶ — ۲۰۔۴۸

مولوی کریم الدین کے تالیف کردہ اس تذکرے کا تنقیدی جائزہ اور اس میں وارد متعدد اغلاط کی نشاندہی۔ طبقات الشعرائے ہند کا مکمل تعارف اندراج ۲۱۴ کے تحت پیش کر دیا گیا ہے۔

۲۸۷۔ غلطیہائے مضامین — عطا کاکوی — x۔۲۵ — x۔۱۹۷۳ — ۳۲۔۴۰

میر انیس کے سال ولادت کی تحقیق۔ مولوی عبدالحئ مولف 'گل رعنا' کے

Marfat.com

بتائے ہوئے سال ولادت سے اختلاف۔مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ انیس کی وفات ۱۲۹۲ھ میں بعمر ۷۲ سال ہوئی۔اس حساب سے ان کی ولادت ۱۲۲۰ھ قرار پاتی ہے۔لیکن مضمون نگار نے اس سے اختلاف کیا ہے اور بدلایل ثابت کیا ہے کہ ان کی ولادت ۱۲۱۶ھ میں ہوئی۔

۲۸۸۔ غلطیہائے مضامین عطا کاکوی x۔۲۶ x۔۱۹۷۳ ۲۳۔۳۴
'غالب کا رومان' مولفہ عارف بٹالوی میں تاریخی غلطیوں کی نشاندہی اور ان کی اصلاح۔

۲۸۹۔ غلطیہائے مضامین عطا کاکوی x۔۲۷ x۔۱۹۷۴ ۱۲۷۔۱۳۸
متعدد شعرا کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات سے بحث۔

۲۹۰۔ غلطیہائے مضامین عطا کاکوی x۔۳۰ x۔۱۹۷۵ ۵۷۔۷۲
ڈاکٹر مسیح الزماں کی تالیف اردو مرثیہ کا ارتقاء کی غلطیوں کی نشاندہی اور ان کی تصحیح۔

۲۹۱۔ غلطیہائے مضامین عطا کاکوی x۔۳۶ x۔۱۹۸۱ ۱۔۲۷
میر تقی میر کے سلسلہ میں آب حیات میں محمد حسین آزاد کے بیانات کی تردید۔بعد ازاں ماہنامہ 'آج کل' دہلی (نومبر ۱۹۶۸) میں شائع شدہ مضمون 'عبرت نامہ' میں چند حقایق کی غلطیوں کی نشاندہی۔

۲۹۲۔ غلطیہائے مضامین عطا کاکوی x۔۳۷ x۔۱۹۸۲ ۴۳۔۸۲
مختلف مضامین میں راہ پائی ہوئی تاریخ اور دیگر غلطیوں کا مدلل رد اور ان کی اصلاح۔

۲۹۳۔ غلطیہائے مضامین عطا کاکوی x۔۳۸ x۔۱۹۸۳ ۱۔۲۶
معاصر کے قاضی عبدالودود نمبر میں شائع شدہ مضامین کی بے شمار غلطیوں کی نشاندہی۔ قاضی صاحب اور آپ کے والد مرحوم کی تاریخہائے ولادت و وفات سے خصوصی بحث۔

۲۹۴۔ گلزار ابراہیم کلیم الدین احمد x۔۲۲ ۱۹۶۷۔۱۹۷۲ ۲۔۱۹۶

Marfat.com

۲۹۵۔ ایضاً ایضاً x۔۲۸۔۲۹ ۱۹۷۴ ۹۳۔۱۸۴

تذکرہ گلزار ابراہیم اردو شعرا کا تذکرہ ہے۔ یہ مشہور ادبی و تاریخی شخصیت علی ابراہیم خاں خلیل (م۔ ۱۷۹۳ء) کی تالیف ہے۔ اس میں ۳۲۶ شعراء کے حالات زندگی اور نمونۂ کلام درج ہیں۔ یہ تذکرہ کئی بار شائع ہو چکا ہے۔ اس کے متعدد قلمی نسخے بھی ملتے ہیں۔ اس مکمل تذکرے کو یہاں دو قسطوں میں شائع کر دیا گیا ہے۔ آخر میں کلیم الدین احمد کا مقدمہ ہے جس میں تذکرے کا تعارف کرایا گیا ہے اور اس کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

۲۹۶۔ گلشن سخن قاضی عبدالودود x۔۲۷۔ دسمبر ۱۹۷۴ ۱۔۱۶

گلشن سخن مردان علی خاں بتلا کی تالیف ہے۔ اسے مسعود حسن رضوی ادیب نے ترتیب دے کر شائع کرا دیا ہے۔ قاضی صاحب نے یہاں اس کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور اس کے محاسن و معائب پر روشنی ڈالی ہے۔

اردو شعراء —— سوانح و انتقاد

۲۹۷۔ اجاگر چند متخلص بہ

الفت کا اردو کلام سید حسن عسکری x۔۳ دسمبر ۱۹۵۲ ۱۲۹۔۱۳۰

اُجاگر چند الفت کا تعلق پٹنہ شہر سے تھا۔ بنیادی طور پر یہ فارسی کے شاعر تھے۔ کبھی اردو میں بھی مشق سخن کر لیتے تھے۔ فاضل مضمون نگار نے تلاش و تحقیق کے بعد ان کا اردو کلام جمع کیا اور ان اوراق میں پیش کر دیا ہے۔

۲۹۸۔ اختر انصاری کے قطعات

'نغمۂ روح' میں سید علی اکبر قاصد ۶۔۶ دسمبر ۱۹۴۳ ۴۲۔۴۳

پروفیسر اختر انصاری (م۔ ۱۹۸۸ء) کے قطعات کا تنقیدی جائزہ۔

۲۹۹۔ اقبال شمس الدین احمد ۳۔۳ جنوری ۱۹۴۲ ۸۔۱۶

علامہ اقبال کے فن کا تجزیہ۔ اقبال کی شاعری کو تین ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا دور غزل سے شروع ہوتا ہے اور فطری و وطنی شاعری پر ختم ہوتا

Marfat.com

ہے۔ دوسرے دور میں ان کی شاعری کا رُخ اسلام کی طرف ہو جاتا ہے اور تیسرا دور 'بین الاقوامی شاعری' کا ہے۔ ساتھ ہی اس خیال کا بھی اظہار کہ جتنی تعلیم اور جتنا فلسفہ اقبال کے کلام میں ملتا ہے، اُتنا ہندوستان کے کسی دوسرے شاعر کے یہاں نہیں ملتا۔ اس بات کا بھی اعتراف کہ اقبال کے یہاں بعض خامیاں بھی ملتی ہیں لیکن ان کا تعلق بیشتر زبان سے ہے، فن سے نہیں۔

۳۰۰۔ اقبال اور طنز — شبلی جمالی — ۱۰۔۷ — جولائی ۱۹۴۶ — ۳۹۔۴۶

۳۰۱۔ ایضاً — ایضاً — ۱۰۔۸۔۹ — اگست ستمبر ۱۹۴۶ — ۷۹۔۸۲

علامہ اقبال کی شاعری میں طنز وظرافت کا جائزہ لیتے ہوئے اس خیال کا اظہار کہ ابتدا میں اقبال نے اکبر الٰہ آبادی کی تقلید کی لیکن اس میں وہ پوری طرح کامیاب نہ ہو سکے۔ لہٰذا بعد کے ادوار میں وہ اس اثر سے باہر نکل آئے اور ایک کامیاب طنز نگار بن گئے۔ اسی لیے ان کا رنگ اکبر کے رنگ پر فوقیت رکھتا ہے۔

۳۰۲۔ اقبال کا تعلیمی فلسفہ — گیان چند — ۶۔۶ — دسمبر ۱۹۴۳ — ۲۰۔۲۴

اقبال بنیادی طور پر ایک شاعر اور مفکر ہیں۔ اس کے علاوہ علم وادب کے دوسرے میدانوں میں بھی انھوں نے دائمی نقوش چھوڑے ہیں۔ ایک سیاسی رہنما کی حیثیت سے بھی مسلمانوں میں وہ قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ ایک اعلیٰ تعلیمی مفکر بھی ہیں۔ اگر چہ انھوں نے براہ راست درس وتدریس سے خود کو بہت کم وابستہ کیا، تاہم تعلیم، اس کے مقصد اور اہمیت سے متعلق ان کے بڑے واضح خیالات ملتے ہیں۔ ان تمام خیالات کا تجزیہ کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کہ علامہ کے تعلیمی افکار بنیادی طور پر اسلامی بنیادوں پر قائم ہیں۔

۳۰۳۔ اقبال کا نظریۂ فن — کلیم الدین احمد — ۵۔۵۔۶ — مئی جون ۱۹۴۳ — ۲۔۱۰

اقبال کے نظریۂ فن سے تفصیلی بحث۔ اس رائے کا اظہار کہ ان کے فن کو ان کے فلسفہ سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ عشق، عقل، فلسفہ اور فن اقبال کے

Marfat.com

محبوب موضوعات رہے ہیں۔ مضمون نگار کا یہ بھی کہنا ہے کہ اقبال نے
اپنے تنقیدی خیالات مربوط اور منظم شکل میں کبھی پیش نہیں کیے۔

۳۰۴۔ اکبرالہ آبادی	حافظ شمس الدین احمد	۹	۴	اپریل ۱۹۴۵	۱۲_۱۹
۳۰۵۔ ایضاً (قسط ۲)	ایضاً	۹	۵_۶	مئی، جون ۱۹۴۵	۵_۱۴
۳۰۶۔ ایضاً (قسط ۳)	ایضاً	۹	۷	جولائی ۱۹۴۵	۸_۱۲
۳۰۷۔ ایضاً (قسط ۴)	ایضاً	۹	۸_۹	اگست، ستمبر ۱۹۴۵	۸_۱۱
۳۰۸۔ ایضاً (قسط ۵)	ایضاً	۹	۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۱۵_۱۸
۳۰۹۔ ایضاً (قسط ۶)	ایضاً	۹	۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۱۵_۱۶
۳۱۰۔ ایضاً (قسط ۷)	ایضاً	۱۰	۸_۹	اگست۔ستمبر ۱۹۴۶	۳۳_۴۳
۳۱۱۔ ایضاً (قسط ۸)	ایضاً	×	×_×	نومبر ۱۹۴۶۔مارچ ۱۹۴۷	۲۰_۳۶

اکبرالہ آبادی کی شخصیت اور فن پر تفصیلی مضمون۔ مضمون نگار نے اکبرالہ
آبادی کے شاعرانہ کمالات کا جائزہ لیتے ہوئے مرزا غالب اور علامہ
اقبال کے فن سے بھی موازنہ کیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ غالب کے
یہاں محض تخریبی عناصر ہیں جب کہ اکبر اور اقبال دونوں کے یہاں تعمیری
عناصر کی کارفرمائی نظر آتی ہے۔ اسی لیے یہ دونوں مسلم قوم کی پیشوائی کے
منصب پر فائز ہیں۔

۳۱۲۔ اکبرالہ آبادی	کلیم الدین احمد	۴		دسمبر ۱۹۵۳	۵۸_۷۴

اکبر کی شاعری کا جائزہ لیتے ہوئے انھیں اخلاقی اور مذہبی اقدار کا محافظ
شاعر قرار دیا ہے۔

۳۱۳۔ الہامات شاد اور
ابجدی تنقیص عبدالمالک آروی ۳_۲ دسمبر ۱۹۴۱ ۴۶_۶۴

ابجدی صاحب نے شاد عظیم آبادی کے کلام پر سخت تنقید کی تھی اور اس میں
فنی نقایص تلاش کیے تھے۔ زیر نظر مضمون میں ان اعتراضات کے جواب
دیے گئے ہیں اور ان میں سے بیشتر کو غلط اور بے محل قرار دیا ہے۔

Marfat.com

۳۱۴۔ انیس کے مرثیوں کا

مذہبی نظام کلیم الدین احمد x۔۳۸ x۔۱۹۸۳ ۶۷۔۱۶۷

میر انیس کے مرثیوں کا تفصیلی اور تنقیدی جائزہ۔اس بات کی وضاحت کہ انیس مورخ نہیں بلکہ ایک شاعر تھے۔ انھوں نے شعوری طور پر اپنی شاعری کے لیے مذہبی دائرہ قائم کیا اسی لیے ایک مورخ نہ ہونے کے باعث ان کے یہاں متضاد باتیں ملتی ہیں۔

۳۱۵۔ ایک دلچسپ توارد عندلیب شادانی ۴۔۳ جولائی ۱۹۴۲ ۴۱۔۴۴

اردو کے ایک گمنام شاعر یاسمین تلمیذ انشاء اللہ خاں انشاء کا ایک شعر ہے:

یاد آیا مجھے گھر دیکھ کے دشت
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

اس میں مرزا غالب کے اس شعر سے توارد ہو گیا ہے:

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

اس سے بحث کرتے ہوئے سرقہ اور توارد پر گفتگو اور مرزا غالب نے جہاں فارسی شعرا سے استفادہ کیا ہے اس پر روشنی نیز اصل فارسی شعرا اور غالب کے اردو شعر کا موازنہ۔

۳۱۶۔ بزم معاصر قاضی عبدالودود ۲۔۷ x۔x ۱۰۹۔۱۱۰

معاصر (جلد ۲۔ حصہ ۷) میں شائع شدہ مضمون 'عہد شاہجہاں کا ایک ادبی مناقشہ اور غالب' میں سہو کاتب سے کچھ عبارت کتابت سے رہ گئی تھی۔ اس کو یہاں شائع کیا گیا ہے۔

۳۱۷۔ بہار کا گمنام شاعر محبوب الحق وفا امتھوی ۱۰۔۱۔۲ جنوری۔فروری ۱۹۴۶ ۶۷۔۷۷

۳۱۸۔ ایضاً ایضاً ۱۰۔۳۔۴ مارچ۔اپریل ۱۹۴۶ ۱۷۔۳۳

ولی عظیم آبادی کی شخصیت اور فن پر تحقیقی اور تنقیدی مضمون۔ اس بات پر اظہار کہ اتنا کامیاب شاعر گوشہ گمنامی میں چلا گیا۔ دوسری قسط میں مضمون کا عنوان 'سرزمین بہار کا ایک گمنام شاعر' تحریر ہے۔

Marfat.com

۳۱۹۔ پٹنہ میں شعراء کے مزارات — فصیح الدین بلخی — ×۔۲ — جنوری ۱۹۵۲ — ۷۹۔۸۲

۱۔اشرف علی خاں فغاں ۲۔شاہ رکن الدین عشقی ۳۔شیخ غلام یحیٰ حضور ۴۔شیخ حمزہ علی رند ۵۔غلام علی راسخ ۶۔شاہ محمد یحیٰ ابوالعلائی عظیم آبادی ۷۔حسرت عظیم آبادی ۸۔خواجہ فخرالدین حسینی سخن ۹۔شاد عظیم آبادی ۱۰۔میر محمد باقر عظیم آبادی کے مزارات کی نشاندہی اور ان کے کتبات کی تفصیلات۔

۳۲۰۔ تقریظ دیوان شاد لکھنوی — عبدالرزاق قریشی — ۲۔۸ — ×۔× — ۸۷۔۹۱

شاد لکھنوی کے دیوان پر عبدالرزاق قریشی کی تقریظ کو اس نوٹ کے ساتھ من وعن پیش کر دیا گیا ہے کہ اس کی لسانی اور ادبی اہمیت دائمی ہے۔

۳۲۱۔ جوش — کلیم الدین احمد — ۲۔۵ — ×۔× — ۱۔۵۳

جوش ملیح آبادی کی شاعری پر تفصیلی مضمون۔دوسرے ہم عصر اور انقلابی شاعروں سے موازنہ بالخصوص اکبر الہٰ آبادی سے۔اس خیال کا اظہار کہ جوش کے کلام میں سطحیت زیادہ ہے اس لیے وہ اکبر الہٰ آبادی کے مرتبہ کو نہیں پہنچتے۔

۳۲۲۔ جوش ایک صناع کی حیثیت میں — اختر اورینوی — ۲۔۵ — ×۔× — ۱۰۷۔۱۴۱

جوش ملیح آبادی کی شاعری کا تنقیدی اور تجزیاتی مطالعہ۔اس رائے کا اظہار کہ جوش کے یہاں الفاظ کی شوکت اور محاکات کا حسن بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔البتہ کہیں کہیں قوت تعمیر میں ناپختگی پائی جاتی ہے۔

۳۲۳۔ جہانِ غالب — قاضی عبدالودود — ×۔۱ — مئی ۱۹۵۱ — ۱۵۱

۳۲۴۔ ایضاً — ایضاً — ×۔۲ — جنوری ۱۹۵۲ — ۱۔۷

۳۲۵۔ ایضاً — ایضاً — ×۔۴ — دسمبر ۱۹۵۳ — ۱۔۴۰

۳۲۶۔ ایضاً — ایضاً — ۲۔۷ — ×۔× — ۹۴۔۹۶

۳۲۷۔ ایضاً — ایضاً — ×۔۹ — جنوری ۱۹۵۶

۳۲۸۔ ایضاً — ایضاً — ×۔۲۳ — ×۔۱۹۷۲ — ۸۳۔۱۰۱

Marfat.com

مرزا غالب کے فن، شاعرانہ کمالات اور خطوط نگاری پر تنقید و تبصرہ۔
معاصر شعرا کے بارے میں غالب کے خیالات کی تردید اور مختلف ناقدین
کی غالب کے بارے میں آراء کا تجزیہ۔

۳۲۹۔ چند الفاظ — قاضی عبدالودود — ۲۔۷ — x۔x — ۹۷۔۱۰۶

مندرجہ ذیل تصانیف میں مرزا غالب سے متعلق تحریروں پر اظہار خیال
:۱۔انتخاب یادگار از امیر مینائی ۲۔اوستا، ۳۔سراج المعروف۔

۳۳۰۔ حالی — کلیم الدین احمد — x۔۴ — دسمبر ۱۹۵۳ — ۴۱۔۵۷

خواجہ الطاف حسین حالی (۱۸۳۷-۱۹۱۴ء) کی شاعری کا فنی تجزیہ۔
مسدس حالی کا تفصیلی مطالعہ۔ مضمون نگار حالی کو شاعر تسلیم نہیں کرتے اس
لیے کہ انکے خیال میں حالی کے یہاں شعریت کا فقدان ہے البتہ مسدس
حالی کی افادیت اور اہمیت سے انکار نہیں۔

۳۳۱۔ حالی کا اسلوب — شمیم رحمٰن — x۔x — جولائی ۱۹۴۷ — ۴۰

مولانا حالی کی شاعری کا جائزہ اور ان کے اسلوب سے تفصیلی بحث۔

۳۳۲۔ دیوان جوشش کا ایک قلمی نسخہ — کلیم الدین احمد — x۔۲۰ — ستمبر ۱۹۶۵ — ۱۔۳۶

دیوان جوشش عظیم آبادی کے ایک قلمی نسخہ کا تعارف۔ اس نسخہ کی اہمیت یہ
ہے کہ اس میں ۵۹ غزلیں اور ۲۱ متفرق اشعار ایسے شامل ہیں جو مطبوعہ
دیوان میں نہیں۔

۳۳۳۔ دیوان ذوق کی پہلی اشاعت — عطا کاکوی — x۔۱۳ — x۔x — ۱۸۴۔۱۸۹

غالب اور ذوق کی معاصرانہ چشمک کا تذکرہ۔ ذوق کے مختصر حالات
زندگی۔ دیوان ذوق کی مختلف اشاعتوں سے بحث۔ اس رائے کا اظہار
کہ اولین اشاعت ۱۲۷۹ھ میں مطبع احمدی کے تعاون سے ہوئی۔ اس
کے بعد نگارستان سخن کی طباعت ہوئی۔ آخر میں محمد حسین آزاد کے
دیباچۂ دیوان ذوق کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

۳۳۴ دیوان ضاحک — قیام الدین احمد — x۔۱۸ — جولائی ۱۹۶۲ — ۱۰۱۔۱۳۶

میر غلام حسین ضاحک اردو کے مشہور ہزل گو شاعر تھے۔ میر حسن دہلوی

Marfat.com

کے والد تھے۔ ہجو گوئی میں نام پیدا کیا۔ مرزا محمد رفیع سوداؔ سے اُن کے معرکے آج بھی مشہور ہیں۔ ۱۷۸۰ء کے لگ بھگ انتقال کیا۔ زیرِ نظر مضمون میں دیوان ضاحک کی مختلف اشاعتوں سے بحث کی گئی ہے اور ان کے صحیح سال اشاعت کے تعین کی کوشش کی گئی ہے۔

۳۳۵	دیوان غالبؔ کے دو نسخے	قاضی عبدالودود	x۔۱۲	x۔x	۱۔۴۷

دیوان غالب کے نسخہ حمیدیہ اور نسخہ شیرانی کا تقابلی مطالعہ۔ نیز دونوں نسخوں میں موجود کتابت کی غلطیوں کی نشاندہی۔

۳۳۶	ذوق	محمد صدرالدین	۱۰۔۳۔۴	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۳۴۔۴۲
۳۳۷	ایضاً (قسط ۲)	ایضاً	۱۰۔۷	جولائی ۱۹۴۶	۷۔۱۲
۳۳۸	ایضاً	ایضاً	۱۰۔۸۔۹	اگست ستمبر ۱۹۴۶	۷۵۔۷۸

شیخ محمد ابراہیم ذوق (۱۷۸۹۔ ۱۸۵۴ء) کی شاعری، بالخصوص قصیدہ نگاری کا تنقیدی تجزیہ۔ اس خیال کا اظہار کہ ذوق نے دہلی کے ساتھ بے وفائی کی اور لکھنوی طرز کی خارجی شاعری پر انحصار کیا۔ اس کے بعد ذوق اور ان کے عہد کا مختصر جائزہ لیتے ہوئے کلام ذوق کے محاسن بیان کیے ہیں اور غالب سے موازنہ کیا ہے۔ ذوق کو غالب سے کم تر درجے کا شاعر قرار دیا ہے۔

۳۳۹	راسخ عظیم آبادی	عظیم الدین احمد	۲۔۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۱۔۱۳

شیخ غلام علی راسخ عظیم آبادی صوبۂ بہار کے عظیم ترین شاعر تصور کیے جاتے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۷۴۹ء اور وفات ۱۸۲۳ء میں ہوئی۔ ابتدا میں مرزا محمد علی فدوی سے مشورہ سخن کیا۔ بعد میں میر تقی میرؔ کے حلقۂ تلامذہ میں شامل ہو گئے۔ راسخ کا کلیات ۱۸۹۳ء میں شائع ہوا۔ اس کے علاوہ ان کے دیوان کے متعدد قلمی نسخے بہار کے مختلف کتابخانوں میں محفوظ ہیں۔ ان میں غزل قصیدہ قطعہ، مثنوی، رباعی سبھی شامل ہیں۔ مثنویاں میر تقی میرؔ کے طرز پر کہی گئی ہیں۔ اور بقول مولانا حسرت موہانی: مثنویوں کا انداز میر تقی میرؔ کی مثنویوں سے اس قدر ملتا جلتا ہے کہ دونوں

Marfat.com

میں تمیز مشکل ہے''۔
زیرِنظر مضمون میں ان تمام امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

۳۴۰ رام پرشاد ناشاد — حافظ شمس الدین احمد — ×-۵-۶ — ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ — ۱۹-۲۸

رام پرشاد ناشاد مظفر پور کالج میں پرنسپل تھے۔ مضمون نگار بھی اُسی زمانے میں اردو کے لکچرر مقرر ہوئے۔ اس طرح دونوں میں مخلصانہ روابط قائم ہوئے۔ ناشاد ایک کامیاب پرنسپل ہونے کے علاوہ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ زیرِنظر مضمون میں رام پرشاد ناشاد کے اوصاف بیان کیے گئے ہیں، ان کے زمانے میں کالج کی ادبی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آخر میں اُن کے ادبی ذوق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۳۴۱۔ سالِ وفات جوشش عظیم آبادی — مختارالدین احمد — ×-۳۸ — ×-۱۹۸۳ — ۲۷-۳۴

جوشش عظیم آبادی پٹنہ کے مشہور شاعر تھے۔ ان کے سالِ ولادت اور سالِ وفات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مضمون نگار نے ان اختلافات سے بحث کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ ان کا سالِ ولادت ۱۱۵۰ھ/ ۱۷۳۷ء اور سالِ وفات ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۱ء ہے۔

۳۴۲ سریلے بول — ک-۱ — ۲-۱ — مئی ۱۹۴۱ — ۶۰-۶۴

انور حسین آرزو لکھنوی (۱۸۸۲-۱۹۵۱ء) کے مجموعہ کلام 'سریلے بول' کے حوالے سے ان کی شاعری اور فن کا تجزیہ۔

۳۴۳ سنتوکھ رائے بیتاب — قاضی عبدالودود — ×-۲ — جنوری ۱۹۵۲ — ۲۶-۳۱

سنتوکھ رائے بیتاب دہلوی تلمیذ قائم دہلوی۔ تقریباً تمام تذکرہ نگاروں نے اِن کا ذکر کیا ہے مگر مختلف انداز سے۔ ان میں تضاد ہے۔ قاضی صاحب نے ان سب بیانوں کا جائزہ لیا ہے اور ان میں سے ہر ایک کی صحت اور عدم صحت پر محاکمہ کیا ہے۔ آخر میں ان کے اشعار درج کیے ہیں جن کی تعداد ۸۰ ہے۔ قاضی صاحب کا فرمانا ہے کہ ان کا صرف اتنا ہی کلام دستیاب ہو سکا ہے۔

۳۴۴ سودا اور مکیں — قاضی عبدالودود — ×-۱ — مئی ۱۹۵۱ — ۶۷

Marfat.com

مرزا محمد رفیع سوداؔ اور فاخر مکیںؔ کے تعلقات پر ایک نظر۔دونوں کے
درمیان معرکہ آرائیوں کی تفصیل اور اُن کے اسباب وعلل کا جائزہ۔

۳۴۵ سودا کے گیت قاضی عبدالودود ×۔۱ مئی ۱۹۵۱ ۱۵۷

سودا نے برج بھاشا کی بعض بحروں میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ان کے
ایسے کلام کی حیثیت گیتوں کی ہوگئی ہے زیرِ نظر مضمون میں سودا کی شاعری
کی اسی خصوصیت پر مختصر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۳۴۶ شاد کی غزل گوئی کلیم الدین احمد ×۔۳۰ ×۔۱۹۷۵ ۱۔۳۲

شاد عظیم آبادی کی غزل گوئی کا تنقیدی جائزہ۔اس خیال کا اظہار کہ انھوں
نے غزل کے میدان کو وسیع کیا۔اس میں تنوع پیدا کیا۔وہ مجاز کے راستے
سے حقیقت کی منزل تک پہنچے وہ اس بات کے قائل تھے کہ جب تک دل
عشق اور درد کی لذت سے آشنا نہ ہو،اس وقت تک شاعری ممکن نہیں۔

۳۴۷	شاہ کمال علی کمال	قاضی عبدالودود	۲۔۱	مئی ۱۹۴۱	
۳۴۸۔	ایضاً	ایضاً	۲۔۲	جون ۱۹۴۱	۱۹۔۱۴
۳۴۹۔	ایضاً	ایضاً	۲۔۳	جولائی ۱۹۴۱	۲۵۔۱۶
۳۵۰۔	ایضاً	ایضاً	۲۔۴	اگست ۱۹۴۱	۱۸۔۱۰
۳۵۱۔	ایضاً	ایضاً	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	۲۳۔۱۷
۳۵۲۔	ایضاً	ایضاً	۲۔۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۱۸۔۱۴
۳۵۳۔	ایضاً	ایضاً	۳۔۱	نومبر ۱۹۴۱	۲۳۔۱۹
۳۵۴۔	ایضاً	ایضاً	۳۔۲	دسمبر ۱۹۴۱	۲۰۔۱۶
۳۵۵۔	ایضاً	ایضاً	۳۔۵	مارچ ۱۹۴۲	۲۴۔۲۳
۳۵۶۔	ایضاً	ایضاً	۵۔۲	فروری ۱۹۴۳	۱۸۔۱۲

شاہ کمال علی کمال (م ۱۲۱۵ھ/۱۸۰۰ء) مانپور ضلع گیا کے باشندے
تھے۔لیکن سکونت زیادہ قصبہ دیورہ (متصل بہار شریف) میں رہی۔اردو
اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔کلام میں عارفانہ رنگ غالب
ہے۔غزل کے مقابلے میں قصیدہ کی طرف توجہ زیادہ تھی۔اس سلسلۂ

Marfat.com

مضامین میں شاہ کمال کے حالات زندگی بیان کیے گئے ہیں اور کلام کا انتخاب پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں ان کے کلام میں مستعمل نامانوس اور مشکل الفاظ کی فرہنگ بھی دی گئی ہے۔

۳۵۷۔ استفسار — قاضی عبدالودود — ۲۔۴ — اگست ۱۹۴۱ — ۶۴

شاہ کمال کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے سوالنامہ۔

۳۵۸۔ شوق قدوائی — کلیم الدین احمد — ×۔۳ — دسمبر ۱۹۴۲ — ۱۲۸۔۱۱۵

احمد علی شوق قدوائی کے فن شاعری سے تفصیلی بحث۔ ان کی نظم 'عالم خیال' اور 'نیرنگ جمال' کا خصوصی مطالعہ۔

۳۵۹۔ شہباز کی شاعری — اختر اورینوی — ×۔۱۷ — جولائی ۱۹۶۰ — ۸۴۔۷۰

۳۶۰۔ ایضاً — ایضاً — ×۔۱۸ — جولائی ۱۹۶۲ — ۲۹۔۱۸

۳۶۱۔ ایضاً — ایضاً — ×۔۱۹ — مئی ۱۹۶۴ — ۶۶۔۴۹

محمد عبدالغفور شہباز کے سوانح اور شاعری پر ایک طویل مضمون۔ اس خیال کا اظہار کہ شہباز دراصل جمال الدین افغانی کی تحریک اور ان کے اصلاحی نظریات سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ پہلی قسط کا عنوان 'شہباز کی شاعری' ہے جب کہ بقیہ قسطوں کا عنوان 'عبدالغفور شہباز کی شاعری' ہے۔ ہم نے اولیت کے سبب پہلے عنوان کو ترجیح دی ہے۔

۳۶۲۔ عبدالغفور شہباز ایک رباعی گو — محمد ذکی الحق — ×۔۳۶ — ×۔۱۹۸۱ — ۱۵۶۔۱۳۹

شہباز کی رباعیوں کا مجموعہ 'رباعیات شہباز' ۱۸۹۱ء میں کلکتہ سے شائع ہوا تھا۔ اس کی روشنی میں شہباز کی رباعیوں کا فنی تجزیہ۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ ان کی رباعیوں میں ہر جگہ چلبلی فطرت کی جلوہ سامانی اور طبیعت کی جولانی کا سیلاب امنڈتا نظر آتا ہے۔ نیز یہ کہ ان کی رباعیات کا کینوس بہت وسیع ہے اور وہ حمد، نعت، اخلاقیات، تصوف، عشق حقیقی و مجازی، حسن و شباب، رزم و بزم اور رنج و غم جیسے مختلف النوع موضوعات کو محیط ہے۔

۳۶۳۔ عبرتی مرحوم — محمد مصطفیٰ — ۴۔۳ — فروری ۱۹۴۲ — ۴۸۔۴۳

۳۶۴۔ ایضاً — ایضاً — ۵۔۳ — مارچ ۱۹۴۲ — ۵۴۔۴۸

Marfat.com

۳۶۵۔ ایضاً ایضاً ۴۔۶(ب) دسمبر ۱۹۴۲ ۲۶۔۳۳

۳۶۶۔ ایضاً ایضاً ۵۔۳ مارچ ۱۹۴۳ ۲۹۔۳۲

ماہنامہ ندیم گیا (بہار نمبر ۱۹۳۳) میں پروفیسر محفوظ الحق کا ایک مضمون عبرتی پر شائع ہوا تھا۔ چونکہ بقول حسن عسکری وہ مضمون 'مسکن عطش' نہیں تھا۔ اس لیے زیادہ تفصیل اور تشریح کے ساتھ یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ اس میں پہلے عبرتی کے حالات زندگی قلم بند کیے گئے ہیں اور بعد میں ان کی تصانیف پر تفصیلی تبصرہ ہے۔ مجموعی طور پر ۲۳ تصانیف کی نشاندہی کی گئی ہے اور ان میں سے ہر ایک کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

۳۶۷۔ غالب بحیثیت نقاد کلیم الدین احمد ×۔۳۵ ×۔۱۹۸۰ ۱۔۴۸

غالب کے کلام اور تنقیدی بصیرت کا جائزہ۔ اس خیال کا اظہار کہ شعروں کے انتخاب نے صرف ان کے 'دل کے معاملے' کو ہی رسوا نہیں کیا۔ بلکہ ان کی ناقدانہ خامکاریوں کا بھی پردہ فاش کر دیا ہے۔ مضمون نگار غالب کو ایک کامیاب نقاد تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا کہنا ہے کہ غالب کے یہاں تنقیدی بصیرت کی کمی ہے۔ اس کا ثبوت یہ پیش کیا ہے کہ وہ اپنے اردو کلام کو قابل اعتنا نہیں سمجھتے حالانکہ اس کے مستند اور معیاری ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ اس لیے وہ اردو شعرا کی صف اول میں تو ضرور جگہ پاتے ہیں۔ لیکن ناقدین کی محفل میں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

۳۶۸۔ غالب کا آرٹ کلیم الدین احمد ۹۔۲ فروری ۱۹۴۵ ۲۔۴

مضمون نگار کے خیال میں غالب کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ ان کے یہاں خیالات میں صرف گہرائی ہی نہیں، وسعت بھی ہے اور یہی ہمہ گیری انھیں دیگر شعراء سے ممتاز کرتی ہے۔

۳۶۹۔ غالب کے گجراتی احباب و تلامذہ سید ظہیر الدین مدنی ۴۔۴ دسمبر ۱۹۵۲ ۱۲۳۔۱۴۳

میاں داد خاں سیاح، نواب بابا خاں، میر ابراہیم، وغیرہ حضرات جن کا تعلق اصلاً گجرات سے تھا، ان کے حالات زندگی اور مرزا غالب سے ان

Marfat.com

کے تعاقات پر روشنی۔

۳۷۰۔غالب کے متعلق ایک
قدیم مضمون خواجہ احمد فاروقی ۲۔۸ x۔x ۷۰۔۸۶
ماہنامہ مرقع عالم۔ہردوئی (جلد ۷ شمارہ ۱۰۔اکتوبر و نومبر ۱۸۹۶ء)
میں سید احمد شفیع کے مضمون اسد اللہ خاں غالب، پر گفتگو۔تعارفی نوٹ
کے بعد پورے مضمون کو نقل کر دیا گیا ہے۔

۳۷۱ غلام مرتضیٰ جنوں عبدالرؤف اورنگ آبادی x۔۱۶ اپریل ۱۹۶۰ ۳۷۔۶۴
غلام مرتضیٰ جنوں تلمیذ مولوی برکت اللہ کے حالات زندگی اور فن شاعری کا
جائزہ۔جنوں نے قرآن کریم کے پارۂ عم کی منظوم تفسیر بھی لکھی تھی۔اس کا
بطور خاص تذکرہ۔

۳۷۲ فراق گورکھ پوری کلیم الدین احمد x۔۱۱ دسمبر ۱۹۵۷
فراق گورکھ پوری کے تنقیدی خیالات کا تجزیہ۔علی سردار جعفری کے اس
خیال کی توثیق کہ فراق کے تنقید کا معیار وجدانی ہے اور انھوں نے جو کچھ
لکھا ہے تاثراتی انداز میں لکھا ہے: اس خیال کا بھی اظہار کہ فراق، فرائڈ
اور مارکس کے اثرات تو ضرور قبول کرتے ہیں لیکن عمل اپنے ہی وجدان پر
کرتے ہیں۔

۳۷۳۔فیض احمد فیض کی شاعری
اور اس کی فضا۔ اختر اورینوی ۲۔۷ x۔x ۳۲۔۶۸
ترقی پسند شاعری کے پس منظر میں فیض احمد فیض کی شاعری کا تجزیہ۔ان
کے محاسن کا تفصیلی تذکرہ کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کہ وہ حسن
و جمال و فنکارانہ اسلوب سے بخوبی واقف نظر آتے ہیں۔اگر وہ
تغزل، اشتمالیت اور جوش کی یلغار سے خود کو محفوظ رکھ سکیں تو اردو شعراء کی
صف میں بلند مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

۳۷۴۔قاسم علی خاں آفریدی سید حسن ۲۔۸ x۔x ۲۹۔۶۹
قاسم علی خاں آفریدی پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔لیکن یہ تحریریں متضاد

Marfat.com

خیال کا شکار ہیں۔ان تمام تحریروں کا تنقیدی جائزہ ۔اس بات کی بھی نشاندہی کہ خدا بخش لائبریری میں 'رسائل آفریدی' کا ایک قلمی نسخہ محفوظ ہے۔ان کا تنقیدی جائزہ اور آخر میں ان کے کلام پر اظہار رائے ۔مضمون نگار کے خیال میں ان کی شاعری محض جذبات عشق کی ترجمان ہے۔

۳۷۵۔قدیم اردو شاعر لطفی

کے زمانے کا تعین نذیر احمد x۔۱۴ جولائی ۱۹۵۹ ۸۹۔۱۱۱

لطفی کو گیارہویں صدی ہجری/ اٹھارہویں صدی عیسوی کا شاعر قرار دیتے ہوئے اس کے کلام کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔مضمون کے آخر میں دو قصیدے بھی پیش کیے گئے ہیں۔

۳۷۶ کام کی بات اختر اورینوی ۵۔۲ فروری ۱۹۴۳ ۳۱۔۳۷

فراق گورکھ پوری کے نظریات کا تجزیہ مضمون نگار نے فراق کے اشتراکی نظریات پر سخت تنقید کی ہے۔

۳۷۷۔کچھ سودا کے بارے میں

(باغ معانی اور سودا) قاضی عبدالودود x۔۲ جنوری ۱۹۴۳ ۱۰۹۔۱۱۸

'باغی معانی' اردو شعرا کا تذکرہ ہے جس میں ۱۵۷ شاعروں کے سوانح اور نمونہ کلام درج ہیں۔اسپرنگر نے اس کے مولف کا نام نقش علی بتایا ہے۔ لیکن مضمون نگار نے اس سے اختلاف کیا ہے۔اس تذکرہ میں سودا کا خصوصی ذکر ہے جس سے محسوس ہوتا ہے کہ مولف اور سودا کے درمیان خصوصی روابط تھے۔

۳۷۸ کلام فغاں مختار الدین احمد ۱۔۱ نومبر ۱۹۴۰ ۴۴۔۴۵

اشرف علی خاں فغاں کے کلام کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ۔

۳۷۹۔مبارک عظیم آبادی کلیم احمد عاجز x۔۳۰ x۔۱۹۷۵۰ ۱۳۱۔۱۵۳

مبارک حسین مبارک عظیم آبادی کے حالات زندگی اور کلام کا تنقیدی جائزہ۔آخر میں نمونہ کلام بھی دیا گیا ہے۔مبارک ۷ رنومبر ۱۸۶۹ء کو قصبہ راجپور ضلع دربھنگہ میں پیدا ہوئے۔والد بزرگوار سید فدا حسین بھی

Marfat.com

شاعر تھے۔ وامق تخلص کرتے تھے۔ مضمون نگار نے انھیں قلندرانہ مزاج رکھنے والا شاعر بتایا ہے۔

۳۸۰	مثنوی مہاراجہ کلیان سنگھ	قاضی عبدالودود	۱_۵	مارچ ۱۹۱۴	۱_۶
۳۸۱	ایضاً	ایضاً	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱	۷_۱۲
۳۸۲	ایضاً	ایضاً	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۱۳_۱۸
۳۸۳	ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۱۹_۲۴
۳۸۴	ایضاً	ایضاً	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۲۵_۳۰
۳۸۵	ایضاً	ایضاً	۲_۴	اگست ۱۹۴۱	۳۱_۳۶
۳۸۶	ایضاً	ایضاً	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۱	۳۷_۴۲
۳۸۷	ایضاً	ایضاً	۳_۱	اکتوبر ۱۹۴۱	۴۹_۵۴
۳۸۸	ایضاً	ایضاً	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۵۵_۶۰
۳۸۹	ایضاً	ایضاً	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۶۱_۶۶

مہاراجہ کلیان سنگھ عاشق، مہاراجہ شتاب رائے کے بیٹے تھے۔ پیدائش دہلی میں ۱۱۶۵ھ میں ہوئی مگر کم سنی ہی میں پٹنہ چلے گئے تھے۔ یہیں تعلیم و تربیت پائی۔ فارسی اور اردو پر یکساں عبور رکھتے تھے۔ صاحب تصنیف تھے۔ 'خلاصۃ التواریخ' اور 'ورادتِ قاسمی' ان کی یادگار تصانیف ہیں۔ شاعر بھی تھے۔ عاشق تخلص کرتے تھے۔ جو اُن کے مزاج سے بڑی حد تک میل کھاتا تھا۔ فارسی میں متعدد دواوین بطور یادگار چھوڑے۔ ان میں مثنویات اور قصائد کی تعداد زیادہ ہے۔ اردو میں متفرق اشعار کے علاوہ ایک مثنوی بھی ملتی ہے۔ مثنوی کا قلمی نسخہ بابو رامیشور پرشاد پٹنہ کے ذاتی کتابخانہ میں محفوظ تھا۔ یہ نسخہ کرم خوردہ ہے۔ قاضی صاحب نے اپنے مختصر تعارفی نوٹ کے ساتھ اس مثنوی کو یہاں شائع کر دیا ہے۔ ابتداء:

ہوا تیرے جلوے سے بیخود کلیم
کیا اس نے اس شعلہ سے خوف وبیم

عاشق نے ۲۶ رشوال ۱۲۳۷ھ/۱۸۲۱ء میں وفات پائی۔

Marfat.com

۳۹۰ مخمس تقی ہوسؔ بر
غزل میر حسن عطا کاکوی x_۱۳ x_x ۱۷۸_۱۸۳
تقی محمد خاں ہوسؔ لکھنوی شیخ غلام ہمدانی مصحفی کے شاگرد تھے۔ صاحب دیوان تھے۔ ان کے دیوان کا ایک مخطوطہ رضا لائبریری رامپور میں محفوظ ہے۔ اس میں ہوس کا ایک مخمس بھی شامل ہے۔ جس کا مطلع ہے:

گہ غم عشق بتاں یاد دلاتا ہے مجھے
گہ علم رفتوں کے ماتم میں بٹھاتا ہے مجھے

زیرِ نظر مضمون میں ہوس کے مختصر حالات زندگی بیان کر کے مخطوطہ کا تعارف کرایا گیا ہے اور آخر میں مخمس پیش کر دیا گیا ہے۔

۳۹۱ مرثیہ شاہ امان علی ترقی صدرالدین فضا x_۱۷ جولائی ۱۹۶۱ ۱۵۵_۱۶۰
مولوی شاہ امان علی ترقی، فرزند شاہ غلام علی جعفری (ولادت ۱۱۸۰ھ) کے مختصر سوانح حیات اور مرثیہ نگاری کا تنقیدی جائزہ۔ آخر میں مخمس کی شکل میں ایک مرثیہ کو پیش کیا گیا ہے:

۳۹۲ مرزا دبیر عظیم آبادی محمود علی صبا x_۲۵ x_۱۹۷۳ ۵۵_۶۲
مرزا سلامت علی دبیر ۱۸۵۹ء میں عظیم آباد (پٹنہ) گئے تھے۔ یہاں اُن کے اعزاز میں بہت سی ادبی محفلوں اور مجلسوں کا انعقاد ہوا تھا۔ زیرِ نظر مضمون میں ان کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

۳۹۳ مرگِ انیس قاضی عبدالودود x_۱ مئی ۱۹۵۱ ۸۴
میر ببر علی انیس کی صحیح تاریخ وفات کا تعین۔ اور 'اودھ اخبار' میں شائع شدہ تاریخ سے اختلاف۔

۳۹۴ مرگِ دبیر قاضی عبدالودود x_۱ مئی ۱۹۵۱ ۱۳۱
مرزا دبیر کی صحیح تاریخ وفات کا تعین۔ اس بات کی اطلاع کہ مرزا سلامت علی کا تخلص اصلاً 'تسخیر' تھا، لیکن غزل میں اسیر اور مرثیہ میں دبیر تخلص کا استعمال کرتے تھے۔

۳۹۵ مصحفی اور جرات قاضی عبدالودود x_۲ جنوری ۱۹۵۲ ۴۱_۵۱

Marfat.com

مصحفی اور جرأت ہم عصر تھے۔ دونوں نوابین اودھ سے وابستہ رہے۔ اسی لیے اکثر مشاعروں میں دونوں میں خوب معرکے رہے۔ زیر نظر مضمون میں ان دونوں اساتذہ سخن کے تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۳۹۶ مصحفی کا کچا چٹھا عطا کاکوی x_۱۲ x_x ۵۶_۴۸

شیخ غلام ہمدانی مصحفی کے خاندان اور نسل کی تحقیق اور ان کے حالات زندگی۔ مضمون نگار کا رویہ مصحفی کے سلسلہ میں معاندانہ ہے۔

۳۹۷ معارضہ جرات ونوا فیاض الدین حیدر x_۲ جنوری ۱۹۵۲ ۷۳_۷۷

شیخ قلندر بخش جرات، احمد شاہ درانی کے حملۂ دہلی کے فوراً بعد فیض آباد چلے گئے تھے۔ اس کے بعد نواب آصف اللہ کے زمانے (۱۷۷۵-۱۷۹۷ء) میں لکھنؤ چلے گئے۔ ان کے معاصرین میں ظہور اللہ خاں نوا بدایونی ایک اہم شخصیت ہیں۔ یہ بقا کے شاگرد تھے۔ جرات اور نوا کا مشاعروں میں ساتھ ہوتا تھا۔ یہیں سے دونوں میں معاصرانہ چشمک شروع ہوئی اور معرکہ آرائیاں ہونے لگیں۔ زیر نظر مضمون میں ان معرکوں کا تفصیلی ذکر ہے۔

۳۹۸ معارضہ حزیں وآرزو منوہر سہائے انور x_۱ مئی ۱۹۵۱ ۳۰

محمد باقر حزیں اور سراج الدین علی خاں آرزو کی علمی وادبی خدمات کا جائزہ اور دونوں کے درمیان ادبی معرکوں کا تذکرہ۔

۳۹۹۔ معارضہ سودا وبکیں پر

کچھ نئی روشنی فیاض الدین حیدر x_۱۹ مئی ۱۹۶۴ ۶۷_۷۶

مرزا سودا اور فاخر بکیں کی معرکہ آرائیوں پر قاضی عبدالودود کے مضمون پر گفتگو اور معلومات کا اضافہ۔

۴۰۰۔ منشی میر محمد باقر عظیم آبادی شکیب ایاز x_۳۷ x_۱۹۸۲ ۸۳_۱۱۳

باقر عظیم آبادی (۱۸۸۳_۱۹۲۹) پٹنہ کے صف اول کے شعرا میں تھے۔ وحید الہٰ آبادی کے حلقۂ تلامذہ میں شامل تھے۔ شاد عظیم آبادی، پریشان، آزاد، حفیظ، اثر، شوق، نجم اور اکبر داناپوری کے

Marfat.com

ہمعصر تھے۔اوران سے ادبی صحبتیں رہتی تھیں۔زیرنظر مضمون میں ان کی علمی اور ادبی زندگی کا جائزہ لیا گیا ہے اور ان کی تصانیف پر تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے۔

۴۰۱	میر تقی میر کی شاعری پر ایک نظر	عظیم الدین احمد	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۱۲۔۱۵
۴۰۲	ایضاً	ایضاً	۱۔۲	دسمبر ۱۹۴۰	۸۔۱۳
۴۰۳	ایضاً	ایضاً	۱۔۳	جنوری ۱۹۴۱	۸۔۱۱
۴۰۴	ایضاً	ایضاً	۱۔۴	فروری ۱۹۴۱	۹۔۱۴
۴۰۵	ایضاً	ایضاً	۱۔۵	مارچ ۱۹۴۱	۱۰۔۱۶
۴۰۶	ایضاً	ایضاً	۱۔۶	اپریل ۱۹۴۱	۱۳۔۱۶

میر تقی میر کی شاعری کا تنقیدی جائزہ، اور اہمیت وافادیت سے بحث۔اس رائے کا اظہار کہ ان کی شاعری کوہِ آتش فشاں اور اشک ریزی کا خونفشاں دریا ہے۔ان کی زبان کی چاشنی، ترنم اور غنائیت جب تک اردو زبان زندہ ہے، لطف دیتی رہے گی۔اسی کے ساتھ انھوں نے میر کا موازنہ شیکسپیر، گوئٹے، فردوسی، حافظ شیرازی وغیرہ سے کیا ہے اور میر کو ان کا ہم پایہ اور ہم رتبہ قرار دیا ہے۔

۴۰۷	میر درد	امرناتھ جھا	۹۔۷	جولائی ۱۹۴۵	۳۱۔۳۷

اصل مضمون انگریزی میں۔اس کا اردو میں ترجمہ صلاح الدین دسنوی نے کیا ہے۔مضمون نگار نے خواجہ میر درد کے سوانحی حالات بیان کیے ہیں اور اُن کے فن اور شاعری پر ناقدانہ نظر ڈالی ہے۔ان کے عارفانہ کلام پر خصوصی توجہ مبذول کی ہے۔ایسے الفاظ سے بھی بحث کی ہے جو اب اردو میں متروک ہو گئے ہیں۔

۴۰۸	میر ماشاءاللہ خاں مصدر	قاضی عبدالودود	×۔۲	جنوری ۱۹۵۲	۳۳۔۳۶

میر انشاءاللہ خاں کے والد میر ماشاءاللہ خاں اپنے عہد کے مشہور طبیب تھے۔یہ فن انھیں اپنے والد سید نوراللہ سے ورثہ میں ملا تھا۔ایک کامیاب طبیب ہونے کے علاوہ میر ماشاءاللہ خاں ایک اچھے شاعر بھی تھے۔

Marfat.com

مصدر تخلص کرتے تھے۔ ان کو بدیہہ گوئی پر غیر معمولی عبور حاصل تھا۔ ان کے حالات میں ایک کتاب 'میر ماشاء خاں مصدر' شائع ہوئی تھی جو بنیادی طور پر دو حصوں میں منقسم تھی۔ پہلے حصہ میں ان کے اجداد اور اخلاف کا حال تھا اور دوسرے حصہ میں خود ان کے احوال درج تھے۔ زیر نظر مضمون میں اسی کتاب پر تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے اور میر ماشاء اللہ اور انشاء اللہ خاں انشا کے متعلق اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ مضمون نگار نے کتاب کے مولف کا نام نہیں بتایا۔

۴۰۹ نظیر اکبر آبادی — شمس الدین احمد — ۱۔۵ — مارچ ۱۹۴۱ — ۱۷۔۲۶

۴۱۰ ایضاً — ایضاً — ۲۔۱ — مئی ۱۹۴۱ — ۱۴۔۲۴

نظیر اکبر آبادی کی شاعری کا تنقیدی مطالعہ۔ مضمون نگار کے خیال میں نظیر نہ صرف اردو کے ممتاز و منفرد شاعر ہیں بلکہ فارسی کے بھی اچھے شاعر ہیں۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ وہ اردو، فارسی کے علاوہ عربی زبان بھی بہت اچھی جانتے تھے۔

۴۱۱ نواب امین الدولہ علی ابراہیم خاں — عزیز حیدر کھجوی — ۱۰۔۳۔۴ مارچ۔اپریل ۱۹۴۶ — ۶۹۔۷۷

علی ابراہیم خاں کے حالات زندگی اور ان کے ادبی و انتظامی کارناموں کا تذکرہ۔ انھیں باکمال بزرگ، شاعر، تذکرہ نگار اور اعلیٰ پائے کا مصنف قرار دیا ہے۔ وہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد میں بنارس کے ایک کامیاب مجسٹریٹ اور جج تھے۔ انھیں سرزمین بہار کا ایک مایۂ ناز سپوت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ صوبۂ بہار بجا طور پر اس باکمال شخص پر فخر کر سکتا ہے۔

اردو صحافت

۴۱۲ اخبار دبدبۂ سکندری رامپور — محمد علی خاں اثر — ×۔۲ — جنوری ۱۹۵۲ — ۱۱۹۔۱۲۸

دبدبۂ سکندری نواب کلب علی خاں والی رامپور کی مسند نشینی کی یادگار کے طور پر ۱۸۶۶ء میں جاری ہوا تھا۔ ابتدائی دور میں اسے ادبی حلقوں میں

Marfat.com

خاصی مقبولیت حاصل ہوئی۔ مرزا غالب، امیر مینائی، داغ دہلوی اور میر محبوب علی خاں نظام دکن اس میں اپنا کلام شائع کراتے تھے۔ مجموعی طور پر اس کی بائیس جلدیں شائع ہوئیں۔ ان میں سے اردو شاعروں، ادیبوں اور بعض دوسرے اصحاب کے حالات اخذ کر کے زیر نظر مضمون میں پیش کیے گئے ہیں۔

۴۱۳ اردو انڈین کرانکل

پٹنہ ۱۸۸۵ء قاضی عبدالودود ×۔۳ دسمبر ۱۹۵۲ ۱۵۔۱۰۹

اردو انڈین کرانکل اردو کا ایک قدیم اخبار ہے۔ یہ جولائی ۱۸۸۱ء کو محلہ باقر گنج پٹنہ سے جاری ہوا۔ یہ ہفتہ میں دو بار یعنی شنبہ اور چہارم شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔ اس کے ایڈیٹر منشی رحمت اللہ اور مہتمم بابو بشمبر سنگھ تھے۔ جلد ہی یہ رسالہ ہفت روزہ ہو گیا۔ اس میں مضامین کم خبریں زیادہ ہوتی تھیں۔ اس کے مطالعہ سے اس عہد کے سیاسی، ادبی اور مذہبی رجحانات کا علم ہوتا ہے۔ قاضی صاحب نے زیر نظر مضمون میں رسالے کی تفصیلات بتائی ہیں اور اس کے مختلف شماروں سے دلچسپ اور معلومات افزا اقتباسات نقل کیے ہیں۔

۴۱۴ اردو بہار ہیرالڈ و

انڈین کرانکل قاضی عبدالودود ۲۔۵ ×۔× ۶۲۔۶۵

انیسویں صدی کے ربع چہارم میں جو اخبار اور رسائل اردو میں شایع ہوئے، ان میں بانکی پور (پٹنہ) سے نکلنے والے اخبار، اردو ہیرالڈ، کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کے مالکوں میں بابو گورو پرشاد سین اور بابو بشیشر سنگھ وکیل جیسی معروف شخصیات تھیں۔ اپنے زمانے میں اسے بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ مضمون نگار کے پیش نظر ۸ر جنوری ۱۸۸۷ء، ۱۵ر جنوری، ۲۲ر جنوری، ۱۹ر فروری، ۱۸۸۸ء کے شمارے رہے۔ زیر نظر مضمون میں اس ہفت روزہ رسالہ پر عمومی تبصرہ کے بعد مندرجہ بالا شماروں کے مجموعی مطالعہ کے بعد عمومی تبصرہ دیا گیا ہے اور مندرجہ بالا

Marfat.com

شماروں کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

۴۱۵	اسعدالاخبار	قاضی عبدالودود	۴_۲	جون ۱۹۴۲	۷_۱۰
۴۱۶	ایضاً	ایضاً	۴_۳	جولائی ۱۹۴۲	۲۰_۲۹
۴۱۷	ایضاً	ایضاً	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۱۱_۱۵
۴۱۸	ایضاً	ایضاً	۴_۵	ستمبر ۱۹۴۲	۱۸_۲۱
۴۱۹	ایضاً	ایضاً	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۹_۱۷
۴۲۰	ایضاً	ایضاً	۴_۶(الف)	نومبر ۱۹۴۲	۱۲_۱۶
۴۲۱	ایضاً	ایضاً	۴_۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۱_۴
۴۲۲	ایضاً	ایضاً	۵_۱	جنوری ۱۹۴۳	۱_۷

ہفت روزہ اسعد الاخبار آگرہ ۲۲ر جمادی الآخر/ ۷ جون ۱۹۴۷ء کو نکلنا شروع ہوا۔ اس کے مالک اور مہتمم قمرالدین خاں تھے۔ یہ چار صفحات پر مشتمل ہوتا تھا۔ ہر صفحہ پر دو کالم ہوتے تھے۔ پہلا اور دوسرا صفحہ اسلامی تاریخ کے لیے وقف ہوتا تھا۔ اس کے بعد سیاسی اور ادبی ہوتی تھیں ~~خبریں~~ معلومات بھی شائع ہوتی تھیں۔ مضمون نگار نے اس طویل قسطوار مضمون میں اسعد الاخبار کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی ہیں اور اس کے مختلف شماروں کے مندرجات کی تفصیلات سے بھی آگاہ کیا ہے۔

۴۲۳ انیسویں صدی میں

	اردو صحافت	محمد ابواللیث صدیقی	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۸_۱۵
۴۲۴	ایضاً	ایضاً	۳_۵	مارچ ۱۹۴۲	۱۴_۳۲

انیسویں صدی میں شائع ہونے والے اہم رسائل سے بحث۔ انھیں کئی ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا دور ۱۸۳۶ء سے ۱۸۵۷ء تک کا ہے۔ اس دور کا پہلا اخبار 'اردو اخبار' ۱۸۳۶ء میں نکلا۔ دوسرا دور ۱۸۵۸ء سے ۱۸۶۶ء کے زمانے کو محیط ہے۔ اس دور کا نمائندہ اخبار سرسید احمد خاں کا علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ، ہے جو ۱۸۶۶ء میں جاری ہوا۔ تیسرا دور ۱۸۶۶ء سے ۱۸۹۹ء تک ہے۔ اس عہد کا نمائندہ پرچہ سرسید احمد خاں

Marfat.com

'تہذیب الاخلاق' ہے جو ۱۸۷۰ء میں جاری ہوا تھا۔ زیرنظر مضمون میں
ان تمام رسائل سے خصوصی بحث کی گئی ہے۔

۴۲۵۔ اپنچ بانکی پور کی

پانچویں جلد	مظفر اقبال	x-۱۸	جولائی ۱۹۶۲	۱۳۷	۱۴۶

اپنچ ایک ہفت روزہ اخبار تھا۔ یہ ۵ر فروری ۱۸۸۵ء کو بانکی پور پٹنہ سے جاری ہوا۔ منشی محمد اعظم خاں اس کے مالک و مدیر تھے، یہ بارہ صفحات پر مشتمل ہوتا تھا اور ہر پنج شنبہ کو شائع ہوا کرتا تھا۔ اس پر طنزیہ اور مزاحیہ رنگ غالب تھا۔ ہم عصر پرچوں سے اکثر اس کے معرکے بھی رہتے تھے۔ بیسویں کے اوائل تک یہ جاری رہا۔ زیرنظر صفحات میں اس کی پانچویں جلد کے مندرجات کا خلاصہ پیش کر دیا گیا ہے۔

۴۲۶	اپنچ ۱۹۰۰ء	سید حسن	x-۳۰	x-۱۹۷۵ء	۸۹-۱۱۸
۴۲۷	اپنچ ۱۹۰۲ء	قاضی عبدالودود	x-۱۷	جولائی ۱۹۶۰ء	۲۱-۳۷

اپنچ ۱۹۰۰ء اور ۱۹۰۲ء کے مندرجات کا خلاصہ۔

۴۲۸ پٹنہ ہرکارہ- ۱۸۵۵ء

۱۸۵۶ء/	قاضی عبدالودود	x-۱۵		۱۱۴-۱۲۴

پٹنہ ہرکارہ ہفت روزہ اخبار تھا۔ اس کا شمار ہندوستان کے قدیم اخباروں میں ہوتا ہے۔ قاضی صاحب کو اس کے ۱۸۵۵ء اور ۱۸۵۶ء کے متفرق شمارے دستیاب ہوئے۔ ان ہی رسالوں کے مندرجات کا خلاصہ پیش کر دیا گیا ہے۔

۴۲۹	گلدستۂ شعرا پٹنہ	قاضی عبدالودود	x-۱۴	جولائی ۱۹۵۹	۱۹۱-۱۹۴

حاجی پور بہار کے ایک صاحب محمد اکبر خاں نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ ہر ماہ اردو شعرا کے کلام پر مشتمل ایک گلدستہ شائع کیا کریں گے۔ نیز اس میں صرف وہی کلام شائع ہوگا جو ان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ماہانہ مشاعروں میں پیش کیا جائے گا۔ مضمون نگار کے پیش نظر اس کا ۲۵ر اکتوبر ۱۸۷۷ء کا شمارہ ہے۔ یہ ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ زیرنظر

Marfat.com

مضمون میں اس کے مندرجات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے اور کہیں نقد و تبصرے سے بھی کام لیا گیا ہے۔

اردو طنز و مزاح

۴۳۰ اردو ادب میں طنز و ظرافت — کلیم الدین احمد — ۳۔۴ — فروری ۱۹۴۲ — ۱۰۔۲۵

۴۳۱ ایضاً — ایضاً — ۳۔۵ — مارچ ۱۹۴۲ — ۱۔۱۳

۴۳۲ ایضاً — ایضاً — ۳۔۶ — اپریل ۱۹۴۲ — ۲۔۱۲

اردو کے طنزیہ اور ظریفانہ ادب کا جائزہ۔ سید محمد آزاد، مولانا ابوالکلام، مولوی ظفر علی خاں اور ملا رموزی، وغیرہ کے طنز و ظرافت کا خصوصی مطالعہ۔ مضمون نگار کے خیال میں اِن سب کا دائرہ بہت محدود ہے۔ ان کے علاوہ سلطان حیدر جوش اور سجاد علی انصاری کو فلسفیانہ انشاء پردازوں کے زمرے میں رکھا ہے۔ آخر میں اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ سودا، غالب، اکبر، سرشار اور ابوالکلام کو اردو کے طنزیہ اور ظریفانہ ادب میں دائمی مقام حاصل ہے۔

۴۳۳ اقبال اور طنز — شبلی جمالی — ۱۰۔۸۔۹ — اگست ستمبر ۱۹۴۶ — ۷۹۔۸۲

(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۲۳۳)

۴۳۴ ہجو، طنز اور ظرافت — محمد محسن — ۴۔۱ — مئی ۱۹۴۲ — ۱۔۱۰

کلیم الدین احمد نے اپنے ایک مضمون بعنوان' اردو ادب میں طنز و ظرافت' میں ہجو کو ایک غیر مہذب صنف قرار دیا تھا۔ محمد محسن صاحب نے زیرِ نظر مضمون میں کلیم الدین احمد کے اس خیال کی تردید کی ہے اور اسے ایک مکمل صنف قرار دیا ہے۔

اردو قصیدہ

۴۳۵ ایک غیر مطبوعہ قصیدہ — ممتاز احمد — x۔۲۱ — جولائی ۱۹۶۷ — ۸۳۔۸۷

بانی خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری بانکی پور پٹنہ مولوی خدا بخش کی اہلیہ

Marfat.com

صاحبِ دیوان شاعرہ تھیں۔ان کے آٹھ ضخیم دیوان اور ایک طویل مثنوی 'احسن المطالب' خدا بخش لائبریری میں محفوظ ہیں۔ان کی شان میں ایک قصیدہ 'در مدح اہلیہ خان بہادر جناب مولوی خدا بخش خاں صاحب' کے عنوان سے ہے۔مضمون نگار نے اپنے تعارف کے ساتھ من وعن یہاں پیش کر دیا ہے۔مضمون نگار نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ قصیدہ عظیم الدین احمد کی تخلیق ہے کیوں کہ اس کی تشبیب ان کے مطبوعہ دیوان 'گل نغمہ' میں موجود ہے۔

۴۳۶ قصاید مصحفی قاضی عبدالودود ۶۔۱۔۲ جولائی۔اگست ۱۹۴۳ ۳۲۔۳۷

مصحفی کے چند قصیدوں کو من وعن پیش کر دیا گیا ہے۔پہلے قصیدے کا مطلع:

ہو چکا دور میر اور مرزا
اب زمانے میں ہے میرا دور

۴۳۷ قصیدہ مصحفی قاضی عبدالودود ۴۔۶(الف) نومبر ۱۹۴۲ ۳۵۔۳۷

مصحفی کا ایک غیر مطبوعہ قصیدہ جس کا مطلع ہے:

یہ گوئے یہ میداں، یہ زباں اور یہ بیاں ہے
دعویٰ ہو جسے شعر میں آئے نہ کہاں ہے

اس پورے قصیدے کو یہاں نقل کیا گیا ہے۔اس کے بارے میں قاضی صاحب کا خیال ہے کہ یہ سودا کے شہر آشوب کے جواب میں ہے۔

۴۳۸ قصیدۂ مصحفی مصحفی ۶۔۴ اکتوبر ۱۹۴۳ ۴۴۔۴۵

مطلع:

ان دنوں کیا جانیے ہم سے کیا گنہ سرزد ہوا
نے وہ آنکھیں پیار کی، نے وہ نگاہِ آشنا

۴۳۹ مصحفی کا غیر مطبوعہ قصیدہ قاضی عبدالودود ۵۔۲ فروری ۱۹۴۳ ۲۹۔۳۰

مصحفی کا ایک نایاب اور غیر مطبوعہ قصیدہ۔یہ رضا لائبریری رامپور میں محفوظ ہے۔

۴۴۰ مصحفی کے دو قصیدے قاضی عبدالودود ۵۔۵۔۶ مئی۔جون ۱۹۴۳ ۴۸۔۵۲

Marfat.com

پہلے قصیدے کا مطلع:

ہے شکایت مجھے یاروں سے کہ ہیں دشمن جاں
کہ ان ہاتھوں سے نہ ملی کسی طرح اماں

دوسرے قصیدے کا مطلع:

روز و شب مل کے اگر ہوویں بہم دونوں ایک
رُخ و گیسو کی طرح ترے کھائیں قسم دونوں ایک

اردو مثنوی

۴۴۱ اولین اشاعت سراج نظم قاضی عبدالودود x-۲ جنوری ۱۹۵۲ ۹۳-۹۷

شیخ امام بخش ناسخ کی مثنوی 'سراج نظم' کی اشاعت ۱۲۶۵ھ/ ۱۸۴۹ء سے متعلق تحقیقی بحث۔ اس بات سے بھی بحث کہ بعض محققین نے اس کا نام نظم 'سراج' لکھا ہے۔ لیکن مضمون نگار کے خیال میں اس کا صحیح نام 'سراج نظم' ہی ہے۔

۴۴۲ فسانۂ جانگداز ابتث جولائی ۱۹۴۹ ۶۹-۸۱

حکیم عبدالحمید صاحب شہر پٹنہ کے مشہور لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی نباضی کا سارا شہر معترف تھا۔ اپنے دور کی تباہی و بربادی پر مشتمل ہے۔ اس مثنوی کو ایک مختصر سی تاریخی تمہید کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ جو ۲۰۵ اشعار پر مشتمل ہے (مثنوی)۔

بعد حمدِ خدائے عزو جل
وز پسِ نعتِ سید مرسل

۴۴۳ بحرِ وصال امیر حسن عابدی x-۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ ۷۱-۷۵

'بحر وصال' مرزا محمد جان (م ۱۸۴۵ء) کی مثنوی ہے۔ اس کا سال تخلیق ۲۲-۱۸۲۱ء ہے۔ اس کی ادبی اہمیت اور فنی محاسن سے بحث کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کہ یہ کوئی بلند پایہ مثنوی ہے لیکن یہ اس لحاظ سے قابل اعتنا ہے کہ یہ 'قصہ چندابن' کے طرز پر لکھی گئی ہے۔ اسی لیے دونوں

Marfat.com

میں بہت سی مشترک قدریں تلاش کی جاسکتی ہیں۔

۴۴۴ جگ بیتی کلیم الدین احمد ۱۔۶ اپریل ۱۹۴۱ ۵۸۔۶۴

پنڈت برجموہن دتاتیریہ کیفی کی مثنوی جگ بیتی کا تنقیدی مطالعہ۔ مضمون نگار نے اسے ایک منفرد اور نئے طرز کی مثنوی قرار دیا ہے۔

۴۴۵ خواب وخیال کا نسخہ

علیگڑھ عابد رضا بیدار x۔۸ x۔x ۹۲۔۹۸

'خواب وخیال' میر تقی میرؔ کی مشہور مثنوی ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں موجود ہے۔ زیر نظر مضمون اس مخطوطہ کا تعارف کرایا گیا ہے اور آخر میں مکمل مثنوی کو پیش کر دیا گیا ہے۔

۴۴۶ دکن کے قدیم مثنوی گو شعراء معین الدین دردائی ۱۰۔۶ جون ۱۹۴۶ ۵۔۲۴

۴۴۷ ایضاً ایضاً ۱۰۔۸۔۹ اگست۔ستمبر ۱۹۴۶ ۹۔۳۲

دکن کے قدیم مثنوی گو شعرا کی خدمات کا جائزہ۔ قسط اول میں کاظم، نظام علی، ملا وجہی، غواصی، ابن نشاطی، مقیمی اور طبعی کی مثنویوں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ قسط دوم میں رستمی، سیوک، لطیف، ملک خوشنود اور فائز کی مثنویوں سے طویل گفتگو کی گئی ہے۔

۴۴۸ مثنوی دریائے عشق عطا کاکوی x۔۳ دسمبر ۱۹۵۲ ۱۴۹۔۱۵۲

شوق لکھنوی کی مشہور مثنوی 'دریائے عشق' کو مائیکل اسمتھ (Michael Smith) نے اپنے صفحہ پر مشتمل انگریزی دیباچے کے ساتھ مرتب کر کے شائع کیا تھا۔ زیر نظر مضمون میں مثنوی کے اسی اڈیشن پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مثنوی دریائے عشق پر بھی ناقدانہ نظر ڈالی گئی ہے۔

۴۴۹ مثنوی اکبر علی خاں اکبر قاضی عبدالودود x۔۱۰ اگست ۱۹۵۷ ۸۹۔۹۳

اکبر علی خاں اکبر (م۔ ۱۲۱۸ھ) جہاندار شاہ ولی عہد شاہ عالم کے عم محترم تھے۔ اچھے شاعر تھے۔ ان کی ایک مثنوی کو یہاں پیش کیا گیا ہے۔

۴۵۰ مثنوی دلپذیر مصنفہ رنگین محمد علی خاں اثر x۔۳ دسمبر ۱۹۵۲ ۱۳۱۔۱۴۳

Marfat.com

سعادت یار خاں رنگین کی مثنوی 'دلپذیر' پر ناقدانہ نظر۔ اس خیال کا اظہار کہ مثنوی 'سحر البیان' کے بعد یہ اردو کی سب سے زیادہ سہل، رواں اور سلیس مثنوی ہے۔

۴۵۱ مشترک تہذیب اور اردو مثنوی — محمد یوسف خورشیدی — x-۲۶-x — ۱۹۷۳-x — ۹۱-۱۲۸

پی ایچ۔ڈی کے لیے لکھا گیا تحقیقی مقالہ۔ اس میں اردو مثنوی کا تاریخی وتہذیبی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کا دائرہ ابتدائی دور کی مثنویات سے لیکر مثنوی 'سحر البیان' اور 'گلزار نسیم' کو محیط ہے۔

اردو مضامین۔ اشاریے

۴۵۲ مقالات قاضی عبدالودود — محمد ذکی الحق و محمد منصور عالم — ۳۱-۳۴ — ۱۹۷۶-۱۹۷۹ — ۳۸۸-۴۰۵

قاضی عبدالودود کے مقالات اور مضامین کا اشاریہ۔ اندراجات کی ترتیب عنوانات کے تحت حروف تہجی کے اعتبار سے کی گئی ہے۔

اردو ناول

۴۵۳	کارواں	اختر اورینوی	۷-۴	اپریل ۱۹۴۴	۱۱-۱۶
۴۵۴	ایضاً	ایضاً	۸-۵	نومبر ۱۹۴۴	۸-۱۰
۴۵۵	ینا	ایضاً	۸-۶	دسمبر ۱۹۴۴	۶-۹
۴۵۶	ایضاً	ایضاً	۹-۱	جنوری ۱۹۴۵	۶-۹
۴۵۷	ایضاً	ایضاً	۹-۲	فروری ۱۹۴۵	۸-۱۰

ایک نیم رومانی، معاشرتی اور اصلاحی ناول۔

۴۵۸	تعمیر	اختر اورینوی	۹-۷	جولائی ۱۹۴۵	۱۸-۲۵
۴۵۹	ایضاً	ایضاً	۹-۸-۹	اگست۔ستمبر ۱۹۴۵	۵۰-۷۵
۴۶۰	ایضاً	ایضاً	۹-۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۲۵-۳۶
۴۶۱	ایضاً	ایضاً	۹-۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۳۲-۳۷
۴۶۲	ایضاً	ایضاً	۱۰-۱-۲	جنوری۔فروری ۱۹۴۵	۳-۵۳

Marfat.com

۴۶۳	ایضاً	ایضاً	۱۰_۵	مئی ۱۹۴۶	۱۶_۲۱
۴۶۴	ایضاً	ایضاً	۱۰_۶	جون ۱۹۴۶	۲۵_۳۲

سات قسطوں میں ایک سماجی اور اصلاحی ناول۔

اردو ناول نگار-سوانح وانتقاد

۴۶۵ ایک قدیم ناول

'نقش طاؤس' قاضی عبدالودود ×_۲ جنوری ۱۹۵۲ ۸_۱۶

'نقش طاؤس' منشی حسن علی اور منشی محمد اعظم کی مشترک تخلیقی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یہ ۱۸۸۱ء کی تصنیف ہے۔ زیر نظر مضمون میں اس ناول کا فنی جائزہ پیش کیا گیا ہے، نیز منشی حسن علی کے بارے میں مختصر سوانحی معلومات بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ مضمون نگار کے خیال میں اس ناول میں کوئی فنی خوبی یا حسن نہیں ہے۔ اسکی جتنی بھی اہمیت ہے وہ صرف اس کی ضخامت کے سبب ہے۔

۴۶۶	بہار کا اردو ناول نگار	نصیر حسین خیال	۹_۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۱۰_۱۸
	ایضاً	ایضاً	۹_۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۷_۱۴

بہار میں ناول نگاری کا تاریخی جائزہ لیتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ بہار کا اولین ناول نگار سجاد عظیم آبادی ہے آخر میں سجاد کے حالات زندگی بھی بیان کیے گئے ہیں۔

۴۶۷ فن ناول نگاری اور

نذیر احمد اختر اورینوی ×_۱۱ دسمبر ۱۹۵۷ ۲۰_۲۵

ناول نگاری کے فن اور اجزائے ترکیبی سے بحث۔ نذیر احمد کے ناولوں کا تنقیدی جائزہ۔ نذیر احمد کا اہم ناول نگاروں سے موازنہ۔ شرر اور سرشار پر فوقیت اور برتری۔ آخر میں اس رائے کا اظہار کہ اگر ان کے پاس 'ذکاوت' کچھ زیادہ ہوتی اور مزاج میں 'مولویت' نہ ہوتی تو ان کے ناول زیادہ جاندار ہوتے۔

Marfat.com

اردو نثر

۴۶۸ اردو نثر ایڈورڈ ہنری پالمر x-۲ جنوری ۱۹۵۲ ۵۹-۶۶

اودھ اخبار مورخہ ۱۳/اپریل ۱۸۷۴ء سے ماخوذ ایڈورڈ ہنری پالمر (Edward Henry Palmer) کا ایک مضمون جس میں انگلستان کے تاریخی حالات مذکور ہیں۔ مضمون میں اردو اشعار کا بکثرت استعمال کیا گیا ہے۔

۴۶۹ انشاء کی مثنوی خالص ہندوستانی زبان میں قاضی عبدالودود x-x مئی ۱۹۵۱ ۵۷

مضمون نگار نے ثابت کیا ہے کہ انشاء کی کتاب 'رانی کیتکی' اور 'اودے بھان' کی کہانی خالص ہندوستانی زبان ہیں۔

۴۷۰ دہ مجلس فضلی قاضی عبدالودود x-۴ دسمبر ۱۹۵۳ ۱۸۱-۱۸۹

فضل علی فضلی کی دہ مجلس اردو نثر کی قدیم ترین تالیف مانی جاتی ہے۔ دراصل یہ ملا حسین واعظ کاشفی کی فارسی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ مختلف تذکروں اور اردو ادب کی تاریخوں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ مضمون نگار نے ان تذکروں اور کتب تاریخ میں موجود مواد سے بحث کی ہے اور ان کا زیادہ تر حصہ اس مضمون میں نقل کر دیا گیا ہے۔

۴۷۱ ولی ویلوری کی دہ مجلس کا ایک قدیم اور معتبر مخطوطہ سید حسن عسکری ۲-۸ x-x ۱۲۵-۱۴۰

ولی ویلوری، ولی اورنگ آبادی کے ہم عصر تھے۔ شاعر تھے اور اپنے عہد کے اساتذہ میں شمار کیے جاتے تھے۔ اُن سے واقعہ کربلا سے متعلق ایک 'منظوم داستان دہ مجلس' کے عنوان سے منسوب ہے۔ کافی عرصہ تک اسے ولی دکنی کی تصنیف تصور کیا جاتا رہا۔ لیکن محققین مابعد نے یہ ثابت کیا کہ یہ مثنوی ولی دکنی کی نہیں، ولی ویلوری کی ہے۔ اس کے متعدد قلمی نسخے مختلف کتابخانوں میں محفوظ ہیں مضمون نگار نے ان تمام نسخوں سے بحث کرتے

Marfat.com

ہوئے ثابت کیا ہے کہ زیر نظر دہ مجلس کا عنوان 'روضۃ الشہداء' بھی ہے۔ دراصل ولی ویلوری کی ہی تصنیف ہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے پٹنہ یونیورسٹی کے کتابخانہ میں محفوظ مخطوطہ کو سب سے زیادہ معتبر اور مستند قرار دیا ہے اور اسی کی بنیاد پر نتائج اخذ کیے ہیں۔

اسلام

۴۷۲ اسلام کی حقیقت — محمد عبدالمجید — ۶_۶ — دسمبر ۱۹۴۳ — ۲۵_۳۰

اسلام ایک مکمل دین ہے جو افراط وتفریط سے اجتناب کرنے اور اعتدال برتنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد تکمیل انسانیت ہے۔ اس نے اپنے احکام کی حدیں مقرر کردی ہیں جن کو سمجھنے کے لیے کسی منطق فلسفہ، سائنس یا علم نجوم کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے تمام امور سے بحث کرتے ہوئے دیگر مذاہب سے مقابلہ کرتے ہوئے اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا ہے۔

۴۷۳ اسلامی نظریۂ سیاست — محمد عبدالمجید — ۶_۱_۲ — جولائی-اگست ۱۹۴۳ — ۳۸_۴۲

مضمون نگار کے خیال میں اسلام میں سیاست مذہب سے الگ نہیں۔ اسلام تو زندگی کا مکمل لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ اسلام کا نظریۂ سیاست اعلیٰ اخلاقی اقدار پر قایم ہے۔ اسی لیے اسلامی سیاست میں انسانی اقدار کی بالادستی ہوتی ہے۔

انشائیے

۴۷۴ بولتا سنیما گھر — سید احمد — ۱۰_۱_۲ — جنوری-فروری ۱۹۴۶ — ۶۲_۶۵

۴۷۵ پاگل — سالم — ۶_۱_۲ — جولائی-اگست ۱۹۴۳

محمد حسین ہیکل کے مصری انشائیہ کا اردو ترجمہ۔

۴۷۶ چچا بنارڈ کی سیپ — وسیم (مترجم) — ۳_۵ — مارچ ۱۹۴۲ — ۴۰_۴۶

۴۷۷ ضرورت ہے — رشید احمد صدیقی — ۲_۶ — اکتوبر ۱۹۴۱ — ۲۱_۲۷

۴۷۸ ہوتا تو کیا ہوتا — ایضاً — ۳_۴ — فروری ۱۹۴۲ — ۲۶_۳۳

اپنے مخصوص اسلوب نگارش میں رشید صاحب کے ظریفانہ انشائیے۔

Marfat.com

افسانہ

۴۷۹	اکتاہٹ	اختر اورینوی		جولائی ۱۹۴۹	۳۹_۴۵
۴۸۰	انتہا کی ابتدا	خطی		نومبر دسمبر ۱۹۴۹	۴۲_۴۶
۴۸۱	باپ بیٹا (مصنف کی آپ بیتی کہانی)	عبدالمالک آروی		نومبر دسمبر ۱۹۴۹	۸۱_۸۷
۴۸۲	حسین پولنوشتہ: ڈی ایچ لارنس	مترجم: محمد عیسیٰ		جولائی ۱۹۴۹	۴۶-۶۶
۴۸۳	رانی	سہیل عظیم آبادی		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۲۴_۴۱
۴۸۴	مداوا	یونس رمزی		مئی، جون ۱۹۴۹	۴۰_۴۷
۴۸۵	آخری اکنی	اختر اورینوی	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۲۴_۳۱
۴۸۶	آگ سے کھیلیں	ظفیر الحسن وارث	۱۰_۱_۲	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۵۴_۶۱

موپاساں (Maupassant) کے فرانسیسی افسانے کا اردو ترجمہ۔ اس میں اتنی تحریف کردی گئی ہے کہ کرداروں کے فرانسیسی ناموں کے بجائے ہندوستانی نام مقرر کردیے گئے ہیں اور مجموعی فضا بھی بڑی حد تک ہندوستانی بنادی گئی ہے۔

۴۸۷	آنسو	فضل احمد صدیقی	۵_۱	جنوری ۱۹۴۳	۱۲_۱۶
۴۸۸	آئینہ	کاظم حسین (مترجم)	۶_۱	اپریل ۱۹۴۱	۱۸_۲۱
۴۸۹	آئینہ	ظفر احمد (مترجم)	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۳۸_۳۹
۴۹۰	آئینہ	اختر اورینوی	۸_۱	جولائی ۱۹۴۴	۱۱_۲۰
۴۹۱	اب؟	ایضاً	۵_۱	مارچ ۱۹۴۱	۲۹_۳۵
۴۹۲	احساسِ گناہ	سید محمد محسن	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۲۱_۲۶
۴۹۳	الجھن	محمد حسان (مترجم)	۸_۱	مئی ۱۹۴۲	۲۷_۲۹
۴۹۴	انحراف	بدیع مشہدی (مترجم)	۱۰_۶	جون ۱۹۴۶	۳۹-۳۴

گالزوردی (John Galsworthy) کے انگریزی افسانہ کا اردو ترجمہ۔

Marfat.com

۴۹۵	اندھی نگری	اختر اورینوی	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۲۸_۲۱
۴۹۶	انوکھا انتقام	ابوالحسنات (مترجم)	×_۲_۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۲	۳۵
۴۹۷	انوکھا روگ	محمد محسن	۴_۲	جون ۱۹۴۲	۳۴_۲۱
۴۹۸	ایک بیل	شکیلہ اختر	۳_۶	اپریل ۱۹۴۲	۳۰_۲۵
۴۹۹	ایک خواب	مظفر حسین نقوی (مترجم)	۲_۴	اگست ۱۹۴۱	۳۶_۳۳
۵۰۰	ایک کاروباری	اختر اورینوی	۹_۳	مارچ ۱۹۴۵	۲۹_۱۱
۵۰۱	ایولن	حسن مرتضیٰ خالد (مترجم)	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۳۱_۲۷
	جیمس جوائس کے انگریزی افسانے کا اردو ترجمہ۔				
۵۰۲	باغی	محمد محسن	۵_۳	مارچ ۱۹۴۳	۲۵_۱۸
۵۰۳	بچے کا خواب	عزیز احمد ارکوی (مترجم)	۹_۷	جولائی ۱۹۴۵	۲۹_۲۶
۵۰۴	بورڈنگ ہاؤس	ظفیر الحسن وارث (مترجم)	۹_۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۴۳_۳۷
	جیمس جوائس کے انگریزی افسانے کا اردو ترجمہ۔				
۵۰۵	بوڑھی ماما	اختر اورینوی	۱_۳	جنوری ۱۹۴۱	۲۶_۱۹
۵۰۶	بھکاری بچہ	کاظم حسین (مترجم)	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۳۴_۳۲
۵۰۷	بیل	سید حسن (مترجم)	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۳۳_۳۰
۵۰۸	پراب بھی کبھی کبھی	اختر اورینوی	۱۰_۸_۹	اگست۔ستمبر ۱۹۴۶	۸۵_۴۴
۵۰۹	پرائیویٹ	عبدالمجید	۶_۱_۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۱۲_۷
۵۱۰	پرچے	علی اکبر قاصد	۷_۱	جنوری ۱۹۴۴	۳۷-۳۴
۵۱۱	پکار	شکیلہ اختر	۸_۳_۴	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴	۲۰_۷
۵۱۲	پنا	عبدالمجید	۶_۳	ستمبر ۱۹۴۳	۲۱_۱۵
۵۱۳	پناہ گزیں	اختر اورینوی	۴_۱	مئی ۱۹۴۲	۲۲_۱۹
۵۱۴	پندرہ منٹ	اختر اورینوی	۱۰_۹	اکتوبر ۱۹۴۵	۳۵_۱۹
۵۱۵	پھانسی	مظفر حسین نقوی	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۴۱_۳۴
۵۱۶	تاخیر	اختر احمد	۴_۱	فروری ۱۹۴۱	۲۴_۱۷
۵۱۷	تاریک سائے	اختر اورینوی	۶_۵_۵	مئی۔جون ۱۹۴۳	۲۶_۱۲

Marfat.com

۵۱۸	تربیت فراواں	سید محمود (مترجم)	۵_۵_۶	مئی۔جون ۱۹۴۳	۲۷_۳۰
۵۱۹	تلافی	علی اکبر قاصد (مترجم)	۵_۲	فروری ۱۹۴۳	۲۱_۲۵
۵۲۰	تین ستارے	شکیلہ اختر	۸_۲	اگست ۱۹۴۴	۱۹_۳۰
۵۲۱	ٹوٹے ہوئے دل	رام پرتاپ بہادر	۹_۵_۶	مئی۔جون ۱۹۴۵	۷۸_۸۴
		ہندی افسانہ کا اردو ترجمہ مع تبصرہ			
۵۲۲	ٹیوٹر اور لچھے	ح۔م۔اسلم	۶_۶	دسمبر ۱۹۴۳	۱۰_۱۹
۵۲۳	جاسوسی	نور العین (مترجم)	۹_۵_۶	مئی۔جون ۱۹۴۵	۳۴_۳۹
۵۲۴	جانباز	ظفر احمد (مترجم)	۴_۵	ستمبر ۱۹۴۲	۲۸_۳۰
۵۲۵	جب بات بنائے نہ بنے	ظفیر الحسن وارث (مترجم)	۹_۸_۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۴۶_۴۹
۵۲۶	جنسی خوف	سید محمد محسن	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۲۳_۳۰
۵۲۷	جنگل	اختر اورینوی	۷_۵	مئی ۱۹۴۴	۱۶_۲۵
۵۲۸	جونیر	اختر اورینوی؟	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۲۵_۳۴
۵۲۹	جھوٹی بھوک	سید محمد محسن	۴_۶ (الف)	نومبر ۱۹۴۲	۱۸_۲۵
۵۳۰	چار دوست	بہاء الدین	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱	۲۲_۳۰
۵۳۱	چالاک رپورٹر	کاظم حسین (مترجم)	۱_۵	مارچ ۱۹۴۱	۳۶_۴۳
۵۳۲	چاہ حیات	ابو العلا رضی الرحمٰن (مترجم)	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۲۸_۳۱
۵۳۳	حاسد	آرزو جلیلی (مترجم)	۵_۳	مارچ ۱۹۴۳	۲۶_۳۸
		موپاساں کے فرانسیسی افسانہ کا اردو ترجمہ۔			
۵۳۴	حرماں نصیب	تسنیم جہانگیر نگری	۷_۶	جون ۱۹۴۴	۲۰_۲۸
۵۳۵	خان کی بیویاں	ظفر احمد (مترجم)	۲_۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۲۸_۳۲
۵۳۶	دل انسان	علی اکبر قاصد	۹_۳	مارچ ۱۹۴۵	۳۰_۳۴
۵۳۷	دلچسپ موت	محمد حسان (مترجم)	۵_۲	فروری ۱۹۴۳	۲۶_۲۸
۵۳۸	دماغ کی خرابی	خیالی مہدوالوی	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۱	۲۵_۳۱

Marfat.com

۵۳۹	دولہن بھابی	اسلم عظیم آبادی	۱۰_۸_۹	اگست_ستمبر ۱۹۴۶	۵۹_۷۲
۵۴۰	ایضاً	ایضاً	x_	نومبر ۱۹۴۶_مارچ ۱۹۴۷	۶۰_۷۳
۵۴۱	دھواں	م_ع_جیلانی	۷_۱	جنوری ۱۹۴۴	۲۷_۳۳
۵۴۲	دیوار	مونس رضا عابدی	x_	نومبر ۱۹۴۶_مارچ ۱۹۴۷	۸۲_۸۶
۵۴۳	ڈائنامیٹ	اختر اورینوی	۱۰_۳_۴	مارچ_اپریل ۱۹۴۶	۴۵_۵۶
۵۴۴	رات بھر	ایضاً	۹_۸_۹	اگست_ستمبر ۱۹۴۵	۳۴_۴۹
۵۴۵	رسی	مظفر حسین نقوی	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۳۵_۳۷
		(مترجم)			
۵۴۶	روشنی اور تاریکی	محمد جنید	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۱۹_۲۶
۵۴۷	سارنگی	محمد زبیر انصاری	۳_۶	اپریل ۱۹۴۲	۳۱_۳۳
		(مترجم)			
۵۴۸	سایہ گلستاں	ظفیر الحسن وارث	۹_۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۳۶_۵۱
		(مترجم)			
		ڈی_ایچ لارنس (D.H.Lawrance) کے انگریزی افسانہ کا ترجمہ۔			
۵۴۹	سچی بات	رضا تسنیم جہانگیر نگری	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۲۳_۲۷
		(مترجم)			
		'گجندر کمار سرکے' کے ہندی افسانے کا اردو ترجمہ۔			
۵۵۰	سحر ہونے تک	یونس رمزی	x_۵_۶	ستمبر_اکتوبر ۱۹۴۹	۵۳_۵۹
۵۵۱	سرخ بندی	شکیلہ اختر	۹_۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۱۸_۳۰
۵۵۲	سمینہ	مظفر گیلانی	۱_۲_۶	جولائی_اگست ۱۹۴۵	۱۳_۱۷
۵۵۳	سنگ خوار	عرفان قادری	x_۵_۶	ستمبر_اکتوبر ۱۹۴۹	۶۰_۶۵
		(مترجم)			
۵۵۴	سوکھا ہوا یودا	شکیلہ اختر	۷_۲_۳	فروری_مارچ ۱۹۴۴	۲۹
۵۵۵	سیاہ موتی	محمد یحییٰ (مترجم)	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۲۳_۲۹
۵۵۶	شادی	سید حسن (مترجم)	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۲۷_۳۴

Marfat.com

۵۵۷	شرافت	محمد سلمان صدیقی	۷_۴	اپریل ۱۹۴۴	۲۹_۲۶
۵۵۸	شکست	محمد یحییٰ (مترجم)	۵_۵_۶	مئی_جون ۱۹۴۳	۳۷_۳۱
۵۵۹	شکوردادا	اختر اورینوی	۲_۴	اگست ۱۹۴۱	۳۲_۲۰
۵۶۰	شہید	ح_م_اسلم	۶_۳	ستمبر ۱۹۴۳	۲۷_۲۲
۵۶۱	صبح بخیر	رضیہ رعنا	۹_۴	اپریل ۱۹۴۵	۲۷_۲۰
۵۶۲	صبح بخیر	کاظم حسن (مترجم)	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۳۷_۳۱
	فرانسیسی مصنف زاں ریس کے افسانے کا اردو ترجمہ				
۵۶۳	صدائے واپسیں	شکیلہ اختر	۹_۳	مارچ ۱۹۴۵	۴۰_۳۸
۵۶۴	غبار	مجتبیٰ احمد	۸_۱	جولائی ۱۹۴۴	۲۷_۲۱
۵۶۵	غیرت	نصیر حیدر نصیر	۴_۳	جولائی ۱۹۴۲	۳۵_۳۱
۵۶۷	فٹ پاتھ	اختر اورینوی	۳_۴	فروری ۱۹۴۲	۳۹_۳۴
۵۶۸	فردوسی	محمد حسان (مترجم)	۵_۱	جنوری ۱۹۴۳	۲۱_۱۷
۵۶۹	فیصلہ	سید حسن	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۳۷_۲۹
۵۷۰	قیدی	علی اکبر قاصد (مترجم)	۴_۶ (ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۲۴_۲۰
۵۷۱	ایضاً	ایضاً	x_x	جولائی ۱۹۴۷	۳۹_۳۵
	جون گالزوردی کے انگریزی افسانے کا اردو ترجمہ۔				
۵۷۲	کچھ اگر	شکیلہ اختر	۲_۱_۱	جنوری_فروری ۱۹۴۶	۳۵_۴۶
۵۷۳	کرشمہ	سلطان حیدر جوش	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۳۳_۱۵
۵۷۴	کشیدہ تعلقات	فضل احمد (مترجم)	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۳۵_۲۸
۵۷۵	کواڑ کی اوٹ	اختر اورینوی	۲۷_۳	فروری_مارچ ۱۹۴۴	۲۰
۵۷۶	کھلا دروازہ	علی اکبر قاصد	۹_۴	اپریل ۱۹۴۵	۳۰_۲۸
۵۷۷	کیڑے	شکیلہ اختر	۱۰_۵	مئی ۱۹۴۶	۳۲_۲۲
۵۷۸	گدھا	محمد سلمان صدیقی	۴_۵	ستمبر ۱۹۴۲	۲۷_۲۴
۵۷۹	گھر کو واپسی	اختر اورینوی	۱۰_۷	جولائی ۱۹۴۶	۳۶_۱۴

Marfat.com

۵۸۰	گھڑی	تمنائی (مترجم)	x_x	نومبر ۱۹۴۶ء	
				مارچ ۱۹۴۷	۷۴_۷۹

میکسم گورکی کی روسی کہانی کا اردو ترجمہ۔

۵۸۱	لذت آزار	محمد محسن (مترجم)	۴_۲	جون ۱۹۴۲	۱۳_۲۰
۵۸۲	لوکارنوں کی بھکارن	محمد ادریس (مترجم)	۹_۵_۶	مئی_جون ۱۹۴۵	۴۰_۴۱

ہنرک واں کلیسٹ کی مختصر کہانی کا ترجمہ۔

۵۸۳	ماں	محمد محسن	۶_۵	نومبر ۱۹۴۳	۱۹_۳۵
۵۸۴	مجرم	ایضاً	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۵۳_۶۱
۵۸۵	مجرم	محمد رضی الرحمٰن (مترجم)	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۱	۳۲_۳۶
۵۸۶	مجسٹریٹ	محمد سلمان صدیقی (مترجم)	۷_۵	مئی ۱۹۴۴	۲۶_۲۸

'الفونز دودے' کے افسانہ کا اردو ترجمہ۔

۵۸۷	محشر خیال	محمد زبیر انصاری	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۱۸_۲۲
۵۸۸	منحوس مکان	محمد سلمان صدیقی (مترجم)	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۲۴_۲۹
۵۸۹	موت اور زیست کی روزانہ صف آرائی میں	راجندر سنگھ بیدی	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۱۸_۲۲
۵۹۰	موسیو سیگاں کی بکری	سید حسن (مترجم)	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۳۲_۳۷
۵۹۱	مہیش	رضا مظہری (مترجم)	۴-۶ (الف)	نومبر ۱۹۴۲	۲۶_۳۴

سرت چند چٹرجی کے بنگالی افسانے کا اردو ترجمہ۔

۵۹۲	ناکام محبت	بہاء الدین احمد	۱_۴	فروری ۱۹۴۱	۲۵_۳۷
۵۹۳	نونا	سید محمد نواب (مترجم)	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۲	۲۷_۳۰
۵۹۴	نئی ماما	محمد محسن	۵_۳	مارچ ۱۹۴۲	۳۲_۳۹
۵۹۵	نئے طریقے	شکیلہ اختر	۴_۶ (ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۱۲_۱۹
۵۹۶	وحشی ناچ	اشفاق حسین	۹_۳	مارچ ۱۹۴۵	۴۱_۴۲
۵۹۷	وہ تصویر	محمد حسان (مترجم)	۶_۱_۲	جولائی_اگست ۱۹۴۳	۲۷_۳۱
۵۹۸	ہامٹ	محمد زبیر انصاری (مترجم)	۴_۳	جولائی ۱۹۴۶	۳۶_۳۹

Marfat.com

۵۹۹ ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے — اختر اورینوی — ۵_۲ — فروری ۱۹۴۸ — ۱۳_۹

۶۰۰ یتیم — سالم (مترجم) — ۶_۳ — ستمبر ۱۹۴۳ — ۳۹_۲۸

افسانے۔تنقید

۶۰۱ افسانے میں مقصد — اختر اورینوی — ۶_۱_۲ — جولائی۔اگست ۱۹۴۳ — ۶_۴

افسانے میں مقصدیت پر زور۔اس رائے کا اظہار کہ دوسرے فنون کے مانند افسانے میں بنیادی مقصد کے علاوہ ایک ارتقائی مقصد بھی ہونا چاہیے۔لیکن ضروری ہے کہ اسے فنکارانہ حسن اور لطافت ونظافت کے ساتھ پیش کیا جائے۔

۶۰۲ کیچلیاں وبال جبریل — سلطان احمد — x_۵_۶ — ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ — ۳۵_۳۰

(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج ۱:۲)

انگریزی ادب

۶۰۳ انگریزی ادب — شائستہ اختر سحروردی — ۶_۴ — اکتوبر ۱۹۴۲ — ۴۲_۴۰

اردو ادب پر انگریزی اثرات کی نشاندہی۔علی سردار جعفری، سجاد ظہیر ،رشید الظفر، حیات اللہ انصاری ،عصمت چغتائی وغیرہ کی تخلیقات کا انگریزی مصنفین کی تصانیف سے موازنہ۔

۶۰۴ موجودہ انگریزی ادب — فضل احمد (مترجم) — ۶_۴ — اکتوبر ۱۹۴۲ — ۶_۴

دیوی داس چٹرجی کے انگریزی مضمون کا اردو ترجمہ۔جس میں بیسویں صدی کی چوتھی دہائی میں تخلیق کیے جانے والے انگریزی ادب کا جائزہ لیا گیا ہے۔

انگلستان۔تاریخ

۶۰۵ انگلستان میں پہلا ایرانی سفیر — عزیز حیدر کھجوی — ۹_۱۰ — اکتوبر ۱۹۴۵ — ۶۳_۵۹

Marfat.com

۶۰۶ ایضاً ایضاً ۹_۱۱ نومبر ۱۹۴۵ ۴۷_۵۲

انگلستان اور ایران کے تعلقات پر ایک اجمالی نظر۔ انتھونی جنکنسن ایران میں انگلستان کے پہلے سفیر تھے۔ اور انگلستان میں ایران کے اولین سفیر مرزا ابوالحسن (ولادت: ۱۷۷۶ء) تھے۔ مرزا کا لندن میں گرم جوشی سے استقبال ہوا۔ ہر شخص ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا خواہش مند تھا۔ مرزا صاحب ایک کامیاب سفارت کار ہونے کے علاوہ زبردست عالم اور دانشور بھی تھے۔ اپنی مادری زبان کے علاوہ ترکی، روسی اور انگریزی زبانیں بھی بخوبی جانتے تھے۔

بغداد۔ تاریخ

۶۰۷ دو زبردست تاریخی شخصیتوں کا تصادم احمد عروج قادری (مترجم) ۳_۱ نومبر ۱۹۴۱ ۴۵_۵۳

علی ادہم مصری کے عربی مضمون کا اردو ترجمہ۔ اس میں عہد عباسی کی دو اہم شخصیتوں ابو جعفر منصور اور ابو مسلم خراسانی کے باہمی روابط کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

بہار۔ تاریخ

۶۰۸ اورنگ آباد کے تاریخی حالات عبدالرؤف اورنگ آبادی نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۷۳_۸۰

اورنگ زیب اور اورنگ آباد شہر کا تاریخی تعلق۔

۶۰۹ عہد اسلام میں دربھنگہ پر ایک مجموعی نظر الیاس رحمانی مئی، جون ۱۹۴۹ ۷۳_۱۰۲

اسلامی عہد کے ادوار میں ضلع دربھنگہ جسے اب کمشنری کا درجہ حاصل ہے بہار کا ایک اہم شہر ہے، مجموعی روشنی ڈالی گئی ہے۔ تاریخی اعتبار سے دربھنگہ کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ اس مضمون میں مندرجہ ذیل ثانوی مضامین، تاریخ، عہد اسلامیہ، دولت خلجیہ، سلاطین تغلقیہ، سلاطین شرقیہ،

Marfat.com

سلاطین لودی، وغیرہ کے عنوان سے دربھنگہ کی مفصل تاریخ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۶۱۰ عہد اسلامیہ میں
دربھنگہ پر ایک مجموعی نظر محمد الیاس رحمانی جولائی ۱۹۴۹ ۸۲-۹۱

عہد اکبری، عہد جہانگیری:- ۱۰۳۷-۱۰۱۴ھ/ ۱۶۲۸-۱۶۰۵ء۔
عہد شاہجہانی:- ۱۰۶۸-۱۰۳۷ھ/ ۱۶۵۸-۱۶۲۸ء۔
عہد عالمگیر:- ۱۱۱۸-۱۰۶۸ھ/ ۱۷۰۷-۱۶۵۸ء میں دربھنگہ پر تاریخی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور مشائخ، علماء فوجداران کا ذکر ساتھ ہی عہد محمد شاہی ۱۱۶۱-۱۱۳۱ھ ۱۷۴۸-۱۷۱۹ء کے عہدیداران اور دربھنگہ ضلع کی تاریخی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

۶۱۱ قلعہ رہتاس کی تاریخ فصیح الدین بلخی ×۵-۶ ستمبر-اکتوبر ۱۹۴۹ ۸۷-۹۴

'رہتاس' بہار میں آرہ کے جنوب مغرب میں واقع ایک قدیم تاریخی شہر ہے۔ مضمون نگار نے اسکی تاریخی حیثیت پر روشنی ڈالی ہے اور اس کی تاریخی عمارات کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

۶۱۲ مرحوم حاجی پور محمد عبدالحکیم ۱۰-۵ مئی ۱۹۴۶ ۳۵-۵۱

بہار کے شمال قصبہ حاجی پور (ویشالی گڑھ) کے بارے میں تاریخی اور جغرافیائی معلومات۔

تاریخ

۶۱۳ اسکندریہ اور اس کے ذہنی کارنامے ۱-۳ جنوری ۱۹۴۱ ۴۸-۵۷

عہد اسلامی کے اسکندریہ کے عروج و زوال کی داستان۔ کتب خانہ اسکندریہ کی تفصیلات۔ آخر میں اس خیال کا اظہار کہ آج یورپ یونان کے کارناموں پر نازاں ہے لیکن اس حقیقت کو فراموش کر دیا جاتا ہے کہ علم کی اصل روشنی تو ہمیں اسکندریہ کے علمی ذخائر سے ملتی ہے۔

۶۱۴ خواجہ حافظ اور ہندوستان عبدالحفیظ نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۵۴-۵۸

Marfat.com

خواجہ حافظ ہندوستان کیا آئے؟ تاریخ، کتبہ واشعار کے حوالہ کی روشنی میں تبصرہ۔

۶۱۵ جبل الطارق عبدالمجید ۴۔۲ جون ۱۹۴۲ ۳۷۔۴۳

ہسپانیہ (Spain) کے جنوب میں مشہور اور تاریخی پہاڑ جبل الطارق کے بارے میں دلچسپ تاریخی معلومات۔ اس کا نام مشہور سپہ سالار طارق بن زیاد کے نام پر رکھا گیا جنھوں نے ۷۱۱ء میں اسی پہاڑی کو عبور کر کے ہسپانیہ کو فتح کیا تھا۔ ۱۷۰۴ء میں انگریزوں نے اس پر قبضہ کر کے اس پر اپنا بحری اڈہ قائم کر لیا اب جبل الطارق کو Gibralter کہا جاتا ہے۔

۶۱۶ سلطنت حیرہ عبدالمجید ۷۔۲ فروری۔مارچ ۱۹۴۴ ۴۲

وحشی قبایل کے تشدد اور انتہا پسندی سے محفوظ رہنے کے لیے دو سلطنتیں قائم ہوئیں۔ ایک سلطنت غسان اور دوسری سلطنت حیرہ۔ زیر نظر مضمون میں ثانی الذکر سلطنت کے بانی اور اس کے جانشینوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور تاریخی واقعات کی تفصیلات بیان کی گئی ہے۔

۶۱۷ لیبیا کا مسئلہ اُسامہ یزدانی × جولائی ۱۹۴۹ ۹۲۔۹۹

لیبیا، الجزائر، ٹیونس اور مراقش کو ''المعروف العزی'' کہتے ہیں۔ یہاں کے باشندے بھی عربی النسل ہیں۔ مندرجہ بالا ممالک وقتاً فوقتاً دوسرے تیسرے طاقتور قبضے میں رہے۔ اس کے بعد کے مرحلے کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

۶۱۸ صبح صادق اور اس کا مصنف عزیز حیدر کجھوی ۸۔۵ نومبر ۱۹۴۴ ۶۔۷

۶۱۹ ایضاً ایضاً ۹۔۱ جنوری ۱۹۴۵ ۲۔۵

۶۲۰ ایضاً ایضاً ۹۔۲ فروری ۱۹۴۵ ۵۔۷

۶۲۱ ایضاً ایضاً ۹۔۳ مارچ ۱۹۴۵ ۲۔۱۰

صبح صادق تاریخ کی اہم کتاب ہے۔ اس کے مؤلف مرزا محمد صادق بن محمد صالح زبیری اصفہانی (م۔۱۶۵۱ء) ہیں۔ یہ چار جلدوں پر مشتمل

Marfat.com

ہے۔ان کے مشمولات حسب ذیل ہیں:

جلد اول:-ازابتدا تا خلفائے عباسیہ۔

جلد دوم:-ازعہد چنگیز خاں تا عہد شاہجہاں۔

جلد سوم:-ابتدائی صدیوں کی مشہور شخصیات کے سوانح۔

جلد چہارم:-جغرافیائی حالات

زیر نظر مضمون میں اس کتاب پر تفصیلی تبصرہ کیا گیا ہے اور مؤلف کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کیے گئے ہیں۔

۶۲۲ علم التاریخ سید حسن عسکری x-۳۸ x-۱۹۸۳ ۵۳-۸۶

علم تاریخ سے تفصیلی بحث۔تاریخ اور مورخ کے باہمی تعلق کی توضیح۔

۶۲۳ قوم سبا محمد عبدالمجید ۵-۶ نومبر ۱۹۴۳ ۳۳-۳۸

قوم سبا کے تاریخی واقعات۔زمانۂ قدیم میں عرب کے جنوب میں دو قومیں آباد تھیں۔ایک 'سبا' اور دوسری 'حمیر'۔سبا امم قحطانیہ کی سب سے مشہور شاخ ہے۔حمیر بھی اصلاً سبا سے کوئی مختلف قوم نہیں تھی صرف خاندان اور محل حکومت کا فرق تھا۔

تعلیم

۶۲۴ قومی تعلیمی نظام اور

اس کے اسباب سید محمد احمد ۳-۲ جنوری ۱۹۴۲ ۳۶-۴۲

قومی تعلیم اور اس کی تشکیل کے اسباب وعلل سے بحث۔اس میں تبدیلی کی حمایت لیکن محتاط رویہ اپنانے کا مشورہ۔

تصوف

۶۲۵ بشارت الامامت قاضی عبدالودود ۳-۶ اپریل ۱۹۴۲ ۱۳-۲۲

۶۲۶ ایضاً ایضاً ۴-۱ مئی ۱۹۴۲ ۱۱-۱۶

'بشارت الامامت' سید غلام حسین خاں کی ایک فارسی مثنوی ہے جس میں انھوں نے اپنے مُرشد شاہ علیم اللہ خاں کے بعض خوارق وعادات نظم کیے

Marfat.com

ہیں اس میں ۱۱۰۶ اشعار ہیں۔ اس مثنوی پر ایک تحقیقی مضمون قاضی عبدالودود صاحب کا ماہنامہ ندیم، گیا (جلد ۸۔ شمارہ ۳۔ ستمبر ۱۹۳۷ء۔ ص ۱۴۹۔ ۱۶۰) میں شائع ہوا تھا۔ اس میں کچھ غلطیاں راہ پا گئی تھیں۔ بعد میں ان اغلاط کو دور کر کے قاضی صاحب نے از سر نو مضمون کی تسوید کی اور اسے مندرجہ بالا دو قسطوں میں شائع کیا۔

۶۲۷ تصوف کیا ہے — سید محمد صدرالدین — نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ — ۵۹۔ ۶۴

اسلامی تصوف پر بحث۔

۶۲۸ شمع محفل — قاضی عبدالودود — ×۔ ۱۸ — جولائی ۱۹۶۲ — ۱۔ ۱۷

شمع محفل خواجہ میر درد کی تالیف ہے۔ اس کا موضوع تصوف ہے۔ اس میں انھوں نے اپنے صوفیانہ خیالات کو نظم کیا ہے۔ کہیں کہیں نثری عبارت بھی آ گئی ہے۔ یہ ۳۴۱ فصلوں پر مشتمل ہے۔

ابتداء میں یہ درد کے ایک رسالے 'درد دل' کے حاشیہ پر مطبع کبیری سہسرام سے ۱۲۶۷ھ میں شائع ہوئی۔ مضمون نگار کے پیش نظر اس کا یہی ایڈیشن ہے۔ زیر نظر مضمون میں 'شمع محفل' کا مختصر تعارف کرا کے اس کے مطالب کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

۶۲۹ کچھ حضرت مخدوم کے ملافیظ و مکاتیب کے متعلق — سید حسن عسکری — ×۔ ۲۷ — ×۔ ۱۹۷۴ — ۱۳۹۔ ۱۶۷

حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری مخدوم بہار (۱۲۶۳ء۔ ۱۳۸۰ء) کے ملفوظات اور مکاتیب کی روحانی، ادبی اور تاریخی اہمیت پر روشنی۔ آخر میں چند مکاتیب بھی پیش کیے گئے ہیں۔

تقویم (جنتری)

۶۳۰ جدول فی المقابلہ بین التاریخین الہجری والمسیحی — محمد ثناء الحق — ×۔ ۲۶ — ×۔ ۱۹۷۳ — ۱۲۳۔ ۱۲۹

Marfat.com

تقویم ہجری وعیسوی۔ پہلے خانے میں ہجری اور اس کے مقابل دوسرے خانے میں عیسوی سنین۔

جاپانی—ادب

۶۳۱	جغرافیہ وجود (جاپان)	کلیم الدین احمد	×۔۱۴	جولائی ۱۹۵۹	۳۲۔۳
۶۳۲	ایضاً	ایضاً	۱۵۔×	×۔×	۱۱۳۔۱۰۵

جاپانی ادب کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے اس رائے کا اظہار کہ جاپانی ادب میں بیانیہ اور ایپک شاعری کا فقدان ہے۔ نیز یہ کہ جاپانی شاعری اخلاقیات سے عاری ہے۔

چین—تاریخ

۶۳۳	سنکیانگ	سید حسن	×۔۴	اگست ۱۹۴۹	۵۵۔۴۰
۶۳۴	ایضاً	ایضاً	×۔۵۔۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۱۰۷۔۹۵

سنکیانگ (Sinkiang) چین کا شمال مغربی صوبہ ہے۔ یہ دراصل چینی ترکستان کا چینی نام ہے۔ یہ صوبہ تبت کے شمال میں واقع ہے۔ سنکیانگ پر ۱۹۴۰ میں روس نے قبضہ کرلیا تھا لیکن ۱۹۴۹ میں یہ پھر چین کو واپس مل گیا۔ زیر نظر مضمون میں سنکیانگ کے جغرافیائی، سیاسی، تجارتی اور تمدنی حالات کا تفصیل سے بیان ہے۔

چینی ادب

۶۳۵	جغرافیہ وجود (چین)	کلیم الدین احمد	×۔۱۳	×۔×	۸۸۔۳۱

چینی ادب کا تنقیدی جائزہ۔ چینی ادب کے قدیم شعرا کے فنی محاسن ومعائب سے بحث۔ ساتھ ہی چینی فکشن پر مغربی اثرات پر روشنی۔ آخر میں اپنے اس مخصوص نظریے کا اعادہ کہ چینی ادب دو ہزار سال قدیم ہونے کے باوجود اس میں بھی تنقید اقلیدس کا خیالی نقطہ ہے۔

۶۳۶	سنکیانگ	سید حسن	نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۷۳۔۶۵

(گذشتہ سے پیوستہ)

Marfat.com

ڈراما

۶۳۷	پیکنگ کا پروفیسر	تمنائی (مترجم)	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۳۸_۴۳
۶۳۸	ایضاً	ایضاً	۱_۲	دسمبر ۱۹۴۰	۳۲_۳۷
۶۳۹	ایضاً	ایضاً	۱_۳	جنوری ۱۹۴۱	۲۷_۳۴
۶۴۰	ایضاً	ایضاً	۱_۴	فروری ۱۹۴۱	۳۸_۴۰

اصل ڈراما کافی طویل ہے۔ یہاں اس کی صرف چار قسطیں ہی پیش کی گئی تھیں کہ طوالت کے سبب اس کی اشاعت منقطع کر دینی پڑی۔

۶۴۱	شہنشاہ حبشہ پر ایک نظر	غلام سرور		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۱۳_۲۱

شہنشاہ حبشہ پر تاریخ کی روشنی میں تبصرہ۔

۶۴۲	عظمت گناہ	افتخار	x_۵_۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۶۶_۷۶

تین ایکٹ کا ایک مختصر ڈراما۔

روسی ادب

۶۴۳	انتقام	محمد رقیش (مترجم)	x_۴	اگست ۱۹۴۹	۲۷_۳۷

روسی ناول نگار پشکن کے افسانہ کا اردو ترجمہ۔

۶۴۴	گھر پر	ظفیر الحسن وارث (مترجم)	۹_۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۳۸_۴۵

نامور روسی ناول نگار پشکن کے افسانہ نگار الکسانڈر کیوبرن (م۔۱۸۷۰ء) کے مختصر حالات، اس کا ادبی ذوق اور ایک افسانہ کا اردو ترجمہ۔

زبان — تاریخ

۶۴۵	زبان کی تاریخ	محمد فضل الرحمٰن	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۴۶_۵۲
۶۴۶	ایضاً	ایضاً	۱_۲	نومبر ۱۹۴۰	۴۰_۴۵
۶۴۷	ایضاً	ایضاً	۱_۳	جنوری ۱۹۴۱	۴۳_۴۷
۶۴۸	ایضاً	ایضاً	۱_۴	فروری ۱۹۴۱	۴۲_۴۸
۶۴۹	ایضاً	ایضاً	x_۱۲	x_x	۲۰_۵۵

Marfat.com

زبان کے آغاز اور ارتقا سے مفصل بحث۔ یہ مضمون قسطوار شائع ہو رہا تھا۔ چار قسطیں شائع ہوئی تھیں کہ فاضل مضمون نگار کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد چاروں قسطوں کو یک جا کر کے حصہ ۱۲ میں شائع کر دیا گیا۔

زراعت

۶۵۰ زراعت کی ابتدا سید احمد ۹۔۷ جولائی ۱۹۴۵ ۴۴۔۴۷

کاشت کی ابتدا اور آغاز کا تاریخی جائزہ۔ کاشت سے قبل انسان جانوروں کی مانند شکار کر کے اپنی غذا حاصل کرتا تھا۔ بعد میں سنگی دور (Stone Age) میں زراعت کا استعمال عام ہوا۔ لہذا زراعت کی ابتدا کا سنگی دور کے پہلے ہونے کا امکان ہے۔

سائنس

۶۵۱ ارتقاء فن پرواز پر ایک نظر رضا احمد جعفری ۶۔۲ اکتوبر ۱۹۴۱ ۴۵۔۵۶

۱۷۸۴ء سے موجودہ دور تک خلائی پرواز کی مفصل تاریخ۔ فضا میں پرواز کی طرف جس شخص نے سب سے پہلے توجہ کی اور اس کا عملی تجربہ کیا وہ ایک اطالوی انجنیئر لیونارڈ ڈاونسی تھا۔

۶۵۲ ریڈیو اور کلچر کلیم الدین احمد ×۔۲۔۳ فروری۔مارچ ۱۹۴۴

۶۵۳ ایضاً ایضاً ۷۔۴ اپریل ۱۹۴۴ ۵۔۱۰

۶۵۴ ایضاً ایضاً ۷۔۵ مئی ۱۹۴۴ ۵۔۱۳

۶۵۵ ایضاً ایضاً ۷۔۶ جون ۱۹۴۴ ۶۔۱۳

مضمون نگار ریڈیو نشریات کی اہمیت تسلیم کرتا ہے اور ان کو انسانی تمدن کو فروغ دینے اور ذہنی بالیدگی پیدا کرنے کا موثر ذریعہ قرار دیتا ہے اسی کے ساتھ وہ ریڈیو کے مخرب الاخلاق اثرات سے بھی متنبہ کرتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض پروگرام تفریح کا اچھا ذریعہ ہونے کے ساتھ تعلیم و تربیت کا بھی بہترین نمونہ پیش کرتے ہیں۔ لہذا ریڈیو کے پروگراموں میں اگر اخلاقی اور تہذیبی پہلو غالب رہے تو وہ انسان کی تفریح کے ساتھ،

Marfat.com

بہترین معلم بھی ہو سکتے ہیں۔

۶۵۶ شہاب ثاقب اور سنگفل ح۔م۔اسلم ۶۔۴ اکتوبر ۱۹۴۳ ۳۰۔۳۷

شہاب ثاقب آفاقی ذرات کی مجتمع شکل ہے۔ اسی طرح کائنات کے لاتعداد باریک باریک مادے گردش میں رہتے ہیں، انھیں ہم سنگفل کہہ سکتے ہیں۔ سنگفل کائنات ذرات کی سرد اور ٹھوس مجتمع شکل ہیں۔ ان کے گرنے کا وقت متعین نہیں ہے۔ ۱۹۰۸ء میں دنیا کا ایک بڑا سنگفل سائبیریا کے شمالی حصہ میں گرا تھا۔ یہ سائنسی اور جغرافیائی دنیا میں بہت اہم تصور کیے جاتے ہیں۔

سماجیات

۶۵۷ ادب، فرائڈ اور مارکس ذکی الحق (مترجم) x۔۲۶ x۔۱۹۷۳ ۵۹۔۷۶

سید صلاح الدین احرار کے انگریزی مضمون کا اردو ترجمہ۔ نفسیات اور سماجیات کے حوالے سے ادب کا تنقیدی مطالعہ۔

۶۵۸ اسلام میں عورتوں کا درجہ عبدالمجید ۸۔۲ اگست ۱۹۴۴ ۳۱۔۳۷

۶۵۹ ایضاً ایضاً ۸۔۳۔۴ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴ ۲۱۔۲۴

۶۶۰ ایضاً ایضاً ۸۔۵ نومبر ۱۹۴۴ ۱۱۔۱۳

۶۶۱ ایضاً ایضاً ۸۔۶ دسمبر ۱۹۴۴ ۱۰۔۱۳

۶۶۲ ایضاً ایضاً ۹۔۱ جنوری ۱۹۴۵ ۱۰-۱۳

سماج میں عورت کے درجہ کا تعین۔ اس کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام نے خواتین کو مردوں کے مساوی حقوق عطا کیے ہیں۔

۶۶۳ اشتراکیت گیان چند ۵۔۱ جنوری ۱۹۴۳ ۳۴۔۳۸

اشتراکیت کے معانی ومفاہیم اور وسعت۔ ہندوستان میں نظریۂ اشتراکیت کے ارتقاء اور ترویج سے بحث۔

۶۶۴ اصلاح النساء محمد سلمان صدیقی ۷۔۲۔۳ فروری۔مارچ ۱۹۴۴ ۵۸

محترمہ رشیدۃ النساء (۱۸۵۵۔۱۹۲۹ء) شمس العلماء مولوی سید وحید

Marfat.com

الدین خاں کی صاحبزادی تھیں۔ مولوی سید محمد یحییٰ سے منسوب ہوئیں۔ آپ نے مسلم خواتین کی اصلاح اور تعلیم نسواں کی تحریک کا آغاز کیا اور پٹنہ میں ایک زنانہ اسکول کی بنیاد بھی ڈالی۔ اس اصلاحی تحریک کے سلسلہ میں آپ نے متعدد کتابیں بھی لکھیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہم کتاب 'اصلاح النساء' ہے جو ۱۸۹۴ میں حلیہ وطبع سے آراستہ ہوئی۔ زیر نظر مضمون میں اس کتاب کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے اور کتاب کا خلاصہ پیش کر دیا گیا ہے۔ مضمون نگار کا خیال ہے کہ یہ غالباً اپنی نوعیت کی اولین کتاب ہے جو ایک مسلم خاتون نے اردو میں لکھی ہے۔

عرب — تاریخ

۶۶۵ مشرق وسطیٰ اور مغربی سیاست — اسامہ یزدانی — مئی-جون ۱۹۴۹ — ۶۵-۷۲

تاریخی پس منظر خاص کر سیاسی پس منظر میں مشرق وسطیٰ ممالک یعنی عرب ممالک، ایران، ترکی اور جزیرہ قبرص کا ذکر پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم میں مغربی زد میں مشرق وسطیٰ کے ممالک کا آنا، حکومت برطانیہ نے جو اینگلو مصری معاہدہ کی دفعات کی کھلے عام مخالفت کی اسکا بھی ذکر یہاں موجود ہے۔

۶۶۶	ٹی۔ای۔لورنس	علی اکبر کاظمی	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۶۷-۷۰
۶۶۷	ایضاً	ایضاً	۱۔۲	دسمبر ۱۹۴۰	۵۰-۵۳
۶۶۸	ایضاً	ایضاً	۱۔۴	فروری ۱۹۴۱	۵۴-۵۷
۶۶۹	ایضاً	ایضاً	۱۔۵	مارچ ۱۹۴۱	۵۸-۶۱

ٹی۔ای لارنس (T.E.Lawrence)(۱۸۸۸-۱۹۳۵ء) اپنی فوجی مہم ادراک کی بناء پر مشہور ہے۔ یہ مدتوں تک انگلستان کی جانب سے عرب ممالک میں بطور جاسوس کام کرتا رہا۔ ترکوں کے خلاف عرب میں بغاوت کا یہی ذمہ دار تھا۔ یہ عرب میں ان ہی کے انداز کا لباس

Marfat.com

زیب تن کرتا اور بالکل ان ہی کی تہذیب کی پیروی کرتا۔ یہ امیر فیصل کے قریب ترین دوستوں میں شامل تھا۔ اس حیثیت سے اس نے بے پناہ فائدہ اٹھایا اور وہاں کے فوجی راز انگلستان کو بھیجتا رہا۔ اس نے ایک کتاب 'دانش کے سات ستون' (Seven Pillars of Wisdom) کے عنوان سے تالیف کی جس میں بغاوتِ عرب کی تفصیلات بیان کی ہیں زیرِنظر مضمون میں 'لارنس' کے حالات زندگی اور اس کے مختلف النوع کارناموں کا تذکرہ ہے۔

۶۷۰ حکومتِ غسان عبدالحمید ۷۔۴ اپریل ۱۹۴۴ ۴۲۔۴۶

غسانی ازد اور خزرج قبیلوں کی اولاد تھے۔ ان کا اصل وطن یمن تھا لیکن مجبوراً جلاوطنی اختیار کی اور شمال مغرب کی جانب کوچ کیا۔ انھوں نے ملکِ شام پر قبضہ کیا۔ ان کے خاندان کا آخری حکمراں جبلہ بن الاھم تھا۔ یہ ۶۳۶ء میں تخت نشین ہوا۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں شرف بہ الاسلام ہوا اور آپؓ ہی کے عہد میں وفات پائی۔

زیرِنظر مضمون میں ۲۰۰ء سے ۶۳۶ء تک اس خاندان کے حالات درج کیے گئے ہیں۔

۶۷۱ طسم اور جدیس عبدالمجید ۷۔۵ مئی ۱۹۴۴ ۲۹۔۳۱

طسم اور جدیس قدیم عرب کے دو مشہور قبایل ہیں ان کا اصل وطن جَو تھا جو بعد میں عامہ کے نام سے مشہور ہوا۔ زیرِنظر مضمون میں ان دونوں قبیلوں کے، جو دراصل ایک ہی خاندان کی دو جداگانہ شاخیں تھیں، حالات بیان کیے گئے ہیں۔

عربی ادب

۶۷۲ اہل یورپ اور عربی کی خدمت۔ سید احمد x۔۵۔۶ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۸۲۔۸۶

اہل یورپ نے عربی زبان وادب کی جو بیش بہا خدمات انجام دی ہیں، اُن کا تفصیلی تذکرہ۔

Marfat.com

۶۷۳ بہار میں عربیت اور
اس کے اثرات مسعود عالم ندوی ۱۔۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۵۹۔۶۶

ہندوستان میں عربی زبان کے استعمال کا مختصر جائزہ۔اس رائے کا اظہار کہ عربی الفاظ بکثرت ملیالم اور سندھی زبانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اسی کے ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ بہار اور یوپی کی بولیوں میں بھی عربی کے الفاظ کثرت سے استعمال ہوتے ہیں، لیکن مسخ شدہ شکل میں۔

۶۷۴ حدیث عیسیٰ بن ہشام
(کہانی کے دو باب) سید احمد (مترجم) ۷۔۴ اپریل ۱۹۴۴ ۱۷۔۲۵

محمد مویلحی نے عربی زبان میں ایک کتاب 'حدیث عیسیٰ بن ہشام' تصنیف کی۔اس میں عیسیٰ بن ہشام ایک فرضی کردار ہے۔کتاب میں مصر کے ماضی وحال کے حالات کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔اس کے ابتدائی دو ابواب میں کسی قدر ہندوستان کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔اس لیے ان دونوں ابواب کا ترجمہ یہاں پیش کیا گیا ہے۔

فارسی ادب

۶۷۵ اشعار شاہ شجاع احمد ذوالیقین ۹۔۵۔۶ مئی۔جون ۱۹۴۵ ۱۵۔۲۰

حافظ شیرازی اور شاہ شجاع کے خوشگوار تعلقات کا ذکر۔شاہ شجاع کے مختصر حالات زندگی۔اس بات کا خصوصی تذکرہ کہ انھوں نے نو سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کرلیا تھا۔اس کے بعد ان کے مختلف اشعار پیش کیے گئے ہیں۔

۶۷۶ اضافہ: مقالہ نذیر احمد سید حسن x۔۱۵ x۔x ۱۹۰۔۱۹۲

خواجہ دیدار فانی شیرازی پر ڈاکٹر نذیر احمد کا ایک مضمون معاصر (حصہ ۱۵) میں شائع ہوا تھا۔اس سلسلہ میں مزید معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ مضمون نگار نے فانی شیرازی کے مزید ۱۷ رسالوں کی نشاندہی کی ہے۔

Marfat.com

۶۷۷ اقتباسات خلاصۃ

الکلام مصنفہ علی ابراہیم محمد ذکی الحق ×_۲ جنوری ۱۹۵۲ ۸۳_۹۲

علی ابراہیم خاں نے 'گلزار ابراہیم' اور 'صحف ابراہیم' کے علاوہ فارسی شعرا کا ایک تذکرہ 'خلاصۃ الکلام' بھی تالیف کیا تھا۔ اس میں صرف مثنوی گو شعراء کو ہی شامل کیا گیا ہے۔ اس تذکرے کا ایک قلمی نسخہ خدا بخش لائبریری، پٹنہ میں محفوظ ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں اُن شعرا کے حالات منتخب کر کے پیش کیے گئے ہیں جن کی وفات عہد محمد شاہ (۱۸۱۷-۱۸۴۸ء) یا اس کے بعد ہوئی۔

۶۷۸ انشائے مومن قاضی عبدالودود ×_۱۶ اپریل ۱۹۶۰ ۱۴_۳۶

ایضاً ایضاً ×_۱۷ جولائی ۱۹۶۰ ۱_۲۰

مشہور اردو شاعر حکیم مومن خاں مومن کے فارسی انشا سے اقتباسات پیش کرتے ہوئے ان کے چند واقعات کا تذکرہ۔

۶۷۹ تصانیف آرزو منوہر سہائے انور ×_۴ دسمبر ۱۹۵۳ ۱۵۲_۱۵۴

سراج الدین علی خاں آرزو (م۔ ۱۷۵۵ء) فارسی زبان و ادب کے زبردست عالم، محقق اور شاعر تھے۔ آپ کی تالیفات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان میں فارسی شعرا کے تذکرے، لغات اور فارسی کی اہم کتابوں کی شرحیں شامل ہیں۔ زیرِ نظر مضمون میں ان کی تمام تصنیفات و تالیفات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

۶۸۰ چندر بھان برہمن اقبال حسین ۷_۱ جنوری ۱۹۴۴ ۳۸_۴۶

چندر بھان برہمن عہد جہانگیری کا شاعر ہے۔ اس کے مختصر حالاتِ زندگی اور اس کی ادبی خدمات کا جائزہ۔ اُسے فارسی کا اولین ہندو شاعر بتایا گیا ہے۔ عہد مغلیہ میں اس کی قدر و منزلت اور اہمیت کا ذکر اور اس کی تصانیف پر تبصرہ۔

۶۸۱ خاش و خماش اور غالب قاضی عبدالودود ×_۱۶ اپریل ۱۹۶۰ ۱_۱۳

'خاش و خماش' حبیب اللہ ذکا کی فارسی نظم کا مجموعہ ہے جو پہلی بار ۱۳۰۲ھ

Marfat.com

میں طبع ہوا۔ اس کے صفحہ اول پر مرزا غالب کی تقریظ ہے۔ اس کے علاوہ مرزا کے نام دس خط بھی شامل ہیں زیر نظر مضمون میں ان ہی امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۶۸۲ خواجہ دیدار فانی شیرازی نذیر احمد ۱۵_x x_x ۱۶۳_۱۸۹

خواجہ دیدار فانی شیرازی (م۔۱۰۱۶ھ) کے حالات زندگی اور تصانیف کا تحقیقی جائزہ۔ ساتھ ہی دکنی بیاض کے حوالے سے ثابت کیا ہے کہ فانی تخلص کا کوئی شاعر دکن میں نہیں ہوا لہذا بیاض میں درج فارسی غزل یقیناً دیدار فانی شیرازی کی ہی ہے۔

۶۸۳ دستور ملا فیروز مصنف

جار جنامہ سید حسن عسکری ۲۳_x ۱۹۷۲_x ۱۰۸_۱۴۳

ملا فیروز کے حیات اور کارناموں کا تذکرہ۔ ان کے آبا واجداد کا مختصر تذکرہ۔ ساتھ ہی اس بات کی بھی نشاندہی کہ ملا فیروز جب ایران سے ہندوستان منتقل ہوئے تو اپنے ساتھ بہت سے نادر مخطوطات بھی لائے۔ ان میں 'دساتیر' کا ایک نسخہ بھی شامل ہے اس کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں اس رائے کا اظہار کہ فردوسی کا 'شاہنامہ' کوئی تاریخی کارنامہ نہیں ہے، بلکہ ملا فیروز کا 'جار جنامہ' تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔

۶۸۴ دیوان حافظ احمد ذوالسیفین ۹_۸_۹ اگست۔ستمبر ۱۹۴۵ ۱۷_۳۱

خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی (م۔۱۳۸۸ء) کے کلام کا تنقیدی تجزیہ۔

۶۸۵ دیوان سید راجا سید حسن عسکری ۲_۵ x_x ۶۶_۹۰

سید راجا کے دیوان کا ایک قلمی نسخہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں محفوظ ہے۔ یہ ناقص الاول ہے۔ اس میں مجموعی طور پر ۵۹۹ اشعار ہیں۔ ان میں ۹ شعر عربی کے ہیں۔ اور باقی ۵۹۰ فارسی کے ہیں۔ یہ مخطوطہ ۱۱۵۵ھ میں لکھا گیا تھا۔ زیر نظر مضمون میں اس نسخہ کی خصوصیات بتاتے ہوئے مجموعی طور پر سید راجا کے کلام پر عمومی تبصرہ بھی کیا گیا ہے۔

Marfat.com

۶۸۶ دیوان غضنفر گجراتی کلیم الدین احمد x_۳۵ x_۱۹۸۰ ۶۱_۴۹

غضنفر گجراتی عہد جہانگیری کا مشہور فارسی شاعر ہے۔اس کے کلام میں اس عہد کے سماجی اور سیاسی ماحول کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ یہاں اس کا منتخب کلام پیش کیا گیا ہے۔

۶۸۷ دیوان ہمایوں بادشاہ شمس الدین احمد ۱_۱ نومبر ۱۹۴۰ ۲۱_۱۶

۶۸۸ ایضاً ایضاً ۱_۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۱۹_۱۴

۶۸۹ ایضاً ایضاً ۱_۳ جنوری ۱۹۴۱ ۱۶_۱۲

۶۹۰ ایضاً ایضاً ۴_۶(ب) دسمبر ۱۹۴۲ ۹_۵

۶۹۱ ایضاً ایضاً ۳_۵ مارچ ۱۹۴۳ ۱۷_۸

شہنشاہ نصیر الدین ہمایوں ایک مدبر اور حکمراں ہونے کے ساتھ ترکی اور فارسی کا بلند پایہ شاعر بھی تھا۔اُسے علمی اور ادبی ذوق اپنے والد ظہیر الدین محمد بابر سے ورثہ میں ملا تھا۔زیرِ نظر مضمون میں ہمایوں کے مختصر حالاتِ زندگی بیان کر کے اس کے ذوق شعری پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مضمون نگار کا خیال ہے کہ گو ہمایوں کے کلام میں تمام تر وہی خصوصیات موجود ہیں جو بابر کے کلام کا طرۂ امتیاز ہیں، تاہم جہاں تک روحانی اقدار کا تعلق ہے، انمیں ہمایوں کو بابر پر فوقیت حاصل ہے۔

۶۹۲ راماین بیدل معروف

بہ نرگستان قاضی عبدالودود x_۲ جنوری ۱۹۵۲ ۱۰۸_۹۸

رامائن کا فارسی منظوم ترجمہ موسوم بہ نرگستان۔اس کے بارے میں عام خیال یہ ہے کہ یہ مرزا عبدالقادر بیدل کی تصنیف ہے۔لیکن مضمون نگار نے داخلی شواہد سے ثابت کیا ہے کہ یہ اصلاً چندر من بیدلؔ کی تصنیف ہے۔چندر من عہد عالمگیری سے تعلق رکھتا ہے اور فارسی نثر میں بھی رامائن کا ترجمہ کر چکا ہے۔

۶۹۳ شاہ حاتم کا فارسی دیوان مختار الدین احمد x_۲ جنوری ۱۹۵۲ ۳۹_۳۷

شاہ حاتم دہلوی اردو کے مشہور شاعر تھے۔فارسی میں بھی طبع آزمائی کرتے

Marfat.com

تھے۔لیکن فارسی شاعر کی حیثیت سے انکی شہرت نہیں ہوئی۔ان کا فارسی دیوان اب کمیاب ہے۔البتہ اس کا ایک قلمی نسخہ مولانا آزاد لائبریری ،مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں محفوظ ہے۔زیرنظر مضمون میں اس نسخہ کا تعارف کرایا گیا ہے۔

۶۹۴ شہریار۔موجودہ ایران کا

سب سے بڑا غزل گو امیرحسن عابدی ×۔۱۴ جولائی ۱۹۵۹ ۱۱۲۔۱۷۴

موجودہ عہد کے عظیم فارسی شاعر شہریار کے کلام کا تجزیہ۔مضمون نگار کا خیال ہے کہ ان کے کلام میں حافظ شیرازی کے کلام کی صدائے بازگشت سنائی دیتی ہے۔یوں تو انھیں تمام اصناف سخن پر عبور حاصل ہے لیکن غزل میں انھیں اختصاص حاصل ہے۔اور یہی وہ مقام ہے جہاں حافظ اور شہریار کا ذہنی اتصال ہوتا ہے۔آخر میں علامہ اقبال کی نظم 'والدہ مرحومہ کی یاد میں' اور شہریار کی نظم 'بہ متعلق والدہ مرحومہ' کا تقابلی مطالعہ کر کے دونوں میں افکار لی مماثلت تلاش کی ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اقبال اپنی والدہ کے غم میں گریہ وزاری کرنا چاہتے ہیں ،جب کہ شہریار اپنی والدہ کی شفقت کو یاد کر کے بے چین ہوتا ہے۔

۶۹۵ علی شیرنوائی س۔ح جولائی ۱۹۴۹ ۱۰۷۔۱۱۰

فارسی شاعری میں ممتاز مقام رکھنے والا شاعر نظامی گنجوی ہے۔ازبکستان کی قومی شاعری میں بھی شیرنوائی اور نظامی گنجوی کی اہمیت برابر ہے لیکن شہرت نوائی کم ہے۔

نظامی کی پیدائش بارہویں صدی عیسوی میں شہر گنجینہ میں ہوئی اور ٹھیک اس کے تین سو سال کے بعد ۹ رفروری ۱۴۴۱ء کو نظام الدین علی شیر ''ہرات'' میں پیدا ہوئے۔دونوں شعراء کی علمی اور ادبی کارناموں وصلاحیتوں کا جائزہ پیش کیا ہے۔

۶۹۶ ضاحک کا فارسی کلام کلیم الدین احمد ×۔۲۱ جولائی ۱۹۶۷ ۱۔۷۲

میر ضاحک بنیادی طور پر اردو کے شاعر تھے۔لیکن کبھی کبھی فارسی میں بھی

Marfat.com

طبع آزمائی کرلیا کرتے تھے۔ زیرِ نظر مضمون میں ان کے فارسی کلام کا جائزہ لیا گیا ہے۔ آخر میں اُن کے ایک سو گیارہ فارسی کے اشعار پیش کیے گئے ہیں۔

۶۹۷ عرفی کی شخصیت محمد صدیق x_۲۵ ۱۹۷۳_x ۴۱_۵۴

عہد اکبری کے نامور شاعر سید جمال الدین عرفی کے حالات زندگی اور شخصیت کے اہم پہلوؤں کا جائزہ۔

۶۹۸ عصمت نامہ یا قصۂ

بیناولورک امیر حسن عابدی x_۱۷ جولائی ۱۹۶۰ ۱۱۰_۱۱۸

فارسی کی مشہور مثنوی 'عصمت نامہ' کے مصنف کا تعین۔ یہ ثابت کرنے کی کوشش کہ اس کا مصنف حمید (م۔۱۰۲۸ھ) ہے اور یہ کہ مثنوی ۱۹_۱۰۱۸ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ مثنوی کی ابتدا اس شعر سے ہوتی ہے:

ای گنج نہان پردۂ غیب
اسم تو طلسم گنج لاریب

آخر میں اس بات کی نشاندہی کہ اس کا ایک قلمی نسخہ مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں محفوظ ہے۔

۶۹۹ عہد شاہجہاں کا ایک

ادبی مناقشہ اور غالب قاضی عبدالودود ۲_۵ x_x ۱۵۱_۱۷۴

عہد شاہجہانی (۱۶۲۷_۱۶۵۷) میں جو ادبی معرکے ہوئے ان کا تذکرہ۔ خصوصیت سے اس معرکہ کی تفصیل جس میں منیر شیدائے قدسی کے قصیدے پر اعتراضات کیے تھے اور اس پر ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا تھا۔ تذکرہ نگاروں نے اس کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مرزا غالب نے بھی اس پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں اس معرکے کی تفصیلات بیان کر کے غالب کے خیالات کی وضاحت کی گئی ہے۔

۷۰۰ قرۃ العین علی اکبر قاصد ۸_۱ جولائی ۱۹۴۴ ۴۰_۴۲

زریں تاج طاہرہ ایران کی مشہور شاعرہ اور سماجی ... لن ۔ انتوانی حسین

Marfat.com

وجمیل تھی۔ اسی لیے 'قرۃ العین' کا خطاب ملا۔ بابی مذہب کی پُر جوش مبلغہ۔اس کا یہ جملہ اس کی تحریک اور تبلیغ کا آئینہ دار ہے: ''میں نفخۂ صور ہوں، میں بانگ درا ہوں، میں جبریل کی طرح خوابیدہ روحوں کو جگا دوں گی''۔ علامہ اقبال اس کے خیالات سے بہت متاثر ہوئے۔ زیرنظر مضمون میں قرۃ العین طاہرہ کے حالات زندگی اس کے فن اور نظریات کا جائزہ لیتے ہوئے علامہ اقبال کے اوپر اس کے اثرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۷۰۱ لطائف السعادت مصنفہ

انشاء قاضی عبدالودود ×۔۴ دسمبر ۱۹۵۳ ۱۶۴۔۱۷۰

'لطایف السعادۃ' انشاء اللہ خاں انشاء کی تالیف ہے جس میں نواب سعادت علی خاں والی اودھ (۱۷۹۸۔ ۱۸۱۴ء) کے لطایف مجتمع کیے گئے ہیں۔اس کے متعدد قلمی نسخے دستیاب ہیں۔زیرنظر مضمون میں ایسے اٹھارہ نسخوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۷۰۲ نسخۂ مفید الانشاء سید حسن عسکری ۱۔۵ مارچ ۱۹۴۱ ۵۲۔۵۷

۷۰۳ ایضاً ایضاً ۱۔۶ اپریل ۱۹۴۱ ۴۷۔۵۲

مفید الانشاء کا ایک ناقص قلمی نسخہ جناب مولانا محمد مصطفیٰ جوہر متوطن حسین گنج کی ملک میں تھا۔اس کے اوراق کی مجموعی تعداد ۶۷ تھی۔ اس کا مسطر ۱۵ سطری ہے۔ اور آخری ورق پر اس مخطوطہ کا نام 'مفید الانشاء' درج ہے۔ اس میں ایسے خطوط کی تعداد زیادہ ہے جو ایرانی النسل کوچ بہار کے فوجداروں نے تحریر کیے ہیں۔ زیرنظر مضمون میں اس مخطوطہ کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں اور مفید الانشاء کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

Marfat.com

فارسی زبان

۷۰۴ اوایل گیارہویں صدی کا
ایک اہم فرہنگ نویس نذیر احمد x_۱۳ x_x ۳۰_!

فارسی کی مشہور لغت 'مجمع الفرس' کے مؤلف محمد قاسم سروری کے حالات زندگی اور ادبی خدمات کا جائزہ۔ مجمع الفرس کو فرہنگ سروری بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ۱۰۰۸ھ کی تالیف ہے۔ بیس سال بعد اس پر نظر ثانی کی گئی۔ اس کو فارسی کتب لغات میں اہم مقام حاصل ہے۔

۷۰۵ ایرانی زبانیں محمد عبدالحفیظ ۴_۱ مئی ۱۹۴۲ ۳۹_۳۲

قدیم کتبوں کے حوالے سے ثابت کیا ہے کہ ایران کی زبان دنیا کی قدیم ترین زبان ہے۔ اس بات کی بھی نشاندہی کہ ابتدا میں اہل یونان ایرانیوں کے ہم لسان تھے۔

۷۰۶ ایک رسالہ مرزا غالبؔ x_۳ دسمبر ۱۹۵۲ ۱۴_۱

برہان قاطع اور قاطع برہان کے تنازع کے سلسلہ کی ایک اہم کڑی۔ اس ہی سلسلہ میں منشی سعادت علی نے 'محرق قاطع برہان' تالیف کی تھی۔ اس پر عبدالکریم نامی ایک صاحب نے چند در چند اعتراضات کیے اور انہیں بہ شکلِ استفسار منشی سعادت علی کی خدمت میں بھیجا۔ زیرِ نظر صفحات میں ان ہی سوالوں کو درج کیا گیا ہے۔

۷۰۷ پہلوی محمد عبدالحفیظ ۶_۵ نومبر ۱۹۴۳ ۳۲_۲۶

پہلوی زبان کی تاریخ اور اس کی خصوصیات کا جائزہ۔

فلسفہ

۷۰۸ جبر و اختیار سید مہدی رضوی ۶_۳ ستمبر ۱۹۴۳ ۴۵_۴۲

یورپ کے مشہور فلسفی اسپنیوزا کے فلسفیانہ نظریات کی تشریح۔ اس بات کی طرف بھی اشارہ کہ وجود باری تعالیٰ کے بعد جس مسئلہ پر سب سے زیادہ فکر کی گئی ہے وہ مسئلہ جبر و اختیار ہے۔

Marfat.com

۷۰۹	فلسفۂ برگسوں	فضل الرحمٰن	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱	۳۳_۳۸
۷۱۰	ایضاً	ایضاً	۱_۲	مئی ۱۹۴۱	۴۹_۵۵
۷۱۱	ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۴۵_۵۰
۷۱۲	ایضاً	ایضاً	۳_۲	جولائی ۱۹۴۱	۴۱_۴۶
۷۱۳	ایضاً	ایضاً	۶_۲	اکتوبر ۱۹۴۱	۳۵_۴۴
۷۱۴	ایضاً	ایضاً	۱۲_x	x_x	۵۶_۱۰۸

مشہور فرانسیسی فلسفی ہنری برگساں (Henri Bergson) کے فلسفیانہ افکار کا تنقیدی تجزیہ۔ برگساں ۱۸/اکتوبر ۱۸۵۹ء کو پیرس میں پیدا ہوا۔ ۱۹۲۷ میں نوبل (Nobel) انعام حاصل ہوا۔ ۱۹۰۰ سے ۱۹۲۱ تک فلسفہ کا پروفیسر رہا۔ ۱۹۴۱ء میں وفات پائی۔ اس کے فلسفہ کے نظریات کی بنیاد عقل کی نفی پر ہے۔ وہ وجدان کو بنیادی اہمیت دیتا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ تمام فلسفیوں کی فکر جمود کی طرف مایل ہے اس لیے کہ انھوں نے اپنی عقل کو اپنی فکر کا ذریعہ بنایا ہے۔ برگساں کے فکر کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کا فلسفہ تو وجدانیت ہے لیکن نتائج کے اعتبار سے وہ فلسفہ حیاتیات (Vitalism) ہے۔

فن شاعری

۷۱۵	آرٹ کا مقصد	مجتبیٰ احمد	۶_۶	دسمبر ۱۹۴۳	۶_۹

تخلیق حسن فن شاعری کا مقصد اولین ہے۔ شاعری کی معراج تو یہ ہے کہ دل میں آتش فشاں پیدا کردے۔ ادیب کا فرض ہے کہ وہ گلستان ادب میں سے ایسے ہی پھول منتخب کرے جن کی قدر و قیمت دائمی ہو۔ فن کار اپنی تخلیق کے لیے جذبۂ حسن کا مرہون منت ہوتا ہے۔ زیر نظر مضمون میں ان تمام امور پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

۷۱۶	منتخب القوافی	عشقی عظیم آبادی	مختارالدین احمد	۳_x	دسمبر ۱۹۵۲	۱۵۳_۱۵۵

Marfat.com

عشقی عظیم آبادی کی نادر ونایاب تالیف منتخب القوانی کا تعارف۔ اس رائے کا اظہار کہ منتخب القوانی دراصل 'جامع العروض' کا اختتامیہ ہے۔ آخر میں عشقی کا منتخب کلام بھی پیش کیا گیا ہے۔

فنون لطیفہ

۷۱۷ ہندی فنون لطیفہ اور
چنداین کی چند تصاویر سید حسن عسکری ×۔ ۱۷/جولائی ۱۹۶۰ ۱۱۹-۱۵۴

ہندی فنون لطیفہ کا جمالیاتی نقطۂ نظر سے جائزہ لیتے ہوئے اسے نقاشی، مصوری، بت تراشی اور مجسمہ سازی سے بھی زیادہ اہم اور لطیف قرار دیا ہے۔ اسی ضمن میں مسلمانوں کے ذوق جمال کا بھی مختصر ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب خانے

۷۱۸ کتب خانہ مشرقیہ کے
بارے میں شبلی کا بیان محمد علی خاں اثر ×۔۲ جنوری ۱۹۵۲ ۱۲۹_۱۳۳

خدا بخش لائبریری پٹنہ کے معائنہ کے بعد علامہ شبلی نے ایک بیان دبدبۂ سکندری رامپور (۱۲/مارچ ۱۸۹۱ء) میں شائع کیا تھا جس میں انھوں نے اس عظیم علمی ذخیرے کی بے پناہ تعریف کی تھی اور اسے روم، مصر، عرب اور ہندوستان کے دیگر نامور کتابخانوں کے مساوی قرار دیا تھا۔ علامہ کے اس بیان کو اخبار مذکور سے اخذ کر کے شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

کشمیر-تاریخ

۷۱۹ تاریخ کشمیر کے چند قلمی نسخے سید حسن عسکری ۵_۵_۶ مئی۔جون ۱۹۴۳ ۵۳_۵۹
۷۲۰ ایضاً ایضاً ۶_۱_۲ جولائی۔اگست ۱۹۴۳ ۶۱_۷۴

تاریخ کشمیر سے متعلق چار مخطوطات کی تفصیلات۔ پہلا مخطوطہ رام نگر بنارس کی لائبریری میں محفوظ ہے، دوسرا نسخہ جو ناقص الطرفین ہے، خود

Marfat.com

مضمون نگار کی ملک ہے، تیسرا انھیں کھجوہ ضلع سارن میں دستیاب ہوا اور چوتھا نسخہ بابو گیا پرشاد سکسینہ دیوان پٹنہ کے ذخیرۂ مخطوطات میں شامل ہے۔

لسانیات

۷۲۱ زبان کا مسئلہ — جواہر لال نہرو — جولائی ۱۹۴۹ — ۸۳_۱۰۶

سابق وزیر اعظم جناب جواہر لال نہرو نے زبان کے مسائل پر طویل تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو زبان تنگ غلاف میں اس طرح لپٹی ہوئی ہے کہ اس کو نئی تبدیلی کی ہوا تک نہ لگ پاتی ہے۔ صوبائی زبانوں کی ترقی پر زور دیا، صوبائی زبان بنانے میں فارسی کا اہم دخل ہے، ایک حد تک طرز فکر میں بھی اثر انداز ہوئی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہر بچے کو شروع میں اس کی مادری زبان میں ابتدائی تعلیم دی جائے۔ آخر میں کہا کہ مصنفین ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکیں اس کے لیے ناشر کو ہشیار کیا۔

۷۲۲ بے اور میم کا تبادلہ — سید حسنؑ — ۱۵-x — x-x — ۱۲۵-۱۲۷

صوتی تغیرات کے اثر سے اکثر زبان میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اردو اور فارسی میں 'ب' کبھی کبھی 'میم' سے بدل جاتا ہے۔ جیسے 'مبارک' سے 'ممارک' وغیرہ۔ زیر نظر مضمون میں 'برہان قاطع' کے حوالے سے اس قبیل کے بہت سے الفاظ سے بحث کی گئی ہے۔

۷۲۳ پراکرتیں — محمد عبدالحفیظ — ۱_۶ — اپریل ۱۹۴۱ — ۳۹_۴۶

۷۲۴ ایضاً — ایضاً — ۲_۴ — اگست ۱۹۴۱ — ۳۹_۴۳

قوم پراکرت اور اس کی زبان سے تاریخی بحث۔ پراکرت زبان کی مختلف شاخوں کا تذکرہ۔ آریائی زبانوں کا پراکرتوں پر اثر۔ اور پراکرت و سنسکرت زبان کے ارتقاء کا اجمالی خاکہ۔

لکھنؤ۔ تاریخ

۷۲۵ خلاصۂ سوانح لکھنؤ — سید حسن — x_۱۸ — جولائی ۱۹۶۲ — ۳۷_۱۴۵

Marfat.com

'سوانح لکھنؤ' نجات حسین خاں عظیم آبادی کی تالیف ہے۔ اس میں ۱۲۵۷ھ/۱۸۴۱ء سے ۱۲۶۰ھ/ ۱۸۴۴ء تک کے واقعات تاریخوار درج ہیں۔ ترقیمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ۱۱۵۵ فصلی میں مکمل ہوئی۔ اصل کتاب فارسی میں ہے۔ اس کی یہاں ایک سو صفحات میں تلخیص پیش کی گئی ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۱۳۷ سے صفحہ ۱۴۵ تک اس سے متعلق اشخاص واماکن وغیرہ کا اشاریہ ہے۔ آخر میں صفحہ ۱۴۶ سے صفحہ ۱۵۲ تک قاضی عبدالودود صاحب نے اس کے بارے میں معلومات افزا حواشی درج کیے ہیں۔

مخطوطات

۷۲۶ بہار شریف میں قلمی
نسخوں کا ایک ذخیرہ سید حسن x_۱۱ دسمبر ۱۹۵۷ ۱۹۰_۱۹۲

۷۲۷ ایضاً ایضاً x_۱۲ x_x ۵۷_۶۴

الحاج سید شاہ مجتبیٰ حسن ساکن محلہ دائرہ بہار شریف کے ذاتی کتابخانہ کا
تعارف جس میں بیشتر نادر قلمی نسخے موجود ہیں۔

۷۲۸ تاریخ کشمیر کے چند قلمی نسخے سید حسن عسکری ۵_ ۵_۶ مئی_جون ۱۹۴۳ ۵۳_۵۹

۷۲۹ ایضاً ایضاً ۶_۱_۲ جولائی_اگست ۱۹۴۳ ۶۱_۷۴
(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۵۳۶۔)

۷۳۰ جائسی اور چند مسلمان ہندی
شعرا کے کلام کا ایک قدیم مجموعہ سید حسن عسکری x_۴ دسمبر ۱۹۵۳ ۸۹_۱۲۲
ملک محمد جائسی اور اس عہد کے چند دیگر مسلم شعرا، جو ہندی بھاشا میں شاعری
کرتے تھے، ان کے حالات میں ایک رسالہ کا قلمی نسخہ جو پٹنہ خانقاہ پھلواری
شریف میں محفوظ ہے، اس کا تعارف۔ ساتھ ہی ملک محمد جائسی کے حالات
زندگی اور ان کی تصانیف سے متعلق تحقیقی بحث۔

Marfat.com

۷۳۱ دکھنی اردو کے مخطوطات
کا ایک مجموعہ سید حسن عسکری ۲_۵ x_x ۱۴۲_۱۵۰
دکنی تصانیف کا ایک مجموعہ جس میں چھوٹے چھوٹے ۲۴ رسالے شامل ہیں۔ یہ مجموعہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کے مرکزی کتابخانے میں محفوظ ہے۔ اس مخطوطہ کی خصوصیات اور اس میں شامل تالیفات کا مختصر تعارف۔

۷۳۲ شاہ حاتم کا فارسی دیوان مختارالدین احمد x_۲ جنوری ۱۹۵۲ ۳۷_۳۹
(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۵۱۷)

۷۳۳ فقہ ہندی اختر اورینوی x_۱۰ اگست ۱۹۵۷ ۵۷_۶۸
سید شاہ محمد اسحٰق حسینی چشتی نظامی فقیر بہار کے بزرگ صوفی اور صاحب تصنیف بزرگ تھے۔ آپ کا زمانہ اٹھارہویں صدی عیسوی کے اواخر اور انیسویں صدی عیسوی کے اوایل کا ہے۔ آپ کے مصنفات میں ایک مثنوی، فقہ ہندی، بھی شامل ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ پروفیسر سراج الدین آذر (بہار) کی ملک ہے جو ۱۲۳۳ھ/ ۱۸۱۸ء کا مکتوبہ ہے۔ زیر نظر مضمون میں اس نسخہ کا تعارف کرایا گیا ہے اور فقہ ہندی کے دیگر دستیاب نسخوں سے موازنہ بھی کیا گیا ہے

۷۳۴ کتاب الانساب عبدالرؤف ۹_۳ مارچ ۱۹۴۵ ۳۵
قاضی محمد رضی مکی حصاری (ولادت ۹۰۰ھ) کی تصنیف 'کتاب الانساب' کا تعارف۔ اس کا ایک قلمی نسخہ خود مصنف کے ہاتھ کا مکتوبہ ہے، دستیاب ہے۔ اسکی کتابت ۹۳۳ھ کی ہے۔ اس میں مولف نے اپنے اجداد کے نسبی سلسلوں کی تحقیق کی ہے۔ آخر میں چند تاریخی واقعات بھی درج ہیں جن میں بابر اور سکندر لودی کے عہد کے واقعات کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

۷۳۵ کتب خانہ پٹنہ یونیورسٹی
کے مخطوطات پر ایک نظر عبدالرؤف اورنگ آبادی ۲_۷ x_x ۷۳_۷۵
پٹنہ یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ مخطوطات سے حسب ذیل کا تعارف:

Marfat.com

۱۔سفرنامہ ابن بطوطہ، ۲۔تحفۂ نصائح ہندی، ۳۔دیوان ولی۔

۷۳۶ کلیات ولی کا ایک نایاب نسخہ مختارالدین احمد ۵۔۵۔۶ مئی۔جون ۱۹۴۳ ۳۸۔۴۷

کلیات ولی کے ایک نادر قلمی نسخہ کا تعارف اور مطبوعہ نسخوں سے اس کے مندرجات کا مقابلہ وموازنہ۔

۷۳۷ نسخۂ مفیدالانشاء سید حسن عسکری ۱۔۵ مارچ ۱۹۴۱ ۵۲۔۵۷

۷۳۸ ایضاً ایضاً ۱۔۶ اپریل ۱۹۴۱ ۴۷۔۵۲

(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۵۲۵)

منظومات

۷۳۹ آثارِ وقت فراق گورکھپوری ۳۔۲ دسمبر ۱۹۴۱ ۲۱۔۲۲

مطلع:

انقلاب جہاں کی باری ہے
آسماں پہ خوف طاری ہے

۷۴۰ آزادی محمد مسلم ۱۔۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۳۸۔۳۹

مطلع:

یہ آزادی کی کنیا کیسی لاجونتی ہے
پری بن جاتی ہے جب نور کا جوڑا پہنتی ہے

۷۴۱ آنسو صدرالدین ۱۰۔۱۔۲ جنوری۔فروری ۱۹۴۶ ۶۶

مطلع:

ارے ننھا سا قطرہ چھوڑ دے آئین خود بینی
فدا اس سادگی پر تیرے ہر گلشن کی رنگینی

۷۴۲ آہٹیں اشعر ملیح آبادی ×۔۴ اگست ۱۹۴۹ ۷۔۹

مطلع:

کون آتا ہے مری سمت؟ یہ کون آتا ہے
میری تنہائی کی رعنائی لیے جاتا ہے

Marfat.com

۷۴۳ اب کیا ہوگا؟ یحییٰ نقوی ۱۰۔۳۔۴ مارچ۔اپریل ۱۹۴۶ ۱۰

مطلع:

دل وقف ملال و مایوسی
چہروں پہ غبار ناکامی

منظومات

۷۴۴ آہ ڈاکٹر عظیم محمد مسلم جولائی ۱۹۴۹ ۶۔۷

جامِ عیش پاش، ہے شکستہ سازِ دل
محفلِ جمال سے اٹھ گیا وہ نے نوازِ دل
اب سنائے کون وہ سرود دل گداز دل
اب کہاں وہ چارہ ساز جس سے کہئے راز دل

۷۴۵ اردو کی فریاد زاہدہ خاتون نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۴۱

مطلع:

میں شانہ سے درگزری آئینہ سے باز آئی
اب دل ہی نہیں جس میں ہو ذوق خود آرائی

۷۴۶ افسانے سے حقیقت تک افتخار احمد نومبر-دسمبر ۱۹۴۹ء ۵۲-۵۳

مطلع:

میں نے سمجھا تھا تو ہے تو درخشاں ہے حیات
میری خلوت کو ستاروں کی ضرورت کیا ہے

۷۴۷ رات کے رینگتے لمحوں کی سحر دور نہیں افتخار احمد حسین آبادی مئی، جون ۱۹۴۹ ۱۴۔۱۵

میرے ہمراز یہ آکاش کے نیلے موتی
بربط ساز شکستہ کی صدا کیا جانیں
اندھی راتوں کے ٹھٹھرے ہوئے سناٹوں میں
کون کرتا ہے فریاد وبکا کیا جانیں

Marfat.com

۷۴۸ زردشت نے کہا عظیم الدین احمد (نیشے) جولائی ۱۹۴۹ ۱۱
مطلع:

انسان! ہشیار! ہاں خبردار
گہری ہے نیم شب کی آواز

۷۴۹ شاہنامہ ہندی کے
چند تمہیدی اشعار سریر کابری مئی۔جون ۱۹۴۹ء ۱۰۳_۱۰۴
مطلع:

"سنے فردوسی ومحمود کے سب کہنہ افسانے
کہا مجھ سے عزیزانِ رضا جو صبر و صہبانے"

۷۵۰ شعرائے انقلاب سے حافظ عزیز الحق ۳۷_۳۸
مطلع:

اے سخنور ترے الفاظ نہیں گوہر ہیں
فلکِ علم و فصاحت کے مہ و اختر ہیں

۷۵۱ عرض نغمہ بہ آغاز محبت اختر اورینوی مئی، جون ۱۹۴۹ ۳۸_۳۹
مطلع:

تمہیں نور جانِ حیات ہو
تمہیں شمع بزم خیال ہو

۷۵۲ قطعات تاریخ وفات ڈاکٹر
عظیم الدین احمد مرحوم عطاء الرحمٰن کاکوی جولائی ۱۹۴۹ ۱۰

مخزن علم و فن عظیم الدین
سچ تو یہ ہے کہ تھا وطن کا چراغ
فکر تاریخ کی ہوئی تو عطا
بول اٹھا اب بجھا سخن کا چراغ

۷۵۳ قطعہ تاریخ وفات ڈاکٹر
عظیم الدین احمد مرحوم اختر قادری جولائی ۱۹۴۹ ۱۹

Marfat.com

مطلع:

آسماں جاہ افتخار زمیں
نازش عصر، پیر گوشہ بستیں

۷۵۴ کوٹ رام پرشاد کھوسلا ناشاد جولائی ۱۹۴۹ ۶۷-۶۸

رام پرشاد کھوسلا ناشاد کی نظم بعنوان ''کوٹ'' کو اس شمارہ میں جگہ دی گئی ہے۔ دراصل ان کے صاحبزادے کرشن کھوسلا اپنے والد کے کلام کو یکجا کر کے شائع کر رہے ہیں، مختصر نوٹ کے ساتھ اس نظم کو پیش کیا گیا ہے۔

مطلع:

بہار آئی گلوں کا بلبلوں نے کارواں لوٹا
بجا کر آنکھ گلچیں کی جمال گلستاں لوٹا

۷۵۵ گل و بلبل فہیم الدین احمد جولائی ۱۹۴۹ ۱۵-۱۸

مطلع:

ایک دن کچھ دل جو گھبرایا مرا
وحشت دل لے گئی اک باغ میں

۷۵۶ گلہائے عقیدت سید سلیمان ندوی نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۳

مطلع:

مکی مدنی، ہاشمی و مطلبی ہے
آدم کے لیے فخریہ عالی نسبی ہے

۷۵۷ ملازمت حافظ شمس الدین احمد نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۴۷

مطلع:

اغیار کی خدمت سے مل جائے گر آزاری
سمجھوں گا مجھے حق نے نعمت عظمیٰ دی

۷۵۸ ہمت یزداں شکار اجتبیٰ حسین رضوی نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۲۲-۲۳

مطلع: مجھ کو چنا ہے بہر ستم ہائے التفات
چشم جفا شعار وفا اعتبار نے

Marfat.com

۷۵۹ ہمدم میرے ہمدم — خطی — نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ — ۴۸_۵۱
آزاد نظم کا اردو ترجمہ۔

۷۶۰ یادایام — حافظ عزیز الحق عزیز — مئی۔جون ۱۹۴۹ — ۴۸
مطلع:

یہ زمیں میرے لیے تھی آسماں میرے لیے
تھی امیدوں کی بہار جاوداں میرے لیے

۷۶۱ ابدی رات — اختر اورینوی — ۹_۸_۹ — اگست ستمبر ۱۹۴۵ — ۳۲_۳۳
مطلع:

سونی شام دل آویز ہے گلنار ہنوز
سیم سیال کے نغمے بھی ہیں بیدار ہنوز

۷۶۲ ابھی تک — آل احمد سرور — ۱۰_۱_۲ — جنوری۔فروری ۱۹۴۶ — ۱
مطلع:

شرافت کا ابھی تک ایک ہی معیار رائج ہے
گرہ میں دام، لہجے میں خنک جذبات کی نرمی

۷۶۳ احساسِ تغیر — بلدیوراج — ۲_۶ — اکتوبر ۱۹۴۰ — ۱۹_۲۰
مطلع:

تغیر کے شعاؤں کی ضیا دیکھ رہا ہوں
کیا پوچھتے ہو مجھ سے میں کیا دیکھ رہا ہوں

۷۶۴ ادیب کی موت — محمد تسنیم جہانگیر نگری — ۵_۲ — اپریل ۱۹۴۳ — ۱۴_۲۰
مطلع:

میرے اُداس گھر کو کیوں چاند جھانکتا ہے
چاندی سا منہ نکالے اونچی پہاڑیوں سے

۷۶۵ استفسار — روش صدیقی — ۴_۶ (الف) — نومبر ۱۹۴۲ — ۱۷
مطلع: وہ قوم کہ خوں جسکے جوانوں کی رگوں میں
یخ بستہ وافسردہ و پژمردہ وخاموش

Marfat.com

۷۶۶ اسرار محمد مسلم ۱_۵ مارچ ۱۹۴۱ ۶۴

مطلع:

مغربی تہذیب سے طفل خُرد مسرور ہے
لیکن اک چیز اور ہے، پہلو میں وہ رنجور ہے

۷۶۷ اسی طرح عطاء الرحمن عطا x_۴ اگست ۱۹۴۹ ۵۶_۵۷

مطلع:

ہو جیسے نکہت گل ،گل پیرہن میں نہاں
ہو جیسے مستی شاعر مئے سخن میں نہاں

۷۶۸ اُسے بھول جا، بھلادے جمیل مظہری ۴_۴ اگست ۱۹۴۲ ۱_۲

مطلع:

ہوا ختم جب تماشہ تو نہ پردہ تو گرادے
اُسے بھول جا، بھلادے

۷۶۹ انتظار سید احمد جعفری بیخود ۹_۲ فروری ۱۹۴۵ ۱۲

مطلع:

دامن جاں میں پھینک دی کس نے متاع انتظار
کس نے متاع انتظار دامن جاں میں پھینک دی

۷۷۰ انتظار عظیم الدین احمد ۱_۵ مارچ ۱۹۴۱ ۱

مطلع:

ہیں آنکھیں در سے لگی یعنی کوئی آئے گا
کھڑے ہیں کان کہ کوئی خبر سنائے گا

۷۷۱ انجام تصور محمد مصطفیٰ جوہر ۴_۶ اکتوبر ۱۹۴۲ ۱۸

مطلع:

شب غم تصور نے تصویر کھینچی
شبیہ درستی تقدیر کھینچی

۷۷۲ اے سیل رواں احمد حسن x_x نومبر ۴۶_مارچ ۱۹۴۷ ۵۸_۵۹

Marfat.com

مطلع:

مجھے بھی سیل رواں ساتھ تیرے جانا ہے
ٹھہر! ٹھہر! ہے اسی سمت کو دیارِ حبیب

۷۷۳ ایک خواب — احمد حسن — ۵-۵-۶ — مئی-جون ۱۹۴۳ — ۱۱

مطلع:

سہانا وقت ہے، دو دل میں ہے کرنوں کی تابانی
منور گوہر شبنم سے ہے سبزے کی پیشانی

۷۷۴ ایک سوال — آل احمد سرور — ۳-۴ — فروری ۱۹۴۲ — ۱-۳

مطلع:

آج کیا بات ہے کچھ دل میں جوانی ہی نہیں
خوں تو ہے جسم میں پر جیسے روانی ہی نہیں

۷۷۵ ایک مشورہ — عطاء الرحمن عطا کاکوی — ۱۰-۵ — مئی ۱۹۴۶ — ۱۵

مطلع:

جہاں تک بنے جلد پھولوں کو چن لے
زمانہ ہے سرگرم رفتار سُن لے

۷۷۶ بساط نو کا ساقی نامہ — احسان دانش — ۳-۱ — نومبر ۱۹۴۱ — ۲۴

مطلع:

پلا وہ جام ساقی انجمن سرشار ہو جائے
خرد کو نیند آجائے، جنوں بیدار ہو جائے

۷۷۷ بعد المشرقین — جمیل مظہری — ۲-۴ — اگست ۱۹۴۱ — ۱۹

مطلع:

بجا سہی یہ طریقہ کہ باز مانہ بساز
مگر سُنو تو غلامانِ گردشِ ایام

۷۷۸ بیزاری — آل احمد سرور — ۴-۶(ب) — دسمبر ۱۹۴۲ — ۱۰-۱۱

Marfat.com

مطلع:

اپنے ماحول سے بیزار ہوں میں
کیسی لعنت میں گرفتار ہوں میں

۷۷۹ بیزاری — وفا امتھوی — ۱۔۱۔۲ — جنوری۔فروری — ۸۶۔۸۷
مطلع:

اے جذبۂ بیزاری ،بتلا کہ کہاں جاؤں
کس دیس میں وہ اپنے ماضی کا سکوں پاؤں

۷۸۰ پیاس — کلیم الدین احمد — ۱۔۳ — جنوری ۱۹۴۱ — ۴۱۔۴۲
مطلع:

اے ابر رحمت ،سیراب کردے
ہے خشک ساری کھیتی ،سیراب کردے

۷۸۱ پیغام جنوں — محمد مسلمؒ — ۳۔۵ — مارچ ۱۹۴۲ — ۴۷
مطلع:

بہار آئی ہے پھر پیمائش دشت وبیاباں ہو
مبارک میرے تلووں تم کو پھر خار مغیلاں ہو

۷۸۲ پیغام عمل — صدرالدین فضا — ۱۰۔۶ — جون ۱۹۴۶ — ۴۰۔۴۱
مطلع:

بہت سو چکے نیند، بیدار، بیدار
جبین فلک پر ہیں شب خوں کے آثار

۷۸۳ تاثراتِ بہار — صدرالدین فضا — ۱۰۔۶ — جون ۱۹۴۶ — ۴۲
مطلع:

مژدہ اے جوش جنوں آتی ہے آواز بہار
رخصت اے ہوش وخرد بجنے لگا ساز بہار

۷۸۴ تغافل جاناں — اختر کاکوی — ۱۰۔۷ — جولائی ۱۹۴۶ — ۶

Marfat.com

مطلع:

بھولے ہوئے ہو ہم کو،کیسی ستمگری ہے
یہ انقلاب عالم، یہ رنگ ہے جہاں کا

۷۸۵ تغیر — اختشام حسین — ۵_۲ — فروری ۱۹۴۳ — ۱۹_۲۰

مطلع:

تھا محبت میں وہ بھی اور کبھی
رات دن چاندنی برستی تھی

۷۸۶ تمنا — عظیم الدین احمد — ۲_۱ — مئی ۱۹۴۱ — ۴_۵

مطلع:

دیتی ہے بیخودی شوق میں آکر دستک
ہونے والی کو یہ کہتی ہے ،نہ ہو ، دور بھٹک

۷۸۸ جشن بہاراں — افتخار احمد — ×_۵_۶ — ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ — ۱۷_۱۸

مطلع:

سنا کہ صحن چمن میں ہے اہتمام نشاط
سنا کہ خشک شجر برگ وبار لائے ہیں

۷۸۹ جلاوطن — مشتاق عالم آروی — ×_۴ — اگست ۱۹۴۹ — ۶۵_۶۷

جارج سیفر (ولادت ۱۹۰۰) کی انگریزی نظم کا اردو منظوم ترجمہ۔ مختصر تعارف کے ساتھ۔

۷۹۰ جلوۂ منزل — اختر اورینوی — ۹_۲ — فروری ۱۹۴۵ — ۱۱

مطلع:

دور ماضی تو بس اک گنبد خاموشاں ہے
اوہ موا حال یونہی در پہ کھڑا لرزاں ہے

۷۹۱ جنگ کے دورخ. — نجم گیلانی — ۱_۴ — فروری ۱۹۴۱ — ۴۱

مطلع: جنگ ! ترے شرار سے دھر ہے پیچ وتاب میں
تیرے ستم کی آگ سے خلق ہے اضطراب میں

Marfat.com

۷۹۲ حبس دوام خلیل الرحمٰن x_x نومبر ۱۹۴۶ـ مارچ ۱۹۴۷ ۸۰ـ۸۱

مطلع:

یہاں تو اب مسلسل کوندتی ہیں بجلیاں تیرے تبسم کی
گلستاں بن گیا ہے تیرہ وتاریک زنداں بھی

۷۹۳ خدا محمد محسن x_x نومبر ۱۹۴۶ـ مارچ ۱۹۴۷ ۳۷ـ۳۸

مطلع:

ایک تیری ذات سے وابستہ اسرار حیات
منحصر تیرے ارادے پر بقائے کائنات

۷۹۴ خلش اختر اورنیوی ۷ـ۲ـ۳ فروری ـ مارچ ۱۹۴۴ ۱۸

مطلع:

اے کہ تیرے لب گل رنگ میں صہبائے حیات
کل کی خلوت ہوئی برہم ہے اب اک خواب وہ رات

۷۹۵ خواب پریشاں کلیم الدین احمد ۱ـ۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۲۰

مطلع:

کل خواب کی دنیا میں
اک خواب حسیں دیکھا

۷۹۶ خلش حسن احمد حسن ۹ـ۱۱ نومبر ۱۹۴۵ ۴۴

مطلع:

یہ اودے اودے خموش بادل
کہاں اُڑے تیز جارہے ہیں

۷۹۷ خودشناسی محمد مسلم ۱ـ۷ جنوری ۱۹۴۳ ۲۲ـ۲۳

مطلع:

نہ سمجھا آپ کو جس نے وہ ذات حق کو کیا جانے
حقیقت کی طلب ہو جس کو وہ انساں کو پہچانے

Marfat.com

۷۹۸ درشن ہوشؔ عظیم آبادی ۱۰۔۷ جولائی ۱۹۴۶ ۱۳

مطلع:

جذبات کی زندگی کے مالک
اے میری ہنسی خوشی کے مالک

۷۹۹ دل کا کنول شمس الدین احمد ۶۔۳ ستمبر ۱۹۴۳

مطلع:

نیند سے چونک او پیاری آنکھیں نہ مل
بھور کیسی سہانی ہے! ندی کو چل

۸۰۰ دلبر سے عطا کاکوی ۹۔۱۱ نومبر ۱۹۴۵ ۵۳

مطلع:

کیا ہوا ہائے وہ ہنس ہنس کے ہنسانا تیرا
اور وہ منہ کبھی شرما کے چھپانا تیرا

۸۰۱ دلبر سے عطا کاکوی ۱۰۔۶ جون ۱۹۴۶ ۳۳

مطلع:

اپنی ان دونوں آنکھوں پر نازاں مت ہوائے دلبر
جو ہیں تیرے چرخ جبیں پر روشن مثل ستاروں کے

۸۰۲ دو تصویریں کلیم الدین احمد ۲۔۲ جون ۱۹۴۱ ۳۸

مطلع:

کیسی ویران ہوگئی دنیا
زندگی کا کوئی نشاں نہ رہا

۸۰۳ دو قطعے عظیم الدین احمد ۱۔۱ نومبر ۱۹۴۰ ۴

۸۰۴ دیکھ آزاد عظیم آبادی ۵۔۵۔۶ مئی۔جون ۱۹۴۳ ۱۶۔۱۵

مطلع:

چمن سے دل نہ لگا رنگ روزگار کو دیکھ
خود اپنی عمر کی جاتی ہوئی بہار کو دیکھ

Marfat.com

۸۰۵ دیکھ وہ گھٹا اٹھی — کلیم الدین احمد — ۱۔۴ — فروری ۱۹۴۱ — ۱۵۔۱۶

مطلع:

دیکھو وہ گھٹا اٹھی
سورج کی حکومت ہے

۸۰۶ رباب شکستہ — عندلیب شادانی — ۳۔۱ — نومبر ۱۹۴۱ — ۳

مطلع:

پھر اپنے حال کو ماضی بنا رہا ہوں میں
پھر آستیں میں ستارے چھپا رہا ہوں میں

۸۰۷ رفتار حیات — احمد حسن — ۱۰۔۵ — مئی ۱۹۴۶ — ۳۳۔۳۴

مطلع:

اے روحِ فطرتِ عالم کے راز دار وا میں
بدل رہا ہے زمانہ خبر بھی ہے کہ نہیں

۸۰۸ رقص — شمس الضحیٰ — ۱۰۔۳۔۴ مارچ۔اپریل ۱۹۴۶ — ۵۷۔۵۹

مطلع: سورج کا دہکتا انگارہ
صدیوں سے ہے ظلمت میں روشن
وسعت میں ہے پھیلائے دامن

۸۰۹ روتا ہوں میں — احمد حسن — ۴۔۵ — ستمبر ۱۹۴۲ — ۱

مطلع:

کیوں پوچھتا ہے مجھ سے تو
اے دوست! رونے کا سبب

۱

۸۱۰ روشنی — روش صدیقی — ۳۔۶ — اپریل ۱۹۴۲ — ۲۳۔۲۴

مطلع:

دیکھ کر دیدۂ گیتی میں فروغ امید
مطمئن ہوں کہ بہت جلد وہ دور آئے گا

Marfat.com

۸۱۱ زندگی آزاد عظیم آبادی ۳_۵ مارچ ۱۹۴۲ ۲۵

مطلع:

حق بجانب الاماں وردِ زباں ہے زندگی
زندگی سمجھے ہیں جس کو وہ کہاں ہے زندگی

۸۱۲ زندگی عظیم الدین احمد ۲_۳ جولائی ۱۹۴۱ ۲۶_۲۷

مطلع:

کہتے ہیں جس کو زندگی موت بھی ہے حیات بھی
ہے کشمکش کا دن، عیش وطرب کی رات بھی

۸۱۳ ساقی روش صدیقی ۴_۲ جون ۱۹۴۲ ۱۱_۱۲

مطلع:

دیکھ وہ عرش سے نازل ہوئی شام اے ساقی
ہے اب اک لمحہ بھی تاخیر حرام اے ساقی

۸۱۴ سانیٹ عظیم الدین احمد ×_۵_۶ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۱۱۸

مطلع:

ہمارے دل کو لے کر یہ تو بتلا کیوں مکرتا ہے
یہ جذب دل ہمارا رہ پہ لاتا ہے تجھے ظالم

۸۱۵ سوزِ شاعرانہ معین احسن جذبی ۲_۱ مئی ۱۹۴۱ ۲۹

مطلع:

ملے مجھ کو غم سے فرصت تو سناؤں وہ فسانہ
کہ ٹپک پڑے نظر سے مے عشرت شبانہ

۸۱۶ شام اودھ احسان دانش ۴_۱ مئی ۱۹۴۲ ۱۷_۱۸

مطلع:

دوست یہ شام اودھ بے کیف ہے تیرے بغیر

Marfat.com

۸۱۷ شری بھگوت گیتا کا
دوسرا گیت عظیم الدین احمد ۶_۵ نومبر ۱۹۴۳ ۳
مطلع:
مجھ سے مت پوچھ کہ تو کون ہے، کیسا ہے تو
قلب کے آینہ میں دیکھ لے جیسا ہے تو

۸۱۸ شری بھگوت گیتا کا
ایک گیت عظیم الدین احمد ۶-۳ ستمبر ۱۹۴۳ء ۵-۴
مطلع:
کیا بتاؤں تجھے میں کون ہوں کیا کیا میں ہوں
گو الگ سب سے ہوں، ہر شے میں چمکتا میں ہوں

۸۱۹ شکایت خورشید الاسلام ۵_۴ ستمبر ۱۹۴۲ ۳۱
مطلع:
وہ نازنیں کہ جس کی متانت میں شوخیاں
اور شوخیوں میں جس کی متانت ملی ہوئی

۸۲۰ شکایتہائے رنگیں اجتبیٰ حسین رضوی ۷_۵ مئی ۱۹۴۴ ۱۵_۱۴
مطلع:
نقشے سے میری زندگی کے
عالم کے تغیرات کھیلیں

۸۲۱ شکست افتخار احمد x_۴ اگست ۱۹۴۹ ۲۶_۲۵
مطلع:
میں نے اک رہرو سرگشتۂ منزل کی طرح
ظلمت شب میں ستاروں کا بہت ساتھ دیا

۸۲۲ شکستِ نظر وزیر الحسن ۹_۸_۹ اگست، ستمبر ۱۹۴۵ ۵۹_۵۸
مطلع: جب ہستی نقطۂ ناپیدا کو حکم نمایش دیتی ہے
یا موت خطوط ہستی کا ایک نقطہ زد میں لیتی ہے

Marfat.com

۸۲۳ شکوۂ اردو — نجم ندوی — ×۔۴ — اگست ۱۹۴۹ — ۳۸۔۳۹

مطلع:

اے وطن تجھ کو مبارک ہو خدا کی تائید
اے وطن تجھ کو مبارک ہو یہ صبح امید

۸۲۴ شکوہ و جوابِ شکوہ — عظیم الدین احمد — ۱۔۱۰ — فروری ۱۹۴۱ — ۱۔۲

پہلا بند:

ہے ایک دن کا ماجرا
کوئی نہ تھا خود کے سوا
آئی ندا یہ غیب سے
تو اور یوں شکوہ کرے

۸۲۵ شوقِ منزل — احمد حسن — ۹۔۷ — جولائی ۱۹۴۵ — ۳۰

مطلع:

نہ چونکے خواب سے گولاکھ ہل چل میں رہی کشتی
خدا شاہد ہے میں نے دی ہیں آوازیں کئی تم کو

۸۲۶ عالمِ تنہائی — عظیم الدین احمد — ۱۔۳ — جنوری ۱۹۴۱ — ۱۷۔۱۸

پہلا شعر:

وہ جس کے تبسم سے
کھلتی تھی کلی دل کی

۸۲۷ عظمتِ فردا — آرزو جلیلی — ۱۔۵ — ستمبر ۱۹۴۱ — ۲۴

مطلع:

نہیں تشریح 'رفت و بود' شیوہ مرد عاقل کا
تجھے کرنا ہے کیا؟ لازم اسی کی ہے فقط پروا

۸۲۸ علامہ عظیم الدین احمد (مرحوم) (قطعات) — عطا کاکوی — ×۔۴ — اگست ۱۹۴۹ — ۶۲

مطلع: خوش فکر، سخن سنج، سخنور، ذی ہوش
انداز بیان میں نت نیا جوش و خروش

Marfat.com

۸۲۹ فانی ہے کون اور فنا کس کا نام ہے — احمد حسن — ۷۔۲۔۳ — فروری، مارچ ۱۹۴۴ — ۴۱

مطلع:

تھی جس کے دم سے رونق ہنگامۂ بہار
اب آہ زیر خاک اسی کا قیام ہے

۸۳۰ کس نے ہمیں جگایا — سید مہدی رضوی — ۷۔۶ — جون ۱۹۴۴ — ۳۰۔۲۹

پہلا بند:

مدت سے جو تمنا اس دل میں پل رہی ہے
چنگی سے رفتہ رفتہ جو آگ بن رہی ہے
چھینا ہے جس نے مجھ سے صبر و قرار میرا
اے کاش وہ برآئے

۸۳۱ کشتی دنیا — کلیم الدین احمد — ۱۔۵ — مارچ ۱۹۴۱ — ۴۵۔۴۴

مطلع:

یہ دنیا کی کشتی کدھر جا رہی ہے
فلک پر ہیں تاریک بادل خراماں

۸۳۲ کلام آزاد — فضل الحق آزاد — ۲۔۲ — جون ۱۹۴۱ — ۲۰

مطلع:

درمیان منزل امید و بیم
دل نہ ہو انساں کا کیونکر دو نیم

۸۳۳ کیا کہیے مجھے کیا یاد آیا — مجنوں سلطانپوری — ۹۔۵۔۶ — مئی۔جون ۱۹۴۵ — ۴۲۔۴۳

پہلا بند:

مغرب میں وہ اک تارا چمکا اور شام کا پرچم لہرایا
اک پھول پہ اک موتی لپکا فطرت نے وہ آنچل پھیلایا

۸۳۴ کیوں....؟ — عطا کاکوی — ۹-۵-۶ — مئی جون ۱۹۴۵ — ۳۲-۳۳

Marfat.com

مطلع:

ہراک جلوۂ عشرت سے دل گریزاں ہے
ہر اک فریب مسرت سے دل گریزاں ہے

۸۳۵	گذرگاہِ خیال	آزاد عظیم آبادی	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۱	۳۷
۸۳۶	گلۂ گزشتہ	رضا مظہر	۲_۴	اگست ۱۹۴۲	۳۶

مطلع:

کل کہہ رہے تھے تم کہ وہ حالت نہیں رہی
وہ دل نہیں رہا، وہ طبیعت نہیں رہی

۸۳۷	لوٹ اے نکہتِ دل	احمد حسن	۶_۵	نومبر ۱۹۴۳	۱۸_۱۷

مطلع:

اوٹ اے نکہت گل اپنے چمن میں آجا
جلد اے جان وطن اپنے وطن میں آجا

۸۳۸	لے سلام اے گل رنگیں میرا	احمد حسن	۶_۳	ستمبر ۱۹۴۳	۴۱_۴۰

مطلع:

لے سلام اے گل رنگیں میرا
چھوڑ کر تیرا چمن جاتا ہوں میں

۸۳۹	مجبوری	روش صدیقی	۹_۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۹

مطلع:

دوئی کے سیل ظلمت خیز میں بہنا پڑا مجھ کو
تمہارے نام پر یہ جبر بھی سہنا پڑا مجھ کو

۸۴۰	محبت کی موت	اختر اورینوی	۸_۵	نومبر ۱۹۴۴	۲

مطلع:

ہوگئی ختم داستان دل
زندگی میری سوئی جاتی ہے

۸۴۱	مرثیہ شاہ آیت اللہ جوہری وندائی		x_۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۵۲_۱۴۴

Marfat.com

مطلع:

لوٹ لیو بنجارا بن میں
ٹانڈ لدا ہوا سارا بن میں

۸۴۲ مزدور صدرالدین فضا ۱۰_۸_۹ اگست_ستمبر ۱۹۴۶ ۷۳_۷۴

مطلع:

اگر خورشید اپنا نور عالم پر نہ پھیلائے
نہیں ممکن کوئی مخلوق لطف زندگی پائے

۸۴۳ مستی راج بلدیوراج ۳_۳ جنوری ۱۹۴۲ ۱۷

مطلع:

یہ طپش یہ ہر طرف جنگل کے سینے کی بھڑاس
پتیوں پر گرد اور شاخوں میں خم سبزہ اداس

۸۴۴ مشاہداتِ امروز محبوب الحق وفا ۱۰_۷ جولائی ۱۹۴۶ ۳۷_۳۸

مطلع:

یہ دیکھتا ہوں کہ چشم گیتی میں غم کے آنسو جھلک رہے ہیں
بجھے ہوئے زہر میں مسلسل دکھوں کے خنجر چمک رہے ہیں

۸۴۵ میرے دل کا تار عطا کاکوی ۹_۱۱ نومبر ۱۹۴۵ ۲۳_۲۴

مطلع:

میں بھلا بیٹھا تھا دنیا کو غم دنیا کو
چھا گیا تھا میری دنیائے تمنا میں سکوں

۸۴۶ میں اور تو جمیل مظہری ۱_۳ جنوری ۱۹۴۱ ۱

مطلع:

تو ہے، بتوں کا حسن ہے اور ترے جمالیات
میں ہوں، مرا وجود ہے اور مرے مشاہدات

۸۴۷ نظم_نعرۂ جنگ شمس الدین احمد ۴_۵ ستمبر ۱۹۴۲ ۲۲_۲۳

Marfat.com

مطلع:

اٹھو کہ یہ وقت جنگ کا ہے
تیغ و تبر و تفنگ کا ہے

۸۴۸ نغمہ — عظیم الدین احمد — ۱-۲ — ۲ دسمبر ۱۹۴۰ — ۱

مطلع:

عجب انداز دلکش سے ہوا نغمہ سرا کوئی
کہ ہر ہر تان یہ خوف ہے جان حزیں نکلی

۸۴۹ نقش فریادی — اجتبیٰ حسین رضوی — ۱-۷ — جنوری ۱۹۴۴ — ۲۶

مطلع:

ہستی کے مرقع کا ہر نقش ہے فریادی
اشکوں کی یہ کھیتی ہے آہوں کی یہ آبادی

۸۵۰ نوائے عشق — احمد حسن — ۹-۱۰ — اکتوبر ۱۹۴۵ — ۵۲-۵۳

مطلع:

یہ مانا ہر طرف باد فنا کا تیز جھونکا ہے
کیے جاتا ہوں پھر بھی میں چراغ زندگی روشن

۸۵۱ نئی بہار — اختر قادری — ×-۵-۶ — ستمبر-اکتوبر ۱۹۴۹ — ۸۱

مطلع:

ہری بھری کیا ریاں اجڑ گئیں یہ کیا ہوا
خزاں! یہ انقلاب ہے؟ کہ قہر ہے عذاب ہے

۸۵۲ وحشت — عظیم الدین احمد — ۱-۶ — اپریل ۱۹۴۱ — ۱

مطلع: میں نہ کہتا تھا کہ آجائے گی شامت میری
نہ سنی پر نہ سنی تم نے سماجت میری

۸۵۳ ویرانی — تکلیم الدین احمد — ۲-۱ — نومبر ۱۹۴۱ — ۲۲

مطلع:

یہ زمیں اپنی کیسی پیاری تھی
اس میں قدرت نے کی تھی کاری

Marfat.com

۸۵۴ ہم اور وہ — آل احمد سرور — ۳-۶ — اپریل ۱۹۴۲ — ۱

مطلع:

کل ہنس کے کہہ رہے تھے اک مرد پختہ کار
یہ نسل تو شباب میں بھی کچھ جواں نہیں

۸۵۵ ہم کون ہیں، ہم کیا ہیں — جمیل مظہری — ۱-۵ — مارچ ۱۹۴۱ — ۲۷-۲۸

مطلع:

ہم ساز حقیقت میں
اک نغمۂ رسوا ہیں

۸۵۶ ہمارا وطن — شمس الدین احمد — ۷-۶ — جون ۱۹۴۴ — ۱۸-۱۹

مطلع:

ہمیں دیس کیا اپنا پیارا نہیں ہے
یہ ہندوستاں کیا ہمارا نہیں ہے

۸۵۷ یادِ رفتہ — عطا کاکوی — ۱۰-۳-۴ — مارچ-اپریل ۱۹۴۶ — ۴۳-۴۴

مطلع:

کبھی اپنا بھی دل وقف سرور عیش عشرت تھا
یہ کیا معلوم تھا اپنی خوشی وقف الم ہوگی

۸۵۸ یادِ نیاگان — عزیز عظیم الدین — ×-۵-۶ — ستمبر-اکتوبر ۱۹۴۹ — ۲۹

مطلع:

یوں نہیں منزل بہ منزل تا بہ کے شام و سحر ڈھونڈیں
بایں بیتابی شوق و تمنا دربدر ڈھونڈیں

۸۵۹ یاس — کلیم الدین احمد — ۱-۶ — اپریل ۱۹۴۱ — ۱۷

مطلع:

تیرگی دنیا میں ہے چھائی ہوئی
روشنی سورج کی مدھم پڑ گئی

۸۶۰ یہ کون جھانکتا ہے؟ — کلیم الدین احمد — ۶-۶ — دسمبر ۱۹۴۳ — ۳۱-۳۲

Marfat.com

مطلع:

تاریک آسماں ہے،تاریک ہے زمیں بھی
جنگل سے کچھ بھیانک آواز آرہی ہے

ناول—تاریخ وتنقید

۸۶۱ اردو کا پہلا تاریخی ناول قاضی عبدالودود ×-۲ جنوری ۱۹۵۲ ۵۱-۵۸

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ مولانا عبدالحلیم شرر لکھنوی کا ناول 'ملک العزیز ورجینا، اردو کا پہلا تاریخی ناول ہے۔ مضمون نگار نے اس خیال کی تردید کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ آغا مرزا بیگ دہلوی کا 'نیرنگ زمانہ' اردو کا پہلا تاریخی ناول ہے جس میں گیارہویں صدی ہجری/سترہویں صدی عیسوی کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔اس ناول کے چند ابواب ابتدا میں ماہنامہ مخزن الفوائد حیدرآباد (مئی، جون وجولائی ۱۸۷۴ء) میں شائع ہوئے تھے۔جبکہ ملک العزیز ورجینا کا سال اشاعت ۱۸۸۸ء ہے۔ زیرنظر مضمون میں اس ناول کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کیے گئے ہیں اور چند ابواب کی تلخیص پیش کی گئی ہے۔

۸۶۲ بہار میں اردو ناول نگاری اختر اورینوی ۱۰-۳-۴ مارچ-اپریل ۱۹۴۶ ۱۱-۱۶

صوبہ بہار میں اردو ناول نگاری کا تاریخی جائزہ۔اس بات پر اظہار افسوس کہ ادب کے تاریخ نگاروں نے لکھنؤ اور دہلی کے ناول نگاروں کا تذکرہ تو کیا ہے لیکن عظیم آباد کے ناول نگاروں کو یکسر فراموش کر دیا حالاں کہ جس زمانے میں ڈپٹی نذیر احمد، رتن ناتھ سرشار، علامہ راشد الخیری اور عبدالحلیم شرر لکھنوی ناول لکھ رہے تھے اُسی زمانے میں عظیم آباد میں صف اول کے چار ناول نگار موجود تھے۔(۱) بیگم مولوی یحییٰ علی بی بی خدیجہ الکبریٰ آپ نے 'اصلاح النساء' ناول لکھا۔(۲) شاد عظیم آبادی۔آپ نے 'محل خانہ' تصنیف کیا۔(۳) سید افضل الدین عظیم آبادی۔آپ نے ایک طویل ناول 'فسانۂ خورشیدی' کے نام تصنیف کیا۔

Marfat.com

۸۶۳ پڑھنے کا فن (ضمیمہ) کلیم الدین احمد x_۳۷_x x_۱۹۸۲_x ۱_۵

زیرِ نظر ضمیمہ دراصل ناول کے فن سے متعلق گفتگو کے ذیل میں ہے۔ اس میں مختلف نمائندہ ناولوں کے اقتباسات پیش کر کے ناول کے فن پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۸۶۴ ضدی (عصمت چغتائی کا ایک ناولٹ) علی اکبر قاصد ۶_۴ اکتوبر ۱۹۴۳ ۷_۱۴

عصمت چغتائی کے مشہور ناولٹ 'ضدی' پر تنقید و تبصرہ۔ اس خیال کا اظہار کہ یہ طبع زاد ناول نہیں ہے بلکہ ایک ترکی ناول 'کردہ ہاجرہ' کا چربہ ہے۔ صرف کرداروں کے نام بدل کر ہندوستانی کر دیے گئے ہیں۔

۸۶۵ ناول محمد حسن جعفری ۶_۵ نومبر ۱۹۴۳ ۴_۱۶

ناول کے فن، اس کے مقصد اور دیگر اصناف ادب سے اس کے تعلق سے تفصیلی بحث۔

۸۶۶ ناولسٹ اور جرم آل احمد سرور ۲_۵ ستمبر ۱۹۴۱ ۱۱_۱۶

مختلف نوع کے ناول نگاروں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کہ ناول نگاروں نے دوسروں کے مقابلے میں زندگی کی زیادہ صحیح ترجمانی کی ہے اور معاشرے کو سدھارنے کا فرض بڑی خوبصورتی سے ادا کیا ہے۔ انھوں نے یہ کام اس طرح کیا کہ جرم کو قابلِ نفرت بنانے کے بجائے اسے قابلِ رحم اور لائقِ ہمدردی بنا دیا ہے۔

نفسیات

۸۶۷	خود آزاری	محمد محسن	۹_۴	اپریل ۱۹۴۵ ۵_۱۱
۸۶۸	ایضاً	ایضاً	۹_۵_۶	مئی۔جون ۱۹۴۵ ۴۳_۴۷
۸۶۹	ایضاً	ایضاً	۹_۷	جولائی ۱۹۴۵ ۱۳_۱۷
۸۷۰	ایضاً	ایضاً	۹_۸_۹	اگست۔ستمبر ۱۹۴۵ ۶۰_۶۳
۸۷۱	ایضاً	ایضاً	۹_۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵ ۸_۱۴

Marfat.com

نفسیاتی اعتبار سے انسان کی آزار پسند طبیعت کے مختلف پہلوؤں سے بحث۔ اس رائے کا اظہار کہ انسان ہر شعبۂ عمل میں اپنا حریف پیدا کر لیتا ہے اور اپنی کامیابی و کامرانی سے زیادہ اپنے حریف کی ناکامی اور نامرادی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ ادب میں خود آزاری کے تصور سے بحث کرتے ہوئے اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ خصوصیت سے اردو غزل کا بیشتر حصہ خود آزادی کا آئینہ زار ہے۔ مشکل پسندی، سکون نا آشنائی اور ذوق اضطراب اسی تقاضہ خود آزاری کے مختلف مظاہر ہیں۔

۸۷۲ شخصیت اور گفتگو زین العابدین مئی، جون ۱۹۴۹ ۵۸_۶۴

اس مضمون میں ان افراد کا مطالعہ کیا گیا ہے جن کی شخصیتیں غیر متوازن ہوں اور انھیں اپنے ماحول میں ناکامی ہوئی ہو۔ اس مضمون میں احساس کمتری، کم عقلی اور کم سخن جیسے الفاظ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ حد درجہ خاموشی واقعی ایک یا کئی بیماریوں کی علامتیں ہیں۔ گفتگو کے چند اقسام کا ذکر اور یہ نتیجہ کہ معقول گفتگو، فلسفیانہ سوچ بچار کر چلنا، فرق سمجھنا اور اس پر چلنا، فہم و ادب ہے اور متوازن شخصیت کی پہچان۔

۸۷۳ نفسیات مغلوبیت حافظ شمس الدین احمد مئی، جون ۱۹۴۹ ۴۹_۵۷

مذہبی واقعات کے پس منظر میں جائزہ لیا ہے کہ وہ کون سے اسباب ہیں جن کی بنا پر کسی قوم یا جماعت پر مغلوبیت کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور جس قوم نے اور جس جماعت نے اپنی عصبیت کو جس حد تک قائم رکھا اس کی انفرادی زندگی اسی حد تک قائم رہی۔ اس مضمون کو قلمبند کرنے کا مقصد قاری یا سامع کو یہ مشورہ دینا ہے کہ اپنے مسائل کا حل اصول نفسیات کے اندر تلاش کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور اس مقصد کا ذکر مضمون کے اختتام کے بعد درج کیا گیا ہے۔

۸۷۴ شخصیت محمد محسن ۱_۴ فروری ۱۹۴۱ ۴۹_۵۳

مشہور ماہر نفسیات سی۔ جی۔ ینگ (C.G.Young) کے خیالات کی تشریح۔ اس کی تالیف 'اقسام نفسیات' (Psychological

Marfat.com

(Type کا مختصر خاکہ اور خود اپنے مشاہدات کی روشنی میں انسانی شخصیت
کے مختلف پہلوؤں سے بحث۔

۸۷۵	فلسفہ عشق مجازی	عظیم الدین احمد	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۴۳_۷۸
۸۷۶	ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۳۹_۴۴
۸۷۷	ایضاً	ایضاً	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۳۷_۴۰
۸۷۸	ایضاً	ایضاً	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۱	۳۸_۴۵

عشق حقیقی اور عشق مجازی میں فرق۔ عشق مجازی کے حدود اور محرکات۔ مضمون نگار کے خیال میں عشق مجازی کے دو کنارے ہیں ایک ابوالہوسی اور دوسرا تعشق۔ ان دونوں کناروں تک پہنچنے کے لیے انسان اپنی عقل کو پس پشت ڈال دیتا ہے اس لیے کہ عشق لطافت و نزاکت کا کیسا ہی حسین روپ کیوں نہ اختیار کر لے، اسکی بنیاد جنسی میلان پر ہی ہوتی ہے۔

ہندوستان۔ تاریخ

۸۷۹	تاریخ نور	کلیم الدین احمد	۳_۲۳	x_۱۹۷۲	۱_۸۲

'تاریخِ نور' کی تاریخی اہمیت اور ادبی افادیت سے تفصیلی بحث۔ اس کے بعد اس کے متن کو من و عن پیش کر دیا گیا ہے۔ اس میں نواب واجد علی شاہ کے ۲۸ خطوط ہیں جو انھوں نے نواب نور زماں بیگم کو لکھے تھے۔ ان کے علاوہ اس میں واجد علی شاہ کے کچھ کلام بھی شامل تھے۔

۸۸۰	جنگ نامہ	محمد حسن عسکری	۳_۶	اپریل ۱۹۴۲	۳۵_۴۱
۸۸۱	ایضاً	ایضاً	۴_۱	مئی ۱۹۴۲	۴۰_۵۰
۸۸۲	ایضاً	ایضاً	۴_۲	جون ۱۹۴۲	۴۴_۷۸
۸۸۳	ایضاً	ایضاً	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۳۷_۴۱
۸۸۴	ایضاً	ایضاً	۴_۵	ستمبر ۱۹۴۲	۳۵_۴۴

جنگ نامہ عہد فرخ سیر کی منظوم تاریخ ہے۔ شاعر نے چشم دید واقعات کو نظم

Marfat.com

کیا ہے۔لیکن مضمون نگار کی نظر میں اس کی کوئی تاریخی اور ادبی اہمیت نہیں ہے۔

۸۸۵ حدیث عیسیٰ بن ہشام سید احمد ۷۔۴ اپریل ۱۹۴۴ ۱۷۔۲۵

(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۵۰۲)

۸۸۶ خواجہ عبدالکریم اور اس کی کتاب 'بیان واقع' عزیز حیدر کجھوی ۷۔۴ اپریل ۱۹۴۴ ۳۰۔۴۱

'بیان واقع' خواجہ عبدالکریم کی خودنوشت ہے۔اسی کے ساتھ اس میں عہد محمد شاہ اور عہد احمد شاہ کے بہت سے واقعات بھی درج ہیں۔مولف کتاب خواجہ عبدالکریم ولد خواجہ عاقبت محمود بن خواجہ باقی کا اصل وطن کشمیر تھا۔تحصیل علم کی غرض سے دہلی آئے۔نادر شاہ کے حملہ ۱۷۳۹ء کے وقت دہلی ہی میں تھے۔یہاں وہ نادر شاہ کی فوج میں بھرتی ہوئے۔انھیں کے ساتھ مازندران تک گئے۔وہاں سے حج بیت اللہ کو روانہ ہوئے۔۱۰ر جمادی الثانی ۱۱۵۶ھ/ جولائی ۱۷۴۳ء کو ہندوستان واپس آئے۔

'بیان واقع' تاریخی اعتبار سے اہم کتاب ہے اس سے نادر شاہ کی سیرت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔زیر نظر مضمون میں اس کتاب کے مولف کے حالات زندگی بیان کیے گئے ہیں اور اس کتاب پر تفصیلی تبصرہ کیا گیا ہے۔

۸۸۷ (خیال) ''خلیل'' عزیز حیدر کجھوی x۔x نومبر ۴۶۔مارچ ۱۹۴۷ ۳۹۔۴۸

علی ابراہیم خاں کے حالات زندگی۔میر قاسم اور علی ابراہیم خاں کے باہمی تعلقات سے بحث۔

۸۸۸ ظفرنامۂ عالمگیر سید حسن عسکری ۹۔۵۔۶ مئی۔جون ۱۹۴۵ ۲۱۔۳۱

'ظفرنامہ عالمگیر' میر عسکری کی تصنیف ہے۔یہ ۱۰۶۸ھ سے ۱۰۷۳ھ تک کے حالات پر مشتمل ہے۔اس سے اورنگ زیب کے حالات پر خصوصی روشنی پڑتی ہے۔

Marfat.com

۸۸۹ غلام حسین خاں

مصنف سیر المتاخرین عزیز حیدر ۷۔۲۔۳ فروری۔مارچ ۱۹۴۴ ۴۹

غلام حسین خاں نامور مورخ اور ادیب تھے۔ان کا تعلق صوبہ بہار سے تھا۔'سیر المتاخرین' ان کی زندۂ جاوید تالیف ہے جس میں اورنگ زیب عالمگیر کی وفات (۱۷۰۷ء) سے لیکر ۱۷۸۱ء تک کے ہندوستان کے سیاسی اور معاشی حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔اس کے علاوہ مصنف کے حالات بھی جستہ جستہ ملتے ہیں۔انھیں مولوی ریاست علی ندوی نے منتخب کر کے ایک مسلسل اور مربوط شکل دے کر ایک مضمون کی شکل میں مرتب کیا۔اصل مضمون فارسی زبان میں ہے۔جناب سید عزیز حیدر کجھوی نے اس کو اردو کا جامہ پہنایا ہے۔

۸۹۰ کہ کرد کہ نیافت سید حسن عسکری x۔۳۰ x۔۱۹۷۵ ۳۳۔۵۶

سلطان شمس الدین التمش کے جانشینوں کے حالات زندگی، بالخصوص رضیہ سلطانہ کے عہد کے واقعات کی تفصیلات۔

۸۹۱ نسخۂ دلکشا سید حسن عسکری ۱۔۱ نومبر ۱۹۴۰ ۶۲۔۶۶

۸۹۲ ایضاً ایضاً ۱۔۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۴۶۔۴۹

۸۹۳ ایضاً ایضاً ۱۔۳ جنوری ۱۹۴۱ ۵۸۔۶۴

۸۹۴ ایضاً ایضاً ۱۰۔۳۔۴ مارچ۔اپریل ۱۹۴۶ ۶۰۔۶۸

'نسخۂ دلکشا' بھین سین کایستھ (ولادت ۱۲۴۹ھ کی فارسی تالیف ہے جس میں عہد عالمگیری (۱۶۵۷۔۱۷۰۷ء) کے تاریخی واقعات درج ہیں۔دکنی مہمات کا خصوصی تذکرہ ہے۔مصنف کے والد رگھونندن داس دکن میں شاہی توپ خانے کے مشرف اور ڈیڑھ سو کے منصب دار تھے۔ بھیم سین بھی مغلیہ حکومت میں کارخانجات اور جاگیروں کے مہتمم رہے تھے۔اورنگ زیب کی وفات (۱۷۰۷ء) کے بعد حالات ناسازگار ہو گئے تو بھین سین نے عزلت نشینی اختیار کر لی۔زیر نظر مضمون میں مؤلف نسخۂ دلکشا کے حالاتِ زندگی بیان کر کے کتاب کے مواد، معیار اور تاریخی

Marfat.com

اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ہندی شاعری

۸۹۵ حضرت عبدالقدوس گنگوہی
اوران کا ہندی کلام سید حسن عسکری x۔۱۱ دسمبر ۱۹۵۷ ۱۳۵۔۱۸۲

شیخ عبدالقدوس گنگوہی (۱۴۵۵۔۱۵۳۸ء) زبردست بزرگ، عالم دین اور برگزیدہ ہستی تھے۔ حضرت شیخ محمد بن شیخ احمد عبدالحق چشتی صابری سے بیعت تھے۔ ہندی بھاشا میں شاعری بھی کرتے تھے۔ 'الکھ داس' تخلص تھا۔ رُشد نامہ آپ کی مشہور تصنیف ہے جس میں تصوف اور وحدۃ الوجود کے نکات بیان کیے گئے ہیں۔ اس میں جگہ جگہ ہندی کے دوہے استعمال کیے گئے ہیں۔ زیرِ نظر مضمون میں آپ کے سوانح بیان کر کے آپ کے ہندی کلام کا جائزہ لیا گیا ہے۔

یورپ — تاریخ

۸۹۶ ٹی۔ای۔اورنس علی اکبر کاظمی ۱۔۱ نومبر ۱۹۴۰ ۶۷۔۷۰
۸۹۷ ایضاً ایضاً ۱۔۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۵۰۔۵۳
۸۹۸ ایضاً ایضاً ۱۔۳ جنوری ۱۹۴۱ ۶۵۔۶۸
۸۹۹ ایضاً ایضاً ۱۔۴ فروری ۱۹۴۱ ۵۴۔۵۷
۹۰۰ ایضاً ایضاً ۱۔۵ مارچ ۱۹۴۱ ۵۸۔۶۱

(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۴۹۷)

۹۰۱ دو جنگوں کے درمیان علی اکبر کاظمی ۶۔۱۔۲ جولائی۔اگست ۱۹۴۳ ۴۳۔۵۶۰

پہلی اور دوسری عالمگیر جنگوں کے درمیان یورپ میں رونما ہونے والے سیاسی واقعات کی تفصیلات۔

۹۰۲ روس و جاپان محمد جنید ۵۔۲ ستمبر ۱۹۴۱ ۵۰-۵۹

روس اور جاپان کے باہمی سیاسی، معاشی اور تہذیبی روابط کا جائزہ۔

Marfat.com

۹۰۳ زمین کے لیے جدوجہد

اور موجودہ جنگ عبدالمجید ۱_۶ اپریل ۱۹۴۱ ۵۷

دوسری عالمی جنگ میں زمین اور رقبہ کی اہمیت کی وضاحت ۔یورپی ممالک کی آبادی کا ذکر۔آئندہ ایسی جنگوں کو روکنے کے لیے یہ تجویز کہ اچھی زمینوں کو اقوام عالم میں تقسیم کر دیا جائے یا پھر زمینوں کی پیداوار کا آزادانہ تبادلہ کیا جائے۔

۹۰۴ شگرف نامۂ ولایت عزیز حیدر کجھوی ۸_۱ جولائی ۱۹۴۴ ۱۰_۱

۹۰۵ ایضاً ایضاً ۸_۲ اگست ۱۹۴۴ ۱۸_۶

شگرف نامہ ولایت، منشی اعتصام الدین کا انگلستان اور فرانس کا سفرنامہ ہے۔مضمون نگار کا کہنا ہے کہ یہ محض ایک سفرنامہ ہی نہیں ہے بلکہ انگلستان اور فرانس کے دلچسپ تاریخی واقعات کا مرقع ہے۔

۹۰۶ قدرتی وسایل کے لیے

جدوجہد اور موجودہ جنگ عبدالمجید ۱_۵ مارچ ۱۹۴۱ ۵۱_۴۶

دوسری عالمی جنگ کے اسباب سے بحث۔اس رائے کا بھی اظہار کہ قدیم زمانے میں جنگیں زن اور زمین کے لیے ہوا کرتی تھیں لیکن موجودہ زمانے میں جنگیں نسل، مذہب، زبان اور متضاد سیاسی اصول کے سبب اور قدرتی وسایل پر قبضہ کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔

۹۰۷ مرزا ابوطالب لندنی عزیز حیدر کجھوی ۹_۴ اپریل ۱۹۴۵ ۳۶_۳۱

۹۰۸ ایضاً ایضاً ۹_۵_۶ مئی۔جون ۱۹۴۵ ۶۸_۵۵

۹۰۹ ایضاً ایضاً ۹_۷ جولائی ۱۹۴۵ ۴۳_۳۸

۹۱۰ ایضاً ایضاً ۹_۸_۹ اگست۔ستمبر ۱۹۴۵ ۷۰_۶۴

مرزا ابوطالب ابن حاجی محمد بیگ ترکی النسل تھے۔۱۷۵۲ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔نواب آصف الدولہ کے زمانے میں ۱۷۷۵ء میں شہر اٹاوہ و دیگر اضلاع دوآبہ کے عامل مقرر ہوئے۔۱۷۹۹ء میں کیپٹن ڈیوڈ رچرڈسن (Captain David Richardson) کے ہمراہ

Marfat.com

انگلستان گئے۔ وہاں سے یورپ کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ ۱۸۰۳ء میں ہندوستان واپس آئے اوراپنا سفر نامہ' مسیر طالبی فی بلاد افرانجی ،کے عنوان سے مرتب کیا۔یہ فارسی زبان میں ہے۔اس کا انگریزی ترجمہ چارلس اسٹوارٹ (Charls Stuart) نے ۱۸۱۰ء میں اوراردو میں ترجمہ مرزا محمد علی رضا محزون مرادآبادی نے کیا تھا جو دو جلدوں میں ۱۹۰۴ء میں شائع ہوا۔ مرزا ابوطالب نے ۱۸۰۶ء میں وفات پائی۔

زیرنظر مضمون میں مرزا ابوطالب لندنی کے حالات زندگی اور اُن کے سفر یورپ کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

متفرقات

۹۱۱ متفرقات س۔ح جولائی ۱۹۴۹ ۱۱۱۔۱۱۲

ماپوفانگ ۴۶ سالہ جنرل ہے جس نے ۳۵-۱۹۳۴ء میں کمیونسٹ کو شکست دی تھی۔اس شخص کی بہادری اوراس جنرل کی کامیابی کا ذکر کیا گیا ہے۔

۹۱۲ سفرلندن ڈائری کاایک ورق عظیم الدین احمد جولائی ۱۹۴۹ ۱۲۔۱۴

۱۵رجون ۱۹۰۹ء تا ۱۹رجولائی ۱۹۰۹ء تک کے سفرلندن کے احوال۔

۹۱۳ اشارات قاضی عبدالودود ۱۔۴ فروری ۱۹۴۱ ۶۷۔۷۰

(۱) تذکرہ شورش کا صرف ایک ہی نسخہ کا علم ہو سکا۔اب یہ کتب خانہ Bodlien Library میں محفوظ ہے۔ اسپرنگر نے اس سے استفادہ کیا تھا۔

(۲) گلزار ابراہیم سے اخذ کر کے سات اشعار کا اندراج۔

(۳) تذکرہ گلشن سخن پر چند تحقیقی خیالات۔

(۴) راجا خیالی رام اردو کے شاعر تھے اور خیالی تخلص کرتے تھے۔ان کے پانچ اشعار کا اندراج۔

Marfat.com

۹۱۴ اشارات قاضی عبدالودود ۱۔۵ مارچ ۱۹۴۱ء ۶۲-۶۳

(۱) فارسی کے چند ضرب المثل اشعار سے مختصر بحث۔

(۲) ایک قلمی نسخہ سے بحث جو خدا بخش لائبریری میں محفوظ ہے۔

۹۱۵ اشارات قاضی عبدالودود ۴۔۴ اگست ۱۹۴۲ ۴۲۔۴۳

(۱) رسالہ معاصر سے متعلق قارئین کے سوالوں کے جواب۔

(۲) رسالہ معاصر سے متعلق چند خامیوں اور فروگذاشتوں پر اظہار افسوس اور آئندہ اُن کی اصلاح کا وعدہ۔

۹۱۶ بحیرۂ روم کی شاہراہ عبدالمجید ۲۔۲ جون ۱۹۴۱ ۵۱۔۶۰

۹۱۷ ایضاً ایضاً ۲۔۴ اگست ۱۹۴۱ ۴۴۔۴۹

بحیرۂ روم (Mediterranean Sea) کے محل وقوع اور اس کی جغرافیائی صورت حال سے بحث۔ بحیرۂ روم دراصل بحر اوقیانوس کی عظیم الشان خلیج ہے۔ زمانۂ قدیم میں اس کے تین رُخ قرار دیے جاتے تھے۔ ایشیائی، یورپین اور افریقی۔ یہ تینوں براعظم کی دہلیز تصور کیے جاتے تھے۔

۹۱۸ بزم معاصر قاضی عبدالودود x۔۹ جنوری ۱۹۵۶ ۱۹۱۔۱۹۲

رسالہ معاصر حصہ ۶ اور حصہ ۹ میں چند غلطیوں کی اصلاح۔

ولی ویلوری سے متعلق مزید معلومات۔

۹۱۹ تعارف معتمد دائرۂ ادب ۱۔۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۱۔ب

دائرۂ ادب۔ پٹنہ کا تعارف۔ رسالہ 'معاصر' اسی کے زیر اہتمام شائع ہوتا تھا۔ آخر میں رسالہ معاصر کی مجلس ادارت کی ارکان اور دائرہ کی مجلس مالیہ کے ارکان کی فہرست درج کی گئی ہے۔

۹۲۰ جن عبدالمجید x۔x نومبر ۱۹۴۶۔مارچ ۱۹۴۷ ۶۔۱۹

قرآن وحدیث کی روشنی میں اجنہ کے وجود اور ان کے مقام رہائش وغیرہ سے بحث۔ مضمون نگار نے انھیں بنی آدم سے قبل کی مخلوق قرار دیا ہے۔

۹۲۱ راہِ ترکستان ۱۔ب ۱۔۴ فروری ۱۹۴۱ ۶۰۔۶۶

۹۲۲ روایات محمد فضل الرحمٰن x۔۱۲ x۔x ۱۱۴۔۱۳۲

Marfat.com

شاعری کی عمارت دراصل ماضی کے ورثے اور روایات سے تعمیر ہوتی ہے۔لہذا اس کے نقد کی کسوٹی ادراک، احساسات اور ماحول کے ساتھ روایات کی تطبیق بھی ہونی چاہیے۔

مجموعی طور پر ادب کی تخلیق اور تنقید میں روایات کی اہمیت پر زور۔

۹۲۳	قطب جنوبی	علی اکبر کاظمی	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۶۰_۵۴
۹۲۴	ایضاً	ایضاً	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۴۵_۴۰
۹۲۵	ایضاً	ایضاً	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۴۷_۴۳
۹۲۶	ایضاً	ایضاً	۳_۴	فروری ۱۹۴۲	۵۲_۴۹

قطب جنوبی کی تلاش کی ابتدا ۱۴۸۷ء میں ہوئی ۔لیکن اس کی تکمیل ۱۸۳۸ء میں ہوئی۔اسے سب سے پہلے ایک امریکی سیاح وِلکس نے دیکھا۔مضمون کی پہلی قسط میں ۱۹۰۱ء تک رونما ہونے والے واقعات کا تذکرہ ہے۔دوسری اور تیسری قسط میں ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۹ء تک اور چوتھی قسط میں ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۲ء تک کے واقعات کا بیان ہے۔

۹۲۷	مستقبل پر ایک نظر	عبدالستار خاں	۹_۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۴۶_۴۵

ایک عظیم انقلاب کی پیشن گوئی ۔اس رائے کا اظہار کہ تغیر کا تعمیری عمل ابھی تشنہ تکمیل ہے۔لہذا دوسرے انقلاب عظیم کا زمانہ متعین تو نہیں کیا جا سکتا البتہ روز کسی نہ کسی کوہِ آتش فشاں کا پھٹنا اس بات کی علامت ہے کہ نیا انقلاب کچھ زیادہ دور نہیں۔

۹۲۸	یادداشت	قاضی عبدالودود	×_۱۷	جولائی ۱۹۶۰	۱۰۹_۸۵

غلام ہمدانی مصحفی، جان عالم خاں، شیخ قلندر بخش جرأت، مرزا غالب، خواجہ میر درد، مولانا فتح علی خاں، مولوی صدرالدین خاں، وغیرہ کا مختصر تذکرہ۔

اس بات کی نشاندہی کہ مصحفی کے فارسی دیوان کا ایک مخطوطہ ڈھاکہ یونیورسٹی کے کتابخانہ میں موجود ہے لیکن اس میں اشعار کی ترتیب متفرق ہے اس لیے اسے دیوان کہنا موزوں نہیں ہوگا۔

Marfat.com

۹۲۹ یادداشت قاضی عبدالودود ×-۱۸ جولائی ۱۹۶۲ ۳۰-۶۵

(۱) مثنوی محمد بخش شہید ۔ (۲) فسانۂ جان ودل از کھیم نراین رند (۳) مثنوی محمد رضا خاں عاشق۔ (۴) مثنوی بیرنگ ۔ (۵) روضۃ الشہداء سے متعلق یادداشتیں۔

۹۳۰ یادداشت قاضی عبدالودود ×-۱۹ مئی ۱۹۶۴ ۱-۴۸

(۱) اسرارالتوحید، مصنفہ شیخ ابی سعید محمد بن منور، مرتبہ ذبیح اللہ صفا کے متعلق اظہار خیال۔ شیخ کی ولادت ماہ محرم بروز یکشنبہ ۳۵۷ھ اور وفات ۴ شعبان المعظم بروز پنج شنبہ ۴۴۰ھ بتائی ہے ۔ (۲) تذکرہ نصرآبادی، مولفہ محمد طاہر نصرآبادی پر اظہار رائے ۔اور تحقیقی جائزہ۔اس بات پر اظہار ناپسندیدگی کہ اس میں فحش کلام بھی درج کیا گیا ہے۔اس بات کی اطلاع کہ اس کا ایک قلمی نسخہ خدابخش لائبریری میں محفوظ ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

تبصرے

شمار	نام کتاب	مصنف/مولف	تبصرہ نگار	جلد شمارہ	ماہ/سال	صفحات
۱۔	آج کل					
	(سالنامہ ۱۹۴۵)	x	ح۔م۔اسلم	۹۔۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۶۴
۲۔	آفتاب					
	(آفتاب بال میگزین)	x	اختر اورینوی	۷۔۲۔۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	
۳۔	احوال غالب	مختار الدین احمد (مرتب)	قاضی عبدالودود	x۔۹	جنوری ۱۹۵۶	
۴۔	ادارۂ ادبیات					
	اردو۔۱۹۴۱	حمید الدین شاہد (مرتب)	ایضاً	۴۔۴	اگست ۱۹۴۲	
۵۔	۱۹۴۱ کے ادبی					
	مضامین	x	ادارہ	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	۶۴
۶۔	ادب لطیف					
	(سالنامہ ۱۹۴۶)	x	ظفیر الحسن وارث	۱۰۔۶	جون ۱۹۴۶	۴۱۔۴۳
۷۔	اساسِ تہذیب	عبداللطیف (مرتب)	عبدالمنان بیدل	x۔۱۵	x۔x	۱۴۱۔۱۵۲
۸۔	اصلاحاتِ اقبال	مشیر الحق دسنوی	قاضی عبدالودود	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	
۹۔	افتتاح الاندلس	محمد جمیل الرحمٰن (مترجم)	مسعود عالم ندوی	۲۔۲	جون ۱۹۴۱	۶۰۔۶۱
۱۰۔	الف لیلہ ولیلہ	منصور احمد (مترجم)	ایضاً	۴۔۳	جولائی ۱۹۴۲	۴۱۔۴۵
۱۱۔	الہاماتِ شاد	عندالمالک آروی	ق۔و۔ابجدی	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	
۱۲۔	امیر مینائی	شاہ ممتاز علی	قاضی عبدالودود	۵۔۳	مارچ ۱۹۴۳	۴۲۔۴۳
۱۳۔	انشائے داغ	احسن مارہروی (مرتب)	ایضاً	۴۔۱	مئی ۱۹۴۲	۵۱۔۵۲
۱۴۔	ایضاحِ سخن	تمنا عمادی	عندلیب شادانی	۳۔۳	جنوری ۱۹۴۲	۴۸۔۵۲
۱۵۔	باتان	حفیظ صدیقی	ق۔و۔ابجدی	۳۔۱	نومبر ۱۹۴۱	
۱۶۔	پرچھائیں اور اسکا					
	دوسرا رُخ	آصف علی	قاضی عبدالودود	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	

Marfat.com

۱۷۔ پریم۔لاہور (ماہنا تاجورمہ)	نجیب آبادی (مدیر)	ح۔م۔اسلم	۹۔۴	اپریل ۱۹۴۵	۴۷۔۴۴
۱۸۔ تاریخ ادب اردو	ادارۂ ادبیات اردو حیدرآباد	ق۔و۔ابجدی	۲۔۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۵۷۔۲۲
۱۹۔ تاریخ صحافتِ اردو	امداد صابری	قاضی عبدالودود	۲۔۷	x۔x	۱۰۷
۲۰۔ تاریخ ہندی قرون وسطیٰ (ج ۲)	x	ایضاً	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	
۲۱۔ تبصرے		س۔ح		نومبر-دسمبر ۱۹۴۹	۹۶-۹۱

۱۔تاریخ ہندی قرون وسطیٰ جلد دوم

۲۔انتخاب افسانہ مرتبہ پروفیسر کاظم حسین

۳۔''ہمایوں'' سالگرہ نمبر ۵۰ پر تبصرہ۔

۲۲۔ جواہر العلوم جوہری	عبدالرحیم (مترجم)	ابجدی	۴۔۲(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	
۲۳۔ چنکیاں (انشائیے)	موہن سنگھ دیوانہ	علی اکبر قاصد	۹۔۳	مارچ ۱۹۴۵	
۲۴۔ چھان بین	جعفر علی خاں اثر	قاضی عبدالودود	x۔۱	مئی ۱۹۵۱	
۲۵۔ خانقاہ	ایم۔اسلم	اختر اورینوی	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	
۲۶۔ خطوط اکبر	مختار الدین احمد (مرتب)	قاضی عبدالودود	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	
۲۷۔ خطوط غالب	مہیش پرشاد (مرتب)	ایضاً	۸۔۱	جولائی ۱۹۴۲	۴۳
۲۸۔ ایضاً	ایضاً	ایضاً	۶۔۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۴۳۔۳۸
۲۹۔ ایضاً (جلد اول)	ایضاً	ابجدی	۳۔۶	اپریل ۱۹۴۲	۵۲۔۴۲
۳۰۔ دیوانِ فائز	مسعود حسن رضوی (مرتب)	قاضی عبدالودود	x۔۱	مئی ۱۹۵۱	۱۶۲
۳۱۔ دیوان قائم	خورشید الاسلام (مرتب)	ایضاً	x۔۲۵	x۔۱۹۷۳	۳۱۔۱
۳۲۔ ایضاً	ایضاً	ایضاً	x۔۲۶	x۔۱۹۷۳	۲۲۔۱

تبصرے کے بعد مکمل دیوان کو بھی پیش کر دیا گیا ہے۔

۳۳۔ ذکرِ غالب	مالک رام	قاضی عبدالودود	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	
۳۴ سادہ و رنگین افسانے	نظنر قریشی	اختر اورینوی	۷۔۶	جون ۱۹۴۴ء	
۳۵۔ سیاست ملہ	محمد امین زبیری	ابجدی	۴۔۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۳۴

Marfat.com

۳۶۔ شمیم عشرت	سیدا علی عشرت	ایضاً	۴۔۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۳۵
۳۷۔ شوق نیموی کے سوشعر	فوقانی نیموی (مرتب)	قاضی عبدالودود	۴۔۴	اگست ۱۹۴۲	۴۵
۳۸۔ صبح انقلاب	سریر کابری گیاوی	ح۔م۔اسلم	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۵۴۔۵۵
۳۹۔ عقد ثریا	عطا کاکوی (مترجم)	ایضاً	x۔۳۰	x۔۱۹۷۵	۷۳۔۷۴
۴۰۔ علی گڑھ میگزین (فانی نمبر)	x	رضا کاظمی	۶۔۱۔۲	جولائی-اگست ۱۹۴۳	۷۵۔۷۶
۴۱۔ ایضاً	x	شیخ عبداللطیف	۶۔۵	نومبر ۱۹۴۳	۳۹۔۴۶

علی گڑھ میگزین کے فانی نمبر پر جو تنقیدیں اور تبصرے شائع ہو ،ان کا تنقیدی جائزہ۔

۴۲۔ فرمایش ای ب (مجموعہ کلام)	محمد عمر سوز	عطا کاکوی	x۔۳۰	x۔۱۹۷۵	۷۵۔۷۶
۴۳۔ کشمکش فانی	شجاع ا قائد	مدیر	۴۔۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۴۵۔۴۶
۴۴۔ کلام انشاء	مرزا محمد عسکری (مرتب)	قاضی عبدالودود	x۔۹	ری ۱۹۵۶	۱۱۷
۴۵۔ کنول	اعظم کریوی	ا اورینوی	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۴۵
۴۶۔ گارساں دتاسی	محی الدین قادری زور	مدیر	۴۔۲	جون ۱۹۴۲	۴۹۔۵۰
۴۷۔ محمد رسول اللہ صلعم	عبدالرحمٰن (مترجم)	ایضاً	۴۔۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۴۳۔۴۴
۴۸۔۔ مختصر کہانی	ات ا (مرتب)	ایضاً	x۔۶۰۵	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۱۲۰
۴۹۔ مشاہیر کی بیویاں	طاہ(و) رفعت	ا اورینوی	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۴۶
۵۰۔ مشک وعود	محمودہ رضویہ	ایضاً	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۴۴
۵۱۔ مصحفی اور ان کا کلام	ابواللیث صدیقی	قاضی عبدالودود	۲۔۷	x۔x	۱۰۷۔۱۰۸
۵۲۔ مطالعۂ غالب	اثر لکھنوی	ایضاً	۲۔۸	x۔x	۱۴۱۔۱۴۳
۵۳۔ کرن (ماہنامہ)	عندالغنی عزیزی (مدیر)	مدیر	x۔۵۔۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۱۲۰
۵۴۔ معلم الشعراء	x	عطا کاکوی	x۔۳۰	x۔۱۹۷۵	۸۸
۵۵۔ مکاسب غالب (طبع دوم)	امتیاز علی خاں عرشی (مرتب)	قاضی عبدالودود	۵۔۴	اپریل ۱۹۴۳	۴۶۳۷

Marfat.com

۵۶۔ ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۔۳	مارچ ۱۹۴۳	۳۳۔۴۱	
۵۷۔ مرکاسب غالب (طبع دوم)	امتیاز علی خاں عرشی (مرتب)	قاضی عبدالودود	۵۔۵۔۶	مئی۔جون ۱۹۴۳	۶۰۔۶۷	
۵۸۔ مکاشفات کشفی (رباعیات)	مرزا ابوجعفر کشفی	عبدالسبحان بیدل	۱۵۔x	x۔x	۱۴۵۔۱۵۵	
۵۹۔ مکتوبات شاد عظیم آبادی	محی الدین قادری زور (مرتب)	ابجدی	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	۶۰۔۶۲	
۶۰۔ میر تقی میر۔ ت اور شاعری	خواجہ فاروقی	قاضی عبدالودود	۵۔۱	ری ۱۹۴۴	۲۹۔۳۴	
۶۱۔ ایضاً	ایضاً	ایضاً	۹۔x	ری ۱۹۵۶	۱۱۷۔۱۹۰	
۶۲۔ میر محمد مومن	محی الدین قادری زور	ق۔و۔ابجدی	۳۔۱	نومبر ۱۹۴۱	۶۱۔۶۲	
۶۳۔ میری کہانی، میری زبانی	ہمایوں مرزا	ابجدی	۳۔۵	مارچ ۱۹۴۲	۵۵۔۵۹	
۶۴۔ نادراتِ غالب	آفاق حسین آفاق (مرتب)	قاضی عبدالودود	x۔۱	مئی ۱۹۵۱	۱۶۲	
۶۵۔ ندیم۔ گیا (ماہنامہ) بہار نمبر	x	مختار الدین ا	۲۔۴	اگست ۱۹۴۱	۵۴۔۶۳	
۶۶۔ نگار۔ لکھنؤ (دور حاضر کی شاعری نمبر)	x ا	اورینوی	۷۔۲۔۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	۷۷	
۶۷۔ نوار	علی ا ا	قاضی عبدالودود	۴۔۴	اگست ۱۹۴۲	۴۴۔۴۶	
۶۸۔ نورالمعرفت	ظہیر الدین مدنی (مرتب)	ایضاً	x۔۲	ری ۱۹۵۲		
۶۹۔ نئی دنیا	موہن سنگھ دیوانہ	علی اکبر قاصد	۹۔۳	مارچ ۱۹۴۵		
۷۰۔ نئی کرن۔ دربھنگہ (ماہنامہ)	x	مدیر	x۔۵۔۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۱۲۰	
۷۱۔ نیا قرآنی قاعدہ	ابومحمد مصلح	ایضاً	x	۵-۶ ایضاً	۱۲۰	
۷۲۔ وجیہ الدین وجدی	محمد عمر	قاضی عبدالودود	۱۰۔x	اگست ۱۹۵۷	۹۵۔۱۹۲	
۷۳۔ وقایع عالم شاہی	پریم کشور	ایضاً	۲۔x	ری ۱۹۵۲	۱۳۵۔۱۳۶	

Marfat.com

۷۴۔ ولی گجراتی	ظہیرالدین مدنی	ایضاً	۲۔۸	x۔x	۱۴۳۔۱۴۴
۷۵۔ ہست و بود	محمودہ رضویہ	اختر اورنیوی	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۴۳۔۴۴

اشاریہ مصنف وار:-

نمبر شمار	مضمون نگار	عنوان مضمون	جلد۔شمارہ	ماہ۔سال	صفحات
۱۔	آرزو جلیلی	حاسد (افسانہ)	۵۔۳	مارچ ۱۹۴۳	۲۶۔۳۸
۲۔	ایضاً	راسخ کا غیر مطبوعہ کلام	۳۔۶	اپریل ۱۹۴۲	۳۴
۳۔	ایضاً	عظمت فردا	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	۲۴
۴۔	ایضاً	کلام طپش	۳۔۲	دسمبر ۱۹۴۱	۳۸۔۳۹
۵۔	ایضاً	ایضاً	۴۔۱	مئی ۱۹۴۲	۳۰۔۳۱
۶۔	آزاد عظیم آبادی	دیکھ (نظم)	۵۔۵۔۶	مئی جون ۱۹۴۳	۱
۷۔	ایضاً	زندگی (نظم)	۳۔۵	مارچ ۱۹۴۲	۲۵
۸۔	ایضاً	گذرگاہ ہستی (نظم)	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	۳۷
۹۔	ایضاً	یادگزشتگان (نظم)	۴۔۳	جولائی ۱۹۴۲	۳۰
۱۰۔	آزاد محمد فضل الحق	کلام آزاد	۲۔۲	جون ۱۹۴۱	۲۰
۱۱۔	ا۔ب	راو ترکستان	۱۔۴	فروری ۱۹۴۱	۶۰۔۶۶
۱۲۔	ابوالحسنات، سید	انوکھا انتقام (افسانہ)	۷، ۲۔۳	فروری مارچ ۱۹۴۴	۳۵
۱۳۔	اثر محمد علی خاں	اخبار "دبدبۂ سکندری" رامپور	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	۱۱۹۔۱۲۸
۱۴۔	ایضا	تذکرہ شعرائے رامپور	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	۱۳۴۔۱۴۱
۱۵۔	ایضاً	سوم وگداز	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	۱۴۲۔[illegible]
۱۶۔	ایضاً	کتب خانہ مشرقیہ کے بارے میں شبلی کا بیان	x۔۲	دسمبر ۱۹۵۲	۱۲۹-۱۳۴
۱۷۔	ایضاً	مثنوی دلپذیر	x۔۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۳۱۔۱۴۳
۱۸۔	احتشام حسین	تغیر (نظم)	۵۔۲	فروری ۱۹۴۳	۱۹۔۲۰
۱۹۔	احرار، صلاح الدین	ادب، فرائڈ اور مارکس	x۔۲۶	x ۱۹۷۳	۵۹۔۷۶

Marfat.com

۲۰۔	احسان دانش	بساطِ نو کا ساقی نامہ (نظم)	۳۔۱	نومبر ۱۹۴۱	۲۴
۲۱۔	ایضاً	شامِ اودھ (نظم)	۴۔۱	مئی ۱۹۴۲	۱۸۔۱۷
۲۲۔	احمد حسن	اے سیلِ رواں (نظم)	×۔×	نومبر ۱۹۴۶۔مارچ ۱۹۴۷	۵۹۔۵۸
۲۳۔	احمد حسن	اے سیلِ رواں (نظم)	×۔۵۔۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۱۱۳۔۱۱۲
۲۴۔	ایضاً	ایک خواب (نظم)	۵،۵۔۶	مئی جون ۱۹۴۳	۱۱
۲۵۔	ایضاً	تنقید اور نقاد	۹،۸۔۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۱۶۔۱۲
۲۶۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۵۸۔۵۴
۲۷۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۸۔۶
۲۸۔	ایضاً	خلشِ حسن (نظم)	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۴۴
۲۹۔	ایضاً	رفتارِ حیات (نظم)	۱۰۔۵	مئی ۱۹۴۶	۳۴۔۳۳
۳۰۔	ایضاً	روتا ہوں میں (نظم)	۴۔۵	ستمبر ۱۹۴۲	۱
۳۱۔	ایضاً	شوقِ منزل (نظم)	۹۔۷	جولائی ۱۹۴۵	۳۰
۳۲۔	ایضاً	غزل اور نظم کا جھگڑا	۶۔۳	ستمبر ۱۹۴۳	۱۲۔۶
۳۳۔	ایضاً	فانی ہے اور فنا کس کا نام ہے۔ (نظم)	۷،۲۔۳	فروری مارچ ۱۹۴۴	۴۱
۳۴۔	ایضاً	لوٹ اے نکہتِ گل (نظم)	۶۔۵	نومبر ۱۹۴۳	۱۸۔۱۷
۳۵۔	ایضاً	لے سلام اے گل رنگیں میرا (نظم)	۶۔۳	ستمبر ۱۹۴۳	۴۱۔۴۰
۳۶۔	ایضاً	نوائے عشق (نظم)	۹۔۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۵۳۔۵۲
۳۷۔	احمد ذوالسیفین	اشعارِ شاہِ شجاع	۹،۵۔۶	مئی۔جون ۱۹۴۵	۲۰۔۱۵
۳۸۔	ایضاً	دیوان حافظ	۹،۸۔۹	اگست۔ستمبر ۱۹۴۵	۳۱۔۱۷
۳۹۔	اختر احمد، سید	ایضاً		مئی، جون ۱۹۴۶	۱۳-۳
۴۰۔	ایضاً	ایضاً		جولائی ۱۹۴۹	۲۵-۲۰
۴۱۔	ایضاً	ایضاً		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۸-۴
۴۲۔	اختر امام	لنکا سے ایک خط	×۔۴	اگست ۱۹۴۹	۶۴۔۶۳
۴۳۔	ایضاً	ایضاً		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۹۰-۸۸
۴۴۔	اختر اورینوی	آپ بیتی	۳۔۱	نومبر ۱۹۴۱	۲۔۱

Marfat.com

۴۵۔	اختر اورینوی	آخرت نامہ	۱۰_x	اگست ۱۹۵۷	۸۴_۷۳
۴۶۔	ایضاً	آخری اکنی (افسانہ)	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۳۱_۲۴
۴۷۔	ایضاً	آئینہ (افسانہ)	۸_۱	جولائی ۱۹۴۴	۲۰_۱۱
۴۸۔	ایضاً	اب (افسانہ)	۵_۱	مارچ ۱۹۴۱	۳۵_۲۹
۴۹۔	ایضاً	ابدی رات (نظم)	۹_۸،۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۳۳_۳۲
۵۰۔	ایضاً	اعتذار	۴_۶ (الف)	نومبر ۱۹۴۲	۲_۱
۵۱۔	ایضاً	افسانے میں مقصد	۶_۱،۲	جولائی اگست ۱۹۴۳	۶_۴
۵۲۔	ایضاً	اندھی نگری (افسانہ)	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۲۸_۲۱
۵۳۔	ایضاً	ایک کاروبار (افسانہ)	۹_۳	مارچ ۱۹۴۵	۲۹_۱۱
۵۴۔	ایضاً	بوڑھی ماما (افسانہ)	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۲۶_۱۹
۵۵۔	ایضاً	بولیوں کا سنگم	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۳۹_۳۳
۵۶۔	ایضاً	ایضاً	۴_۶ (الف)	نومبر ۱۹۴۲	۴۶_۳۸
۵۷۔	ایضاً	بہار میں اردو ناول نگاری	۱۰،۳_۴	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۱۶_۱۱
۵۸۔	ایضاً	پراب بھی کبھی کبھی۔ (افسانہ)	۱۰،۸_۹	اگست ستمبر ۱۹۴۶	۵۸_۴۴
۵۹۔	ایضاً	پناہ گزیں (افسانہ)	۴_۱	مئی ۱۹۴۲	۲۶_۱۹
۶۰۔	ایضاً	عرض نغمہ بہ آغاز مرحمت		مئی، جون ۱۹۴۹	۳۹_۳۸
۶۱۔	ایضاً	پندرہ منٹ (افسانہ)	۱۰_۹	اکتوبر ۱۹۴۵	۳۵_۱۹
۶۲۔	ایضاً	تاخیر (افسانہ)	۴_۱	فروری ۱۹۴۱	۲۴_۱۷
۶۳۔	ایضاً	تاریک سائے (افسانہ)	۶_۵،۵	مئی۔جون ۱۹۴۳	۲۶_۱۲
۶۴۔	ایضاً	تعمیر (ناول)	۷_۹	جولائی ۱۹۴۵	۲۵۰۱۸
۶۵۔	ایضاً	ایضاً	۹_۸،۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۵۷_۵۰
۶۶۔	ایضاً	ایضاً	۱۱_۹	نومبر ۱۹۴۵	۲۶_۲۵
۶۷۔	ایضاً	ایضاً	۱۲_۹	دسمبر ۱۹۴۵	۳۷_۳۲
۶۸۔	ایضاً	ایضاً	۲_۱،۱۰	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۴۵_۳۰
۶۹۔	ایضاً	ایضاً	۵_۱۰	مئی ۱۹۴۶	۲۱_۱۶

Marfat.com

۷۰۔	اختر اورینوی	ایضاً	۱۰_۶	جون ۱۹۴۶	۲۵_۳۲
۷۱۔	ایضاً	جلوۂ منزل (نظم)	۹_۲	فروری ۱۹۴۵	۱۱
۷۲۔	ایضاً	جنگل (افسانہ)	۷_۵	مئی ۱۹۴۴	۱۶_۲۵
۷۳۔	ایضاً	جوش ایک صناع کی حیثیت میں	۵_۲	x_x	۱۰۷_۱۴۱
۷۴۔	ایضاً	جوپیہ (افسانہ)	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۲۵_۳۴
۷۵۔	ایضاً	خلش (نظم)	۷،۲_۳	فروری مارچ ۱۹۴۴	۱۸
۷۶۔	ایضاً	ڈائنامیٹ (افسانہ)	۱۰،۳_۴	مارچ اپریل ۱۹۴۶	۴۵_۵۶
۷۷۔	ایضاً	رات بھر (افسانہ)	۹،۸_۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۳۴_۴۹
۷۸۔	ایضاً	سعادت حسن منٹو کی افسانہ نگاری	۹_x	جنوری ۱۹۵۶	۸۱_۱۱۸
۷۹۔	ایضاً	شکور دادا (افسانہ)	۲_۴	اگست ۱۹۴۱	۲۰_۳۲
۸۰۔	ایضاً	عبدالغفور شہباز کی شاعری	۱_۱۷	جولائی ۱۹۶۰	۷۰_۸۴
۸۱۔	ایضاً	ایضاً	۱_۱۸	جولائی ۱۹۶۲	۱۸_۲۹
۸۲۔	ایضاً	ایضاً	19	مئی ۱۹۶۴	۴۹_۶۶
۸۳۔	ایضاً	غالب کے بعد	۸،۳_۴	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴	۳-۸
۸۴۔	ایضاً	فٹ پاتھ (افسانہ)	۳_۴	فروری ۱۹۴۲	۳۴_۳۹
۸۵۔	ایضاً	فقۂ ہندی	۱۰_x	اگست ۱۹۵۷	۵۷_۶۸
۸۶۔	ایضاً	فن اور ماحول	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۱_۷
۸۷۔	ایضاً	فن ناول نگاری اور نذیر احمد دہلوی	x_۱۱	دسمبر ۱۹۵۷	۲۱_۲۵
۸۸۔	ایضاً	فیض احمد فیض کی شاعری اور اس کی فضا	۲_۷	x_x	۳۲_۶۸
۸۹۔	ایضاً	کارواں (ناول)	۷_۴	اپریل ۱۹۴۴	۱۱_۱۶
۹۰۔	ایضاً	ایضاً	۸_۶	دسمبر ۱۹۴۴	۶_۹
۹۱۔	ایضاً	ایضاً	۸_۵	نومبر ۱۹۴۴	۸_۱۰
۹۲۔	ایضاً	ایضاً	۹_۱	جنوری ۱۹۴۵	۶_۹
۹۳۔	ایضاً	ایضاً	۹_۲	فروری ۱۹۴۵	۸_۱۰
۹۴۔	ایضاً	کام کی بات	۵_۲	فروری ۱۹۴۳	۳۱_۳۷

Marfat.com

۹۵۔	اختر اورینوی	کواڑ کی اوٹ (افسانہ)	۷، ۲۔ ۳	فروری۔ مارچ ۱۹۴۴	۲۰
۹۶۔	ایضاً	گذارش (اداریہ)	۶، ۱۔ ۲	جولائی۔ اگست ۱۹۴۳	۱۔ ۳
۹۷۔	ایضاً	ایضاً	۶۔ ۳	ستمبر ۱۹۴۳	۱۔ ۳
۹۸۔	ایضاً	گذارش (اداریہ)	۶۔ ۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۱۔ ۳
۹۹۔	ایضاً	ایضاً	۷۔ ۱	جنوری ۱۹۴۴	۱۔ ۶
۱۰۱۔	ایضاً	ایضاً	۷، ۲۔ ۳	فروری، مارچ ۱۹۴۴	۱
۱۰۲۔	ایضاً	ایضاً	۷۔ ۵	مئی ۱۹۴۴	۱۔ ۴
۱۰۳۔	ایضاً	ایضاً	۷۔ ۶	جولائی ۱۹۴۴	۱۔ ۵
۱۰۴۔	ایضاً	ایضاً	۸۔ ۲	اگست ۱۹۴۴	۱۔ ۵
۱۰۵۔	ایضاً	ایضاً	۸، ۳۔ ۴	ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۴۴	۱۔ ۲
۱۰۶۔	ایضاً	ایضاً	۸۔ ۵	نومبر ۱۹۴۴	۱۔ ۲
۱۰۷۔	ایضاً	ایضاً	۸۔ ۶	دسمبر ۱۹۴۴	۱۔ ۲
۱۰۸۔	ایضاً	ایضاً	۹۔ ۱	جنوری ۱۹۴۵	۱
۱۰۹۔	ایضاً	ایضاً	۹۔ ۲	فروری ۱۹۴۵	۱
۱۱۰۔	ایضاً	ایضاً	۹۔ ۳	مارچ ۱۹۴۵	۱۔ ۲
۱۱۱۔	ایضاً	ایضاً	۹۔ ۴	اپریل ۱۹۴۵	۱۔ ۴
۱۱۲۔	ایضاً	ایضاً	۹، ۵۔ ۶	مئی۔ جون ۱۹۴۵	۱۔ ۴
۱۱۳۔	ایضاً	ایضاً	۹۔ ۷	جولائی ۱۹۴۵	۱۔ ۷
۱۱۴۔	ایضاً	ایضاً	۹، ۸۔ ۹	ستمبر، اکتوبر ۱۹۴۵	۱۔ ۷
۱۱۵۔	ایضاً	ایضاً	۹۔ ۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۱۔ ۷
۱۱۶۔	ایضاً	ایضاً	۹۔ ۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۱۔ ۵
۱۱۷۔	ایضاً	ایضاً	۹۔ ۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۱۔ ۶
۱۱۸۔	ایضاً	ایضاً	۱۰، ۱۔ ۲	جنوری۔ فروری ۱۹۴۶	۲۔ ۶
۱۱۹۔	ایضاً	ایضاً	۱۰، ۳۔ ۴	مارچ۔ اپریل ۱۹۴۶	۲۔ ۹

Marfat.com

ادب اور نفسیات پر تفصیلی تبصرہ۔

۱۲۰۔	اختر اورینوی	گذارش (اداریہ)	۱۰۔۵	مئی ۱۹۴۶	۱۔۶
۱۲۱۔	ایضاً	ایضاً	۱۰۔۶	جون ۱۹۴۶	۱۔۴
۱۲۲۔	اختر قادری	ایضاً	۱۰۔۷	جولائی ۱۹۴۶	۱۔۵
۱۲۳۔	ایضاً	ایضاً	۱۰،۸۔۹	گست۔ستمبر ۱۹۴۶	۱۔۵
۱۲۴۔	ایضاً	ایضاً	x	نومبر ۱۹۴۶-مارچ ۱۹۴۷	۳۔۵
۱۲۵۔	ایضاً	ایضاً	x۔x	جولائی ۱۹۴۷	۳۔۷
۱۲۶۔	ایضاً	ایضاً	۴۔x	اگست ۱۹۴۹	۳۔۶
۱۲۷۔	ایضاً	ایضاً	x،۵۔۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۳۔۹
۱۲۸۔	ایضاً	گھر کو واپسی (افسانہ)	۱۰۔۷	جولائی ۱۹۴۶	۱۴۔۳۶
۱۲۹۔	ایضاً	محبت کی موت (نظم)	۸۔۵	نومبر ۱۹۴۴	۲
۱۳۰۔	ایضاً	نقد و نظر (تبصرے)	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۴۳۔۴۶
۱۳۱۔	ایضاً	ہم ہوئے، تم ہوئے کہ میر ہوئے (افسانہ)	۵۔۲	فروری ۱۹۴۸	۹۔۱۳
۱۳۲۔	ایضاً	اکتاہٹ (افسانہ)		جولائی ۱۹۴۹	۳۹-۴۰
۱۳۳۔	ایضاً	عرض نغمہ بہ آغاز محبت		مئی جون ۱۹۴۹	۳۸-۳۹
۱۳۴۔	ایضاً	نئی بہار (نظم)	x،۵۔۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۸۱
۱۳۵۔	ایضاً	قطعہ تاریخ وفات عظیم الدین مرحوم		جولائی ۱۹۴۹	۱۹
۱۳۶۔	اختر کاکوی، سید شاہ منظور الرحمٰن	تغافل جاناں (نظم)	۱۰۔۷	جولائی ۱۹۴۶	۶
۱۳۷۔	ازہر احمد ارکوی	بچے کا خواب (افسانہ)	۹۔۷	جولائی ۱۹۴۵	۲۶۔۲۹
۱۳۸۔	اُسامہ یزدانی	لیبیا کا مسئلہ		جولائی ۱۹۴۹	۹۲-۹۹
۱۳۹۔	ایضاً	مشرق وسطیٰ اور مغربی سیاست		مئی جون ۱۹۴۹	۶۵-۷۲
۱۴۰۔	x	اسکندریہ اور اس کے ذہنی کارنامے	۳۔۱	جنوری ۱۹۴۱	۴۸۔۵۷
۱۴۱۔	اسلم، ا۔م	تبصرے	۴۔۹	اپریل ۱۹۴۵	۴۴۔۴۷

Marfat.com

۱۴۲۔	سلم، ا۔م	ایضاً	۹۔۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۶۴
۱۴۳۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۵۴۔۵۵
۱۴۴۔	ایضاً	ایضاً	۱۰۔۵	مئی ۱۹۴۶	۵۲۔۵۴
۱۴۵۔	ایضاً	ٹیوٹر اور لچھے (افسانہ)	۶۔۶	دسمبر ۱۹۴۳	۱۰۔۱۹
۱۴۶۔	ایضاً	دولہن بھابی (افسانہ)	۸۔۹، ۱۰	اگست، ستمبر ۱۹۴۶	۵۹۔۷۲
۱۴۷۔	ایضاً	ایضاً	x۔	نومبر ۴۶-مارچ ۱۹۴۷	۶۔۳۷
۱۴۸۔	ایضاً	شہاب ثاقب اور سنگفل	۶۔۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۳۰۔۳۷
۱۴۹۔	ایضاً	شہید (افسانہ)	۶۔۳	ستمبر ۱۹۴۳	۲۲۔۲۷
۱۵۰۔	اشعر ملیح آبادی	آہٹیں (نظم)	x۔۴	اگست ۱۹۴۹	۷۔۹
۱۵۱۔	اشفاق حسین	وحشی ناچ (افسانہ)	۹۔۳	مارچ ۱۹۴۵	۴۱۔۴۲
۱۵۲۔	اقبال حسین	استاد محترم	x-۲۶	x-۱۹۷۳	۳۵-۵۰
۱۵۳۔	ایضاً	چندر بھان برہمن	۷-۱	جنوری ۱۹۴۲	۳۸-۴۶
۱۵۴۔	افتخار احمد	جشن بہاراں (نظم)	x۔۵۔۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۱۷۔۱۸
۱۵۵۔	ایضاً	شکست (نظم)	x۔۴	اگست ۱۹۴۹	۲۵۔۲۶
۱۵۶۔	ایضاً	عظمت گناہ (ڈراما)	x، ۵۔۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۶۱۔۷۶
۱۵۷۔	افتخار احمد حسین آبادی	رات کے رینگتے لمحوں کی سحر دور نہیں (نظم)		مئی جون ۱۹۴۹	۱۴-۱۵
۱۵۸۔	افتخار احمد	افسانے سے حقیقت تک		نومبر دسمبر ۱۹۴۹	۵۲-۵۳
۱۵۹۔	الیاس رحمانی	عہد اسلام میں دربھنگہ پر ایک مجموعی نظر		مئی جون ۱۹۴۹	۷۳-۱۰۲

اسلامی عہد کے ادوار میں ضلع دربھنگہ جسے اب کمشنری کا درجہ حاصل ہے بہار کا ایک اہم شہر ہے، مجموعی روشنی ڈالی گئی ہے۔ تاریخی اعتبار سے دربھنگہ کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ اس مضمون میں مندرجہ ذیل ثانوی مضامین 'تاریخ' عہد اسلامیہ، دولت خلجیہ، سلاطین تغلقیہ، سلاطین شرقیہ، سلاطین لودی، وغیرہ کے عنوان سے دربھنگہ کی مفصل تاریخ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۶۰۔	ایضاً	ایضاً		جولائی ۱۹۴۹	۸۲-۹۱

عہد اکبری، عہد جہانگیری: ۱۰۳۷۔۱۰۱۴ھ/۱۶۲۸۔۱۶۰۵، عہد شاہجہانی:-

Marfat.com

۱۰۶۸ـ۱۰۳۷ھ/۱۶۵۸ـ۱۶۲۸ء عہد عالمگیر:- ۱۱۱۸ـ ۱۰۶۸ھ/ ۱۷۰۷ـ ۱۶۵۸ء میں دربھنگہ پر تاریخی روشنی ڈالی گئی ہے۔اور مشائخ، علماء، فوجداران کا ذکر، ساتھ ہی عہد محمد شاہی ۱۱۶۱-۱۱۳۱ھ/ ۱۷۴۸-۱۷۱۹ء کے عہد یداران اور دربھنگہ ضلع کی تاریخی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۶۱ـ انصاری محمد زبیر	سارنگی (افسانہ)	۳ـ۶	اپریل ۱۹۴۲	۳۱ـ۳۳
۱۶۲ـ ایضاً	محشر خیال (افسانہ)	۳ـ۳	جنوری ۱۹۴۲	۱۸ـ۲۲
۱۶۳ـ ایضاً	ہلمٹ (افسانہ)	۳ـ۴	جولائی ۱۹۴۲	۳۶ـ۳۹
۱۶۴ـ انور منوہر سہائے	تصانیف آرزو	x ـ۴	دسمبر ۱۹۵۳	۱۵۲ـ۱۵۴
۱۶۵ـ ایضاً	معارضہ تحزیں و آرزو	x ـ۱	مئی ۱۹۵۱	۳۰
۱۶۶ـ انیس الرحمٰن	قاضی عبدالودود اور سیاسیات	x۳۱ـ۳۳	۱۹۷۶ـ۱۹۷۹	۴۰۶ـ۴۲۰
۱۶۷ـ بدیع مشہدی (مترجم)	انحراف۔(افسانہ)	۶ـ۱۰	جون ۱۹۴۶	۳۴ـ۳۹
۱۶۸ـ بلخی، فصیح الدین	پٹنہ میں شعرا کے مزارات	x ـ۲	جنوری ۱۹۵۲	۷۹ـ۸۲
۱۶۹ـ ایضاً	فدوی کا ایک مسدس	۲ـ۷	x ـx	۷۶ـ۷۹
۱۷۰ـ ایضاً	قلعہ رہتاس کی تاریخ	x ـ۵ـ۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۸۷ـ۸۴
۱۷۱ـ بہاء الدین، سید	چار دوست (افسانہ)	۱ـ۶	اپریل ۱۹۴۱	۲۲ـ۳۰
۱۷۲ـ ایضاً	ناکام محبت (افسانہ)	۱ـ۴	فروری ۱۹۴۱	۲۵ـ۳۷
۱۷۳ـ بیخود جعفری، سید احمد	انتظار (نظم)	۹ـ۲	فروری ۱۹۴۵	۱۲
۱۷۴ـ بیدار، عابد رضا	خواب و خیال کا نسخہ علیگڑھ	۲ـ۸	x ـx	۹۲ـ۹۸
۱۷۵ـ ایضاً	کچھ قاضی صاحب کے بارے میں	x۳۴ـ۳۴	۱۹۷۶ـ۱۹۷۹	۲۹۳ـ۳۱۳
۱۷۶ـ بیدل، عبدالمنان	اساس تہذیب، (تبصرہ)	x ـ۱۵	x ـx	۱۵۶ـ۱۶۲
۱۷۷ـ ایضاً	مکاشفاتِ کشفی۔(تبصرہ)	x ـ۱۵	x ـx	۱۴۵ـ۱۵۵
۱۷۸ـ ایضاً	ڈاکٹر عظیم الدین احمد سے میرا تعارف		جولائی ۱۹۴۹	۸ـ۹
۱۷۹ـ بیدی، راجندر سنگھ	موت اور زیست کی روزانہ صف آرائی	۴ـ۴	اگست ۱۹۴۲	۱۸ـ۲۳
۱۸۰ـ پالمر، ایڈورڈ ہنری	اودھ اخبار (۱۳ر اپریل ۱۸۷۴)	x ـ۲	جنوری ۱۹۵۲	۵۹ـ۶۶
۱۸۱ـ پشکن	انتقام (افسانہ)	x ـ۴	اگست ۱۹۴۹	۲۷ـ۳۷

Marfat.com

۱۸۲۔	تمنا عمادی، محی الدین	کلام تپاں	۳۔۳	جنوری ۱۹۴۲	۳۰۔۳۵
۱۸۳۔	ایضاً	ایضاً	۳۔۴	فروری ۱۹۴۲	۴۰۔۴۲
۱۸۴۔	ایضاً	کلام سجاد	۳۔۱	نومبر ۱۹۴۱	۴۰۔۴۴
۱۸۵۔	تمنائی (مترجم)	پیکنگ کا پروفیسر (ڈراما)	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۳۸۔۴۳
۱۸۶۔	تمنائی (مترجم)	پیکنگ کا پروفیسر (ڈراما)	۱۔۲	دسمبر ۱۹۴۰	۳۲۔۳۷
۱۸۷۔	ایضاً	ایضاً	۱۔۳	جنوری ۱۹۴۱	۲۷۔۳۴
۱۸۸۔	ایضاً	ایضاً	۱۔۴	فروری ۱۹۴۱	۳۸۔۴۰
۱۸۹۔	ایضاً	گھڑی	×۔×	نومبر ۱۹۴۶، مارچ ۱۹۴۷	۷۴۔۷۹
۱۹۰۔	ثناء الحق، محمد	جدول فی المقابلہ بین التاریخین البجری والمسیحی	×۔۲۶	۱۹۷۳	۱۴۳۔۱۶۹
۱۹۱۔	ایضاً	عشق علی شاہ	×۔۲۶	×۔۱۹۳۷	۱۲۹۔۱۴۲
۱۹۲۔	جذبی، معین احسن	سوز شاعرانہ (نظم)	۱۔۲	مئی ۱۹۴۱	۲۹
۱۹۳۔	جرأت، قلندر بخش	جرات کی دہر بندر باعیاں	۱۔×	مئی ۱۹۵۱	۶۰
۱۹۴۔	جعفری، رضا احمد	ارتقاء فن پرواز پر ایک نظر	۲۔۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۴۵۔۵۶
۱۹۵۔	جعفری، محمد حسن	قصیدہ	۴۔۳، ۸	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۴	۹۔۱۶
۱۹۶۔	ایضاً	ایضاً	۵۔۸	نومبر ۱۹۴۴	۳۔۵
۱۹۷۔	ایضاً	ایضاً	۶۔۸	دسمبر ۱۹۴۴	۲۔۵
۱۹۸۔	ایضاً	ناول	۵۔۶	نومبر ۱۹۴۳	۴۔۱۶
۱۹۹۔	جمیل مظہری	اسے بھول جا بھلا دے (نظم)	۴۔۴	اگست ۱۹۴۲	۱۔۲
۲۰۱۔	ایضاً	بُعد المشرقین (نظم)	۲۔۴	اگست ۱۹۴۱	۱۹
۲۰۲۔	ایضاً	میں اور تو (نظم)	۱۔۳	جنوری ۱۹۴۱	۱
۲۰۳۔	ایضاً	ہم کون ہیں ہم کیا ہیں (نظم)	۱۔۵	مارچ ۱۹۴۱	۲۷۔۲۸
۲۰۴۔	جواہر لال نہرو	زبان کا مسئلہ		جولائی ۱۹۴۹	۸۳۔۱۰۶
۲۰۵۔	جوش، سلطان حیدر	کرشمہ (افسانہ)	۴۔۶	اکتوبر ۱۹۴۳	۱۵۔۲۳
۲۰۶۔	جون، ٹیپل	ایک مغربی سیاح کے خطوط	۳۔۵	مارچ ۱۹۴۲	۲۶۔۳۲
۲۰۷۔	جوہر، محمد مصطفیٰ	انجام تصور (نظم)	۴۔۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۱۸

Marfat.com

۲۰۸۔ جوہری، آیۃ اللہ	مرثیہ	x_۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۴۴_۱۵۲
۲۰۹۔ جھا، امرناتھ	میر درد	۹_۷	جولائی ۱۹۴۵	۳۱_۳۷
۲۱۰۔ جیلانی، م۔ع	دھواں (افسانہ)	۷_۱	جنوری ۱۹۴۴	۲۷_۳۳
۲۱۱۔ جیمس جوائس	ایولن (افسانہ)	۱_۲	دسمبر ۱۹۴۰	۲۷_۳۱
۲۱۲۔ حبیب الرحمٰن	استدراک مفید الانشاء	۵،۵_۶	مئی۔جون ۱۹۴۳	۶۸_۸۲
۲۱۳۔ ایضاً	داغ ونساخ	۷،۲_۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	۵۶
۲۱۴۔ حسن عسکری، سید	اجاگر چند الفت کا اردو کلام	x_۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۲۹_۱۳۰
۲۱۵۔ ایضاً	اردو ہندی زبانیں	۲_۶	اپریل ۱۹۵۴	۶۳_۹۴
۲۱۶۔ ایضاً	اوراق پارینہ	۲_۷	x_x	۸۰_۹۳
۲۱۷۔ ایضاً	بزم معاصر	x_۹	جنوری ۱۹۵۶	۱۹۱_۱۹۲
۲۱۸۔ ایضاً	پروفیسر محفوظ الحق	۱۰،۸_۹	اگست ستمبر ۱۹۴۶	۶_۸
۲۱۹۔ ایضاً	تاریخ کشمیر کے چند قلمی نسخے	۵،۵_۶	مئی۔جون ۱۹۴۳	۵۳_۵۹
۲۲۰۔ ایضاً	ایضاً	۶،۱_۲	جولائی، اگست ۱۹۴۳	۷۴-۶۱
۲۲۱۔ ایضاً	جائسی اور چند مسلمان ہندی شعرا کے کلام کا مجموعہ	x_۴	دسمبر ۱۹۵۳	۸۹_۱۲۲
۲۲۲۔ ایضاً	جنگ نامہ	۳_۶	اپریل ۱۹۴۲	۳۵_۴۱
۲۲۳۔ ایضاً	ایضاً	۴_۱	مئی ۱۹۴۲	۴۰_۵۰
۲۲۴۔ ایضاً	ایضاً	۴_۲	جون ۱۹۴۲	۴۴_۴۸
۲۲۵۔ ایضاً	ایضاً	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۳۷_۴۱
۲۲۶۔ ایضاً	ایضاً	۴_۵	ستمبر ۱۹۴۲	۳۵_۴۴
۲۲۷۔ ایضاً	چندائن اور سنیاست۔قدیم ہندی پریم کتھائیں	x_۱۶	اپریل ۱۹۶۰	۶۵_۹۶
۲۲۸۔ ایضاً	ایضاً	x_۱۷	جولائی ۱۹۶۰	۳۹_۶۹
۲۲۹۔ ایضاً	حضرت عبدالقدوس گنگوہی اور ان کا ہندی کلام	x_۱۱	دسمبر ۱۹۵۷	۱۳۵_۱۸۲
۲۳۰۔ ایضاً	دستور ملا فیروز مصنف جار جنامہ	x_۲۳	x_۱۹۷۲	۱۰۸_۱۴۳
۲۳۱۔ ایضاً	دکھنی اردو کے مخطوطات کا ایک مجموعہ	x_۵	x_x	۱۴۲_۱۵۰
۲۳۲۔ ایضاً	دیوان سید راجا	۲_۵	x_x	۶۶_۹۰

Marfat.com

۲۳۳۔	ایضاً	شمالی ہند کے صوفیائے کرام کی ہندی دوستی	x_۶	دسمبر ۱۹۵۳	۸۸_۷۵
۲۳۴۔	ایضاً	ظفر نامہ عالمگیر	۶_۵،۹	مئی جون ۱۹۴۵	۳۱_۲۱
۲۳۵۔	ایضاً	علم التاریخ	x_۳۸	x_۱۹۸۳	۸۶_۵۳
۲۳۶۔	ایضاً	قاضی صاحب عالم اور انسان	x_۳۴_۳۶x	۱۹۷۶_۱۹۷۹	۲۰۷_۱۸۵
۲۳۷۔	ایضاً	کچھ حضرت مخدوم بہار کے ملافیظ و مکاتیب کے متعلق	x_۲۷_x	۱۹۷۴_x	۱۶۷_۱۳۹
۲۳۸۔	ایضاً	کہ کردکہ نیافت	x_۳۰_x	۱۹۷۵_x	۵۶_۳۳
۲۳۹۔	ایضاً	نسخہ	۴_۳،۱۰	مارچ اپریل ۱۹۴۶	۶۸_۶۰
۲۴۰۔	ایضاً	نسخۂ دلکشا	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۶۶_۶۲
۲۴۱۔	ایضاً	ایضاً	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۴۹_۴۶
۲۴۲۔	ایضاً	نسخۂ دلکشا	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۶۴_۵۸
۲۴۳۔	ایضاً	نسخۂ مفید الانشاء	۵_۱	مارچ ۱۹۴۱	۵۷_۵۲
۲۴۴۔	ایضاً	ایضاً	۶_۱	اپریل ۱۹۴۱	۵۲_۴۷
۲۴۵۔	ایضاً	ولی ویلوری کی وہ مجلس کا ایک قدیم مخطوطہ	۸_۲	x_x	۱۴۰_۱۲۵
۲۴۶۔	ایضاً	ہندی فنون لطیفہ اور چند ائن کی چند تصاویر	x_۱۷	جولائی ۱۹۶۰	۱۵۴_۱۱۹
۲۴۷۔	ھلی	انتہا کی ابتدا (افسانہ)		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۴۶-۴۲
۲۴۸۔	ایضاً	ہمدم میرے ہمدم		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۵۱-۴۸
۲۴۹۔	حمیدہ سلطان	ودود بھائی	x_۳۴_۳۶x	۱۹۷۶_۱۹۷۹	۳۰_۲۷
۲۵۰۔	حید، فیاض الدین	معارضۂ جرأت و نوا	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۷۷_۷۳
۲۵۱۔	ایضاً	معارضہ سودا و مکیں پر نئی روشنی	۱۹	مئی ۱۹۶۴	۷۶_۶۷
۲۵۲۔	خالد، حسن مرتضیٰ (مترجم)	ایولن (افسانہ)	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۳۱_۲۷
۲۵۳۔	خلیل الرحمٰن	جسِ دوام (نظم)	x_x	نومبر۔مارچ ۴۷_۱۹۴۶	۸۱_۸۰
۲۵۴۔	خورشید الاسلام	شکایت (نظم)	۵_۴	ستمبر ۱۹۴۲	۳۱
۲۵۵۔	خورشیدی، محمد یوسف	مشترک تہذیب اور اردو مثنوی	x_۲۶	x_۱۹۷۳	۱۲۸_۹۱
۲۵۶۔	خیال، نصیر حسین	بہار کا اولین اردو ناول نگار	۱۱_۹	نومبر ۱۹۴۵	۱۸_۱۰
۲۵۷۔	ایضاً	ایضاً	۱۲_۹	دسمبر ۱۹۴۵	۱۴_۷

Marfat.com

۲۵۸۔ خیالی مہدداوی	دماغ کی خرابی (افسانہ)	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	۲۵۔۳۱
۲۵۹۔ دردائی، معین الدین	بہار کے شعراء	x۔x	نومبر۔مارچ ۴۷۔۱۹۴۶	۴۹۔۵۸
۲۶۰۔ ایضاً	ایضاً	x۔x	جولائی ۱۹۴۷	۸۔۲۱
۲۶۱۔ ایضاً	دکن کے قدیم مثنوی گو شعرا	۱۰۔۶	جون ۱۹۴۶	۵۔۲۵
۲۶۲۔ ایضا	ایضاً	۱۰،۸۔۹	اگست۔ستمبر ۱۹۴۶	۹۔۳۲
۲۶۳۔ زکی الحق، محمد (مترجم)	ادب، فرائڈ اور مارکس	x۔۲۶	x۔۱۹۷۳	۵۹۔۷۶
۲۶۴۔ ایضاً	اقتباسات خلاصۃ الکلام مصنفہ علی ابراہیم	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	۸۳۔۹۲
۲۶۵۔ ایضاً	طبقات الشعرا	x۔۳۸	x۔۱۹۸۳	۳۵-۵۲
۲۶۶۔ ایضاً	عبدالغفور شہباز ایک رباعی گو۔	x۔۳۶	x۔۱۹۸۱	۱۳۹۔۱۵۶
۲۶۷۔ ایضاً	قاضی صاحب	x۳۴۔۳۶	۷۹۔۱۹۷۶	۱۵۱۔۲۶۹
۲۶۸۔ ایضاً	مقالات قاضی عبدالودود	x۳۴۔۳۶	۷۹۔۱۹۷۶	۳۸۸۔۵۔۴
۲۶۹۔ راج بلدیوراج	احساس تغیر (نظم)	۲۔۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۱۹۔۲۰
۲۷۰۔ ایضاً	مستی (نظم)	۳۔۳	جنوری ۱۹۴۲	۱۷
۲۷۱۔ رام پرتاپ بہادر	ٹوٹے ہوئے دل (افسانہ)	۹،۵-۶	جون ۱۹۴۵	۷۸-۸۴
۲۷۲۔ رام پرشاد کھوسلا تاشاد	کوٹ		جولائی ۱۹۴۹	۶۷-۶۸
۲۷۳۔ رحمٰن، شمیم آرا	اقبال اور فطرت	x،۵۔۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۴۴۔۵۲
۲۷۴۔ ایضاً	حالی کا اسلوب	x۔x	جولائی ۱۹۴۷	۴۰
۲۷۵۔ رشید حسن خاں	تحقیق کا معلم ثانی	x۳۴۔۳۶	۷۹۔۱۹۷۶	۱۲۰
۲۷۶۔ رضا جہانگیر نگری، محمد تسنیم	ادیب کی موت (نظم)	۵۔۲	اپریل ۱۹۴۳	۱۴۔۲۰
۲۷۷۔ ایضاً	حرماں نصیب (افسانہ)	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۲۰۔۲۸
۲۷۸۔ ایضاً	سچی بات (افسانہ)	۱۔۴	اگست ۱۹۴۲	۳۳۔۲۷
۲۷۹۔ رضا عظیم آبادی	کلام رضا عظیم آبادی	۲۔۶	اپریل ۱۹۴۲	۵۳۔۶۰
۲۸۰۔ ایضاً	ایضاً	۴۔۲	جون ۱۹۴۲	۱۷۔۲۴
۲۸۱۔ ایضاً	ایضاً	۴-۳	جولائی ۱۹۴۲	۳۳-۴۰
۲۸۲۔ ایضاً	ایضاً	۴۔۴	اگست ۱۹۴۲	۳۳۔۴۰

Marfat.com

۲۸۳۔	ایضاً	ایضاً	۵_۱	جنوری ۱۹۴۳	۷۳_۷۵
۲۸۴۔	ایضاً	ایضاً	۵_۲	ستمبر ۱۹۴۲	۴۱_۴۸
۲۸۵۔	ایضاً	ایضاً	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۴۹_۵۲
۲۸۶۔	ایضاً	ایضاً	۴_۶(الف)	نومبر ۱۹۴۲	۵۷_۶۴
۲۸۷۔	ایضاً	ایضاً	۴_۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۶۵_۷۲
۲۸۸۔	رضا، کالی داس گپتا	مکاتیب معاشقہ	x_۳۵	x_۱۹۸۰	۷۲_۹۸
۲۸۹۔	رضا مظہر	گلۂ گزشتہ (نظم)	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۳۶
۲۹۰۔	ایضاً	مہیش (افسانہ)	۴_۶(الف)	نومبر ۱۹۴۲	۲۶_۳۴
۲۹۱۔	رضوی، اجتبیٰ حسین	ہمت یزداں شکار		نومبر۔دسمبر ۱۹۴۹ء	۲۲_۲۳
۲۹۲۔	رضوی، اجتبیٰ حسین	شکا۔تہائے رنگیں (نظم)	۷_۵	مئی ۱۹۴۴	۱۴_۱۵
۲۹۳۔	ایضاً	نقش فریادی (نظم)	۷_۱	جنوری ۱۹۴۴	۲۶
۲۹۴۔	رضوی، سید مہدی	جبر و اختیار	۶_۳	ستمبر ۱۹۴۳	۴۲_۴۵
۲۹۵۔	ایضاً	کس نے ہمیں جگایا	۷_۶	جون ۱۹۴۴	۲۹_۳۰
۲۹۶۔	رضوی، مسعود حسن	اردو کا پہلا واسوخت	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۶۷_۷۲
۲۹۷۔	رضی الرحمٰن، ابوالعلا، (مترجم)	چاہ حیات (افسانہ)	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۲۸_۳۱
۲۹۸۔	ایضاً	مجرم (افسانہ)	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۱	۳۲_۳۶
۲۹۹۔	رضیہ رعنا	صبح بخیر (افسانہ)	۹_۴	اپریل ۱۹۹۵	۲۰_۲۷
۳۰۰۔	روش صدیقی	استفسار (نظم)	۴_۶(الف)	نومبر ۱۹۴۲	۱۷
۳۰۱۔	ایضاً	روشنی (نظم)	۳_۶	اپریل ۱۹۴۲	۲۳_۲۴
۳۰۲۔	ایضاً	ساقی (نظم)	۴_۲	جون ۱۹۴۲	۱۱_۱۲
۳۰۳۔	ایضاً	مجبوری (نظم)	۹_۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۹
۳۰۴۔	زاہدہ خاتون	اردو کی فریاد		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۴۱
۳۰۵۔	زین العابدین	اسلوب بیان اور شخصیت	x_۴	اگست ۱۹۴۹	۵۸_۶۱
۳۰۶۔	ایضاً	شخصیت اور گفتگو		مئی، جون ۱۹۴۹	۵۸-۶۴
۳۰۷۔	ایضاً	دروغ گوئی	x،۵_۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۱۰۸_۱۱۱

Marfat.com

۳۰۸۔ س۔ح		تبصرے		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹		۹۴-۹۱
۳۰۹۔	ایضاً	کل من علیھا فان		جولائی ۱۹۴۹		۵-۳
۳۱۰۔	ایضاً	علی شیر نوائی		جولائی ۱۹۴۹		۱۱۰-۱۰۷
۳۱۱۔	ایضاً	متفرقات		جولائی ۱۹۴۹		۱۱۲-۱۱۱
۳۱۲۔	سالم (مترجم)	یتیم (افسانہ)	۶۔۳	ستمبر ۱۹۴۳		۳۹۔۲۸
۳۱۳	سرت چند چٹرجی	مہیش (افسانہ)	۴۔۶(الف)	نومبر ۱۹۴۲		۳۴۔۲۶
۳۱۴۔	سرور، آل احمد	ابھی تک (نظم)	۱۰،۱۔۲	جنوری۔فروری ۱۹۴۶		۱
۳۱۵۔	ایضاً	ایک سوال (نظم)	۳۔۴	فروری ۱۹۴۲		۳۔۱
۳۱۶۔	ایضاً	بیزاری	۴۔۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲		۱۱۔۱۰
۳۱۷۔	ایضاً	خطبۂ صدارت	۱۰،۱۔۲	جنوری، فروری ۱۹۴۶		۲۱۔۷
۳۱۸۔	ایضاً	ناولسٹ اور جرم	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱		۱۶۔۱۱
۳۱۹۔	ایضاً	ہم اور وہ (نظم)	۳۔۶	اپریل ۱۹۴۲		۱
۳۲۰۔	سریکا بری	شاہنامہ ہندی کے چند تمہیدی آشکار		مئی جون ۱۹۴۹		۱۰۴-۱۰۳
۳۲۱۔	سلطان احمد	کچلیاں و بال جبریل	x،۵۔۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹		۳۵۔۳۰
۳۲۲۔	سلطان احمد، سید	ادب اور موجودہ انتشار		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹		۱۲-۹
۳۲۳۔	سنہا، سنت کمار	ہماری زبان کے مختلف نام	۷۔۵	مئی ۱۹۴۴		۴۶۔۳۳
۳۲۴۔	ایضاً	ایضاً	۷۔۶	جون ۱۹۴۴		۴۲۔۳۱
۳۲۵۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۱	جولائی ۱۹۴۴		۳۹۔۲۸
۳۲۶۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۲	اگست ۱۹۴۴		۴۶۔۳۸
۳۲۷۔	ایضاً	ایضاً	۸،۳۔۴	ستمبر، اکتوبر ۱۹۴۴		۱۶۔۱۴
۳۲۸۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۵	نومبر ۱۹۴۴		۱۶۔۱۴
۳۲۹۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۶	دسمبر ۱۹۴۴		۱۶۔۱۴
۳۳۰۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱	جنوری ۱۹۴۵		۱۶۔۱۴
۳۳۱۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۲	فروری ۱۹۴۵		۱۶۔۱۳
۳۳۲۔	سہیل عظیم آبادی	رانی (افسانہ)		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹		۴۱-۲۴

Marfat.com

۳۳۳۔سید احمد	اہل یورپ اور عربی کی خدمت	x، ۵_۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۸۲_۸۶
۳۳۴۔ ایضاً	بولتا سینما گھر (انشائیہ)	۱۰،۱_۲	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۶۲_۶۵
۳۳۵۔ ایضاً	حدیث عیسیٰ بن ہشام	۷_۴	اپریل ۱۹۴۴	۱۷_۲۵
۳۳۶۔ ایضاً	زراعت کی ابتدا	۹_۷	جولائی ۱۹۴۵	۴۴_۴۷
۳۳۷۔سید حسن	اضافہ بر مقالہ نذیر احمد	x_۱۵	x_x	۱۹۰_۱۹۲
۳۳۸۔ ایضاً	الپنچ بانکی پور کی پانچوی جلد	x_۳۰	۱۹۷۵_x	۸۹_۱۱۸
۳۳۹۔ ایضاً	بہار شریف میں قلمی نسخوں کا ایک ذخیرہ	x_۱۱	دسمبر ۱۹۵۷	۱۹۰_۱۹۲
۳۴۰۔ ایضاً	ایضاً	x_۱۲	x_x	۵۷_۶۴
۳۴۱۔ ایضاً	بیل (افسانہ)	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۳۰_۳۳
۳۴۲۔ ایضاً	بے اور میم کا تبادلہ	x_۱۵	x_x	۱۲۵_۱۲۷
۳۴۳۔ ایضاً	تذکرہ ریاض الوفاق	x_۲۱	جولائی ۱۹۶۷	۱_۹۴
۳۴۴۔ ایضاً	خلاصۂ سوانح لکھنؤ	x_۱۸	جولائی ۱۹۶۲	۳۷_۱۴۵
۳۴۵۔ ایضاً	سنکیانگ (Sinkiang)	x_۴	اگست ۱۹۴۹	۴۰_۵۵
۳۴۶۔ ایضاً	سنکیانگ (قسط ۲)	x، ۵_۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۹۵-۱۰۷
۳۴۷۔ ایضاً	سنکیانگ (قسط ۳)		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۶۵-۷۳
۳۴۸۔ ایضاً	شادی (افسانہ)	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۲۷_۳۴
۳۴۹۔ ایضاً	فیصلہ (افسانہ)	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۲۹_۳۷
۳۵۰۔ ایضاً	قاسم علی خاں آفریدی	۸_۲	x_x	۲۹_۶۹
۳۵۱۔ ایضاً	قاضی صاحب	x ۳۱_۳۴	۱۹۷۶_۷۹	۲۷۰_۲۸۵
۳۵۲۔ ایضاً	موسیو سیگاں کی بکری	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۳۲_۳۷
۳۵۳۔سید محمود (مترجم)	تربیتِ فراواں (افسانہ)	۶_۵،۵	مئی۔جون ۱۹۴۳	۲۷_۳۰
۳۵۴۔سیفرس، جارج	جلاوطن (نظم)	x_۴	اگست ۱۹۴۹	۶۵_۶۸
۳۵۵۔سید سلیمان ندوی	گلہائے عقیدت		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۳
۳۵۶۔شائستہ اختر سہروردی	انگریزی ادب	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۲	۴۰_۴۲
۳۵۷۔شبلی جمالی	اقبال اور طنز	۱۰_۷	جولائی ۱۹۴۶	۳۹_۴۶

Marfat.com

۳۵۸۔ ایضاً	ایضاً	۱۰،۸۔۹	اگست ستمبر ۱۹۴۶	۸۲۔۷۹
۳۵۹۔ شعلہ دوارکاداس	قاضی عبدالودود	×۳۶۔۳۴	۷۹۔۱۹۷۶	۱۸۴۔۱۷۰
۳۶۰۔ شکیب ایاز	منشی میر محمد باقر عظیم آبادی	×۔۳۷	×۔۱۹۸۲	۱۱۳۔۸۳
۳۶۱۔ شکیلہ اختر	ایک بیل (افسانہ)	۳۔۶	اپریل ۱۹۴۲	۳۰۔۲۵
۳۶۲۔ ایضاً	بہاری گیت	۷،۲۔۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	۶۷
۳۶۳۔ ایضاً	پکار (افسانہ)	۸،۳۔۴	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۴	۲۰۔۱۷
۳۶۴۔ ایضاً	تین ستارے (افسانہ)	۸۔۲	اگست ۱۹۴۴	۳۰۔۱۹
۳۶۵۔ ایضاً	سرخ بندی (افسانہ)	۹۔۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۳۱۔۱۸
۳۶۶۔ ایضاً	سوکھا ہوا پودا (افسانہ)	۷،۲۔۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۲	۲۹
۳۶۷۔ ایضاً	صدائے واپسیں (افسانہ)	۹۔۳	مارچ ۱۹۴۵	۴۰۔۳۸
۳۶۸۔ ایضاً	کچے دھاگے (افسانہ)	۱۰،۱۔۲	جنوری۔فرری ۱۹۴۶	۵۳۔۴۶
۳۶۹۔ ایضاً	کیڑے (افسانہ)	۱۰۔۵	مئی ۱۹۴۶	۳۳۔۳۲
۳۷۰۔ ایضاً	نئے طریقے (افسانہ)؟	۴۔۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۱۹۔۱۲
۳۷۱۔ شمس الدین احمد، حافظ	اقبال	۳۔۳	جنوری ۱۹۴۲	۱۶۔۸
۳۷۲۔ ایضاً	اکبر الہ آبادی	۹۔۴	اپریل ۱۹۴۵	۱۹۔۱۲
۳۷۳۔ ایضاً	ایضاً	۹،۵۔۶	مئی۔جون ۱۹۴۵	۱۴۔۵
۳۷۴۔ ایضاً	ایضاً	۹۔۷	جولائی ۱۹۴۵	۱۲۔۸
۳۷۵۔ ایضاً	ایضاً	۹،۸۔۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۱۱۔۸
۳۷۶۔ ایضاً	ایضاً	۱۰۔۹	اکتوبر ۱۹۴۵	۱۸۔۱۵
۳۷۷۔ ایضاً	ایضاً	۱۱۔۹	نومبر ۱۹۴۵	۲۲۔۱۹
۳۷۸۔ ایضاً	ایضاً	۱۲۔۹	دسمبر ۱۹۴۵	۱۶۔۱۵
۳۷۹۔ ایضاً	ایضاً	۱۰،۱۔۲	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۲۶۔۲۲
۳۸۰۔ ایضاً	ایضاً	۱۰،۸۔۹	اگست ستمبر ۱۹۴۶	۴۳۔۳۳
۳۸۱۔ ایضاً	ایضاً	×۔×	×،۴۷۔۱۹۴۶	۳۶۔۲۰
۳۸۲۔ ایضاً	دل کا کنول (نظم)	۶۔۳	ستمبر ۱۹۴۳	۱۴۔۱۳

Marfat.com

۳۸۳۔	ایضاً	دیوان ہمایوں بادشاہ	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۱۶۔۲۱
۳۸۴۔	ایضاً	ایضاً	۱۔۲	دسمبر ۱۹۴۰	۱۴۔۱۹
۳۸۵۔	ایضاً	ایضاً	۱۔۳	جنوری ۱۹۴۱	۱۲۔۱۶
۳۸۶۔	ایضاً	ایضاً	۴۔۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۵۔۹
۳۸۷۔	شمس الدین احمد، حافظ	ایضا	۵۔۳	مارچ ۱۹۲۳	۸۔۱۷
۳۸۷۔	ایضاً	رام پرشاد ناشاد	×،۵۔۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۱۹۔۲۸
۳۸۸۔	ایضاً	نظیر اکبرآبادی	۱۔۵	مارچ ۱۹۴۱	۱۷۔۲۶
۳۸۹۔	ایضاً	ایضاً	۱۔۲	مئی ۱۹۴۱	۱۴۔۲۴
۳۹۰۔	ایضاً	نعرۂ جنگ (نظم)	۴۔۵	ستمبر ۱۹۴۲	۲۲۔۲۳
۳۹۱۔	ایضاً	ہمارا وطن (نظم)	۶۔۷	جون ۱۹۴۲	۱۸۔۱۹
۳۹۲۔	ایضاً	ملازمت		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۴۷
۳۹۳۔	ایضاً	نفسیات مغلوبیت		مئی، جون ۱۹۴۹	۴۹-۵۷
۳۹۴۔	شمس الضحیٰ	رقص	۴۔۳، ۱۰	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۵۷۔۵۹
۳۹۵۔	صبا، محمود علی خاں	ریختی اور عظیم آباد	۲۶۔×	×۔۱۹۷۳	۷۷۔۸۹
۳۹۶۔	ایضاً	مرزا دبیر عظیم آباد میں	۲۵۔×	×۔۱۹۷۳	۶۲۵۵
۳۹۷۔	صبیح الحق، شاہ	کلام حضور	۲۔۱	دسمبر ۱۹۴۰	۶۷۔۶۸
۳۹۸۔	صدرالدین، سید محمد	تصوف کیا ہے؟ اسلامی تصوف پر بحث۔		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۵۹-۶۴
۳۹۹۔	صدیقی، رشید احمد	ایک خط (۲۳ ستمبر ۱۹۴۹)	۶۔۵۔×	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۱۱۴
۴۰۰۔	ایضاً	ضرورت ہے (انشائیہ)	۶۔۲	اکتوبر ۱۹۴۱	۲۱۔۲۷
۴۰۱۔	ایضاً	ہوتا تو کیا ہوتا (انشائیہ)	۴۔۳	فروری ۱۹۴۲	۲۶۔۳۳
۴۰۲۔	صدیقی، محمد ابواللیث	انیسویں صدی میں اردو صحافت	۲۔۳	دسمبر ۱۹۴۱	۸۔۱۵
۴۰۳۔	ایضاً	ایضاً	۵۔۳	مارچ ۱۹۴۲	۱۴۔۲۲
۴۰۴۔	صدیقی محمد سلمان	اصلاح النساء	۳۔۲، ۷	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	۵۸
۴۰۵۔	ایضاً	چند غیر مطبوعہ خطوط	۵۔۴	ستمبر ۱۹۴۲	۳۲۔۳۴
۴۰۶۔	ایضاً	شرافت (افسانہ)	۷۔۴	اپریل ۱۹۴۴	۲۶۔۲۹

Marfat.com

۴۰۷۔	ایضاً	گدھا (افسانہ)	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۲	۲۷_۲۴
۴۰۸۔	ایضاً	مجسٹریٹ	۷_۵	مئی ۱۹۴۴	۲۸_۲۶
۴۰۹۔	ایضاً	منحوس مکان	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۲۹_۲۴
۴۱۰۔	صدیقی، محمد فضل احمد	آنسو (افسانہ)	۵_۱	جنوری ۱۹۴۳	۱۶_۱۲
۴۱۱۔	صدیقی، محمد فضل احمد	شرافت (افسانہ)	۷_۴	اپریل ۱۹۴۴	۲۹_۲۶
۴۱۲۔	ظفر احمد (مترجم)	آئینہ (افسانہ)	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۳۹_۳۸
۴۱۳۔	ایضاً	جانباز موت (افسانہ)	۴_۵	ستمبر ۱۹۴۲	۳۰_۲۸
۴۱۴۔	ایضاً	خان کی بیویاں (افسانہ)	۲_۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۳۲_۲۸
۴۱۵۔	ظہیر الدین مدنی.	رضی احمد آبادی	×_۴	دسمبر ۱۹۵۳	۱۹۲_۱۹۰
۴۱۶۔	ایضاً	غالب کے گجراتی احباب وتلامذہ	×_۴	دسمبر ۱۹۵۲	۱۴۳_۱۲۳
۴۱۷۔	عابدی، امیر حسن	بحر وصال (مثنوی)	×_۲۰	ستمبر ۱۹۶۵	۷۵_۷۱
۴۱۸۔	ایضاً	دیوان غضنفر گجراتی	×-۳۵	×_۱۹۸۰	۶۱_۴۹
۴۱۹۔	ایضاً	شہریار۔ موجودہ ایران کا سب سے بڑا غزل گو	×_۱۴	جولائی ۱۹۵۹	۱۷۴_۱۱۲
۴۲۰۔	ایضاً	عصمت نامہ یا قصہ میناولورک	×_×	جولائی ۱۹۶۰	۱۱۸_۱۱۰
۴۲۱۔	عابدی، مونس رضا	دیوار (افسانہ)	×_×	نومبر ۱۹۴۶_مارچ ۱۹۴۷	۸۶_۸۲
۴۲۲۔	عاجز، کلیم احمد	مبارک عظیم آبادی	×_۳۰	×_۱۹۷۵	۱۵۳_۱۳۱
۴۲۳۔	عبدالحفیظ، محمد	ایرانی زبانیں	۴_۱	مئی ۱۹۴۲	۳۹_۳۲
۴۲۴۔	ایضاً	پراکرتیں	۶_۱	اپریل ۱۹۴۱	۳۶_۳۹
۴۲۵۔	ایضاً	ایضاً	۴_۲	اگست ۱۹۴۱	۴۳_۳۹
۴۲۶۔	ایضاً	پہلوی	۶_۵	نومبر ۱۹۴۳	۳۲_۲۶
۴۲۷۔	ایضاً	خواجہ حافظ اور ہندوستان		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۵۸-۵۴
۴۲۸۔	عبدالحکیم، محمد	مرحوم حاجی پور	۱۰_۵	مئی ۱۹۴۶	۵۱_۳۵
۴۲۹۔	عبدالرؤف اورنگ آبادی	غلام مرتضیٰ جنوں	×_۱۶	اپریل ۱۹۶۰	۶۴_۳۷
۴۳۰۔	ایضاً	اورنگ آباد کے تاریخی حالات اورنگ زیب اور اورنگ آباد شہر کا تاریخی تعلق		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۸۰-۷۳

Marfat.com

۴۳۱۔	ایضاً	کتاب الانساب	۹۔۳	مارچ ۱۹۴۵	۳۵
۴۳۲۔	ایضاً	کتب خانہ پٹنہ یونیورسٹی کے مخطوطات پر ایک نظر	۲۔۷	×۔×	۷۳۔۷۵
۴۳۳۔	عبدالستار خاں	مستقبل پر ایک نظر	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۴۵۔۴۶
۴۳۴۔	عبداللطیف، شیخ	فانی نمبر اور اس پر تنقیدیں	۶۔۵	نومبر ۱۹۴۳	۳۹۔۴۶
۴۳۵۔	عبدالمالک آروی	الہامات شاد اور ابجدی کی تنقیص	۳۔۲	دسمبر ۱۹۴۱	۴۶۔۶۴
۴۳۶۔	ایضاً	باپ بیٹا		نومبر ۱۹۴۹	۸۱-۸۷
۴۳۷۔	عبدالمجید، محمد	اسلام کی حقیقت	۶۔۶	دسمبر ۱۹۴۳	۲۵۔۳۰
۴۳۸۔	ایضاً	اسلام میں عورت کا درجہ	۸۔۲	اگست ۱۹۴۴	۳۱۔۳۷
۴۳۹۔	ایضاً	ایضاً	۸، ۳۔۴	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴	۲۱۔۲۴
۴۴۰۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۵	نومبر ۱۹۴۴	۱۱۔۱۳
۴۴۱۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۶	دسمبر ۱۹۴۴	۱۰۔۱۲
۴۴۲۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱	جنوری ۱۹۴۵	۱۰۔۱۳
۴۴۳۔	ایضاً	اسلامی نظریۂ سیاست	۶، ۱۔۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۳۸۔۴۲
۴۴۴۔	ایضاً	بحیرۂ روم کی شاہراہ	۲۔۲	جون ۱۹۴۱	۵۱۔۶۰
۴۴۵۔	ایضاً	ایضاً	۲۔۴	اگست ۱۹۴۱	۴۴۔۴۹
۴۴۶۔	ایضاً	پرائیویٹ	۶، ۱۔۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۷۔۱۲
۴۴۷۔	ایضاً	پنا	۶۔۳	ستمبر ۱۹۴۳	۱۵۔۲۱
۴۴۸۔	ایضاً	جبل الطارق	۴۔۲	جون ۱۹۴۲	۳۷۔۴۳
۴۴۹۔	ایضاً	جن	×۔×	نومبر ۱۹۴۶۔مارچ ۱۹۴۷	۶۔۱۹
۴۵۰۔	ایضاً	حکومت غسان	۷۔۴	اپریل ۱۹۴۴	۴۲۔۴۶
۴۵۱۔	ایضاً	زمین کے لیے جدوجہد اور موجودہ جنگ	۱۔۶	اپریل ۱۹۴۱	۵۳۔۵۷
۴۵۲۔	ایضاً	سلطنتِ حیرہ	۷، ۲۔۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	۴۲
۴۵۳۔	ایضاً	طسم اور جدیس	۷۔۵	مئی ۱۹۴۴	۲۹۔۳۱
۴۵۴۔	ایضاً	قدرتی وسائل کے لیے جدوجہد اور موجودہ جنگ	۱۔۵	مارچ ۱۹۴۱	۴۶۔۵۱
۴۵۵۔	ایضاً	قوم سبا	۶۔۵	نومبر ۱۹۴۳	۳۳۔۳۸

Marfat.com

۴۵۶۔ عبدالمغنی	ابوالکلام آزاد کے اسلوب کی چند خصوصیتیں	x_۱۵	x_x	۱۴۴_۱۲۸
۴۵۷۔ عبدالودود قاضی	آب حیات اور طبقات الشعراء	x_۴	دسمبر ۱۹۵۳	۱۶۲_۱۵۵
۴۵۸۔ ایضاً	آب حیات کے دو ماخذ	x_۱	مئی ۱۹۵۱	۱۴۶
۴۵۹۔ ایضاً	آصف الدولہ کا جشن ہولی اور افسوس کی مثنوی	x_۱	مئی ۱۹۵۱	۱۷
۴۶۰۔ ایضاً	آوارہ گرد اشعار	x_۱	مئی ۱۹۵۱	۷
۴۶۱۔ ایضاً	ایضاً	x_۲	جنوری ۱۹۵۱	۲۱_۱۷
۴۶۲۔ ایضاً	اردو انڈین کرانکل پٹنہ ۱۸۸۵	x_۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۰۹_۱۵
۴۶۳۔ ایضاً	اردو بہار ہیرلڈ و انڈین کرانکل	۲_۵	x_x	۶۵_۶۲
۴۶۴۔ ایضاً	اردو کا پہلا تاریخی ناول	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۵۸_۵۱
۴۶۵۔ ایضاً	اردو کا پہلا واسوخت	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۱	۱۰_۷
۴۶۶۔ ایضاً	استفسار	۲_۴	اگست ۱۹۴۱	۶۴
۴۶۷۔ ایضاً	اسعد الاخبار	۴_۲	جون ۱۹۴۲	۱۰_۷
۴۶۸۔ ایضاً	ایضاً	۴_۳	جولائی ۱۹۴۲	۲۹_۲۰
۴۶۹۔ ایضاً	ایضاً	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۱۵_۱۱
۴۷۰۔ ایضاً	ایضاً	۴_۵	ستمبر ۱۹۴۲	۲۱_۱۸
۴۷۱۔ ایضاً	ایضاً	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۱۷_۹
۴۷۲۔ ایضاً	ایضاً	۴_۶(الف)	نومبر ۱۹۴۲	۱۶_۱۲
۴۷۳۔ ایضاً	ایضاً	۴_۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۴_۱
۴۷۴۔ ایضاً	ایضاً	۵_۱	جنوری ۱۹۴۳	۱۱_۷
۴۷۵۔ ایضاً	اشارات	۱_۴	فروری ۱۹۴۱	۷۰-۶۷
۴۷۶۔ ایضاً	ایضاً	۵_۱	مارچ ۱۹۴۱	۶۳۶۲
۴۷۷۔ ایضاً	ایضاً	۴_۳	فروری ۱۹۴۲	۵۷_۵۳
۴۷۸۔۔ ایضاً	ایضاً	۶_۵،۵	مئی۔جون ۱۹۴۳	۷۴_۷۳
۴۷۹۔ ایضاً	اپنچ۔(۱۹۰۲)	x_۱۷	جولائی ۱۹۶۰	۳۸_۲۱
۴۸۰۔ ایضاً	انشاء کا غیر مطبوعہ کلام	۸_۲	x_x	۱۰۰_۹۹

Marfat.com

۴۸۱۔	عبدالودود قاضی	انشاء کی مثنوی خالص ہندوستانی زبان میں	x_x	مئی ۱۹۵۱	۵۷
۴۸۲۔	ایضاً	انشائے مومن	x_۱۶	اپریل ۱۹۶۰	۱۴_۳۶
۴۸۳۔	ایضاً	۱۹۴۱ء کے مضامین	x_۱۷	جولائی ۱۹۶۰	۱_۲۰
۴۸۴۔	ایضاً	ایضاً	۲_۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۶۴
۴۸۵۔	ایضاً	اولین اشاعت سراج نظم	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۹۳_۹۷
۴۸۶۔	ایضاً	ایک انگریز مستشرق کا سرقہ	x_۱	مئی ۱۹۵۱	۶۱
۴۸۷۔	ایضاً	ایک قدیم بیاض منتخبات	x_۱۴	جولائی ۱۹۵۹	۱۸۹_۱۹۰
۴۸۸۔	ایضاً	ایک قدیم ناول نقش طاؤس	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۸_۱۶
۴۸۹۔	ایضاً	بزم معاصر	۲_۵	x_x	۱۷۵_۱۷۶
۴۹۰۔	ایضاً	ایضاً	۲_۷	x_x	۱۰۹_۱۱۰
۴۹۱۔	ایضاً	ایضاً	x_۹	جنوری ۱۹۵۶	۱۹۱_۱۹۲
۴۹۲۔	ایضاً	بزم عام	x_۱	مئی ۱۹۵۱	۱۸۲
۴۹۳۔	ایضاً	بشارت الامامت	۳_۶	اپریل ۱۹۴۲	۱۳_۲۲
۴۹۴۔	ایضاً	ایضاً	۴_۱	مئی ۱۹۴۲	۱۱_۱۶
۴۹۵۔	ایضاً	پٹنہ ہرکارہ ۱۸۵۵_۱۸۵۶	x_۱۵	x_x	۱۱۴_۱۲۴
۴۹۶۔	ایضاً	تاریخ ادبیات ہندی و ہندوستانی از دتاسی	x_۱۱	دسمبر ۱۹۵۷	۴۶_۱۳۴
۴۹۷۔	ایضاً	تبصرۂ کتب: (۱) تاریخ صحافت، از امداد صابری			
		(۲) مصحفی اور ان کا کلام از ابواللیث صدیقی	۲_۷	x_x	۱۰۷_۱۰۸
۴۹۸۔	ایضاً	تبصرہ کتب: ۱۔ مطالعۂ غالب از اثر لکھنوری			
		۲۔ ولی گجراتی، از ظہیر الدین مدنی۔	۲_۸	x_x	۱۴۱_۱۴۴
۴۹۹۔	ایضاً	تبصرۂ کتب:			
۵۰۰۔	ایضاً	خطوط غالب، مرتبہ مہیش پرشاد	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۳۸_۴۳
۵۰۱۔	ایضاً	ایضاً	۸_۱	جولائی ۱۹۴۴	۴۳
۵۰۲۔	ایضاً	تذکرۂ مسرت افزا، مولفہ ابوالحسن	۲_۵	x_x	۱_۱۶
۵۰۳۔	ایضاً	ایضاً	۲_۶	اپریل ۱۹۵۴	۱۷_۱۱۲

Marfat.com

۵۰۴۔	ایضاً	ایضاً	۲_۷	x_x	۱۹۲_۱۱۳	
۵۰۵۔	ایضاً	ایضاً	۲_۸	x_x	۲۴۰_۱۹۳	
۵۰۶۔	ایضاً	ایضاً	x_۱۴	جولائی ۱۹۵۹	۱۸۸_۱۷۹	
۵۰۷۔	ایضاً	تعین زمانہ	x_۱	مئی ۱۹۵۱	۱۵۸	
۵۰۸۔	ایضاً	ایضاً	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۲۵_۲۲	
۵۰۹۔	ایضاً	ایضاً	۲_۸	x_x	۱۲۴_۱۰۱	
۵۱۰۔	ایضاً	ایضاً	x_۱۰	اگست ۱۹۵۷	۹۴	
۵۱۱۔	ایضاً	ایضاً	x_۱۸	جولائی ۱۹۶۲	۱۵۲_۱۴۷	
۵۱۲۔	ایضاً	ایضاً	x_۲۳	x_۱۹۷۲	۱۰۷_۱۰۲	
۵۱۳۔	ایضاً	جرأت کی دہرہ بندر باعیاں	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۳۹	
۵۱۴۔	ایضاً	جہان غالب	x_۱	مئی ۱۹۵۱	۱۵۱	
۵۱۵۔	ایضاً	ایضاً	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۷_۱	
۵۱۶۔	ایضاً	ایضاً	x_۴	دسمبر ۱۹۵۳	۴۰_۱	
۵۱۷۔	ایضاً	ایضاً	۲_۷	x_x	۹۶_۹۴	
۵۱۸۔	ایضاً	ایضاً	x_۹	جنوری ۱۹۵۶		
۵۱۹۔	ایضاً	ایضاً	x_۲۳	x_۱۹۷۲	۱۰۱_۸۳	
۵۲۰۔	ایضاً	چند الفاظ	۲_۷	x_x	۱۰۶_۹۷	
۵۲۱۔	ایضاً	حواشی	x_۱۸	جولائی ۱۹۶۳	۱۵۲_۱۴۶	
۵۲۲۔	ایضاً	خاش وخماش اور غالب	x_۱۶	اپریل ۱۹۶۰	۱۳_۱	
۵۲۳۔	ایضاً	خطوط	x۳۴_۳۱	۱۹۷۶_۷۹	۳۸۷_۳۳۲	
۵۲۴۔	ایضاً	خلاصہ تذکرۃ الاکابر	x_۱۸	جولائی ۱۹۶۲	۳۶_۱	
۵۲۵۔	ایضاً	وہ مجلس فضلی	x_۴	دسمبر ۱۹۵۳	۱۸۹_۱۸۱	
۵۲۶۔	ایضاً	دیوان اوج	x_۱۳	x_x	۱۹۲_۱۹۰	
۵۲۷۔	ایضاً	ایضاً	x_۱۴	x_x	۱۷۸_۱۷۵	
۵۲۸۔	ایضاً	دیوانِ جوشش کا ایک قلمی نسخہ	x_۲۰	ستمبر ۱۹۶۵	۳۶_۱	

Marfat.com

۵۲۹۔	ایضاً	دیوان رضا	۴_۱	مئی ۱۹۴۲	۱۶_۹
۵۳۰۔	ایضاً	دیوان سید محمود آزاد	x_۳۵	x_۱۹۸۰	۷۱_۶۲
۵۳۱۔	ایضاً	دیوان غالب کے دو نسخے	x_۱۲	x_x	۴۷_۱
۵۳۲۔	ایضاً	رامائن بیدل معروف بہ نرگستان	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۱۰۸_۹۸
۵۳۳۔	ایضاً	زبان شناسی	x_۲۵	x_۱۹۷۳	۳۱_۱
۵۳۴۔	ایضاً	ایضاً	x_۲۶	x_۱۹۷۳	۲۲_۱
۵۳۵۔	ایضاً	سفر آشوب	x_۱۷	جولائی ۱۹۶۰	۳۲_۱
۵۳۶۔	ایضاً	سلطان عظیم آبادی کے منتخب اشعار	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۴۰
۵۳۷۔	ایضاً	سنتوکھ رائے بیتاب دہلوی	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۳۱_۲۶
۵۳۸۔	ایضاً	سودا اور میں	x_۱	مئی ۱۹۵۱	۶۷
۵۳۹۔	ایضاً	سودا کے گیت	x_۱	مئی ۱۹۵۱	۱۵۷
۵۴۰۔	ایضاً	شاہ کمال علی کمال	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	
۵۴۱۔	ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۱۹_۱۴
۵۴۲۔	ایضاً	ایضاً	۳_۲	جولائی ۱۹۴۱	۲۵_۱۶
۵۴۳۔	ایضاً	ایضاً	۴_۲	اگست ۱۹۴۱	۱۸_۱۵
۵۴۴۔	ایضاً	ایضاً	۵_۲	ستمبر ۱۹۴۱	۲۳_۱۷
۵۴۵۔	ایضاً	ایضاً	۶_۲	اکتوبر ۱۹۴۱	۱۸_۱۴
۵۴۶۔	ایضاً	ایضاً	۱_۳	نومبر ۱۹۴۱	۲۳_۱۹
۵۴۷۔	ایضاً	ایضاً	۲_۳	دسمبر ۱۹۴۱	۲۰_۱۶
۵۴۸۔	ایضاً	ایضاً	۵_۳	مارچ ۱۹۴۲	۲۴_۲۳
۵۴۹۔	ایضاً	ایضاً	۲_۵	فروری ۱۹۴۳	۱۸_۱۲
۵۵۰۔	ایضاً	شمع محفل	x_۱۸	جولائی ۱۹۶۲	۱۷_۱
۵۵۱۔	ایضاً	طبقات شعرائے ہند	x_۹	جنوری ۱۹۵۶	۴۸_۲۰
۵۵۲۔	ایضاً	عبدالحق بحیثیت محقق	x_۱۳	x_x	۱۷۷_۸۹
۵۵۳۔	ایضاً	ایضاً	x_۱۴	جولائی ۱۹۷۹	۸۸_۳۳

Marfat.com

۵۵۴۔	ایضاً	ایضاً	x_۱۵	x_x		۱۰۴_۱
۵۵۵۔	ایضاً	عہد شاہجہاں کا ایک ادبی مناقشہ اور غالب	۲_۵	x_x		۱۷۴_۱۵۱
۵۵۶۔	ایضاً	کچھ سودا کے بارے میں	x_۲	جنوری ۱۹۵۲		۱۱۸_۱۰۹
۵۵۷۔	ایضاً	کلام ثابت و یوسف عظیم آبادی	۴_۳	جولائی ۱۹۴۲		۴۰
۵۵۸۔	ایضاً	کلام دل	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱		۳۲_۳۱
۵۵۹۔	ایضاً	کلام دلدار	۶_۶	دسمبر ۱۹۴۳		۴۶_۴۳
۵۶۰۔	ایضاً	کلام راسخ	۵_۴	ستمبر ۱۹۴۲		۴۶_۴۵
۵۶۱۔	ایضاً	ایضاً	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۲		۳۱
۵۶۲۔	ایضاً	کلام رضا عظیم آبادی	۲_۶	اکتوبر ۱۹۴۱		۳۴_۳۳
۵۶۳۔	ایضاً	ایضاً	۱_۵	جنوری ۱۹۴۳		۸_۱
۵۶۴۔	ایضاً	کلام غلام علی حیدری	۲_۴	جون ۱۹۴۲		۳۶_۳۵
۵۶۵۔	ایضاً	کلام فدوی	۳_۲	جولائی ۱۹۴۱		۳۶_۳۵
۵۶۶۔	ایضاً	کلام میر ضیاء دہلوی	۵_۳	مارچ ۱۹۴۲		۶۰
۵۶۷۔	ایضاً	کلام نالاں	۴_۲	اگست ۱۹۴۱		۳۸_۳۷
۵۶۸۔	ایضاً	قصائد مصحفی	۲_۱،۶	جولائی۔اگست ۱۹۴۳		۳۷_۳۲
۵۶۹۔	ایضاً	قصیدہ مصحفی	۶۴ (الف)	نومبر ۱۹۴۲		۳۷_۳۵
۵۷۰۔	ایضاً	قطعات جوشش	۴_۱	فروری ۱۹۴۱		۵۹_۵۸
۵۷۱۔	ایضاً	گلشن سخن	x_۲۷	x_۱۹۷۴		۱۶_۱
۵۷۲۔	ایضاً	گلدستۂ شعرا پٹنہ	x_۱۴	جولائی ۱۹۵۹		۱۹۴_۱۹۱
۵۷۳۔	ایضاً	لسانیات	x_۱	مئی ۱۹۵۱		۱۴۲
۵۷۴۔	ایضاً	لطائف السعادت مصنفہ انشاء	x_۴	دسمبر ۱۹۵۳		۱۷۰_۱۶۴
۵۷۵۔	ایضاً	مثنوی اکبر علی خاں اکبر	x_۱۰	اگست ۱۹۵۷		۹۳_۸۹
۵۷۶۔	ایضاً	مرثیہ ظہور علی خلیق	۴_x	دسمبر ۱۹۵۳		۱۵۱_۱۴۴
۵۷۷۔	ایضاً	مرزا قتیل	۴_x	دسمبر ۱۹۵۳		۱۸۰_۱۷۱
۵۷۸۔	ایضاً	مرگِ انیس	۱_x	مئی ۱۹۵۱		۸۴

Marfat.com

۵۷۹۔	ایضاً	مرگِ دبیر	x_۱	۱	مئی ۱۹۵۱	۱۳۱
۵۸۰۔	ایضاً	مصحفی اور جرأت	x_۲	۲	جنوری ۱۹۵۲	۵۰_۴۱
۵۸۱۔	ایضاً	مصحفی کا غیر مطبوعہ قصیدہ	۵_۲	۲	فروری ۱۹۴۳	۳۰_۲۹
۵۸۲۔	ایضاً	مصحفی کے دو قصیدے	۶_۵،۵	۲	مئی۔جون ۱۹۴۳	۵۲_۴۸
۵۸۳۔	ایضاً	مطالعات	x_۱۸	۲	جولائی ۱۹۶۲	۱۰۰_۶۶
۵۸۴۔	ایضاً	مطبوعات جدیدہ:				
		۱۔ مکتوبات شاد عظیم آبادی				
		۲۔ الہاماتِ شاد	۵_۲	۲	ستمبر ۱۹۴۱	۶۳_۶۰
۵۸۵۔	ایضاً	مطبوعات جدیدہ:	۶_۲	۲	اکتوبر ۱۹۴۱	۶۲_۵۷
		۱۔ تاریخ ادب اردو				
۵۸۶۔	ایضاً	مطبوعات جدیدہ:				
		۱۔ میر محمد مومن				
		۲۔ بلقان از حفیظ صدیقی	۳_۱	۳	نومبر ۱۹۴۱	۶۳_۶۱
۵۸۷۔ و	ایضاً	معاصر قاضی عبدالودود نمبر	x_۳۷	x	۱۹۸۲_x	۲۹_۱
۵۸۸۔	ایضاً	مقدمہ دیوان رضا	۵_۲	۵	فروری ۱۹۴۳	۹
۵۸۹۔	ایضاً	مکاتیب غالب (تبصرہ)	۵_۳	۵	مارچ ۱۹۴۳	۴۱_۳۳
۵۹۰۔	ایضاً	ایضاً	۵_۴	۵	اپریل ۱۹۴۳	۴۶_۳۷
۵۹۱۔	ایضاً	ایضاً	۶_۵،۵	۵	مئی۔جون ۱۹۴۳	۶۷_۶۰
۵۹۲۔	ایضاً	میر ماشاءاللہ خاں مصدر	x_۲	۲	جنوری ۱۹۵۲	۳۶_۳۳
۵۹۳۔	ایضاً	میر مونس کا غیر مطبوعہ قطعہ	x_۲	۲	جنوری ۱۹۵۲	۳۲
۵۹۴۔	ایضاً	میں کون ہوں، میں کیا ہوں	x۳۴_۳۱	x	۱۹۷۶_۷۹	۲۶_۱
۵۹۵۔	ایضاً	نادر خطوط غالب	۵_۱	۵	جنوری ۱۹۴۴	۳۴_۲۹
۵۹۶۔	ایضاً	نئی مطبوعات:				
		۱۔ نادرات غالب				
		۲۔ چھان بین				
		۳۔ دیوان فائز	x_۱	x	مئی ۱۹۵۱	۱۶۲

Marfat.com

۵۹۷۔ ایضاً نئی مطبوعات

۱۔دقایع عالم شاہی

۲۔ذکر غالب از مالک رام

۳۔نورالمعرفت، از ولی

۴۔خطوط اکبر

۵۔اصلاحات اقبال

۶۔تاریخ ہندی

۷۔پرچھائیں اور اس کا دوسرا رخ ×۔۲ جنوری ۱۹۵۲ ۱۴۵۔۱۷۵

۵۹۸۔ ایضاً نئی مطبوعات:

۱۔کلام انشا، مرتبہ محمد عسکری

۲۔میر تقی میر۔حیات اور شاعری

۳۔احوال غالب ×۔۹ جنوری ۱۹۵۶ ۱۱۷۔۱۹۰

۵۹۹۔ ایضاً نئی مطبوعات:

۱۔وجیہ الدین وجدی مصنفہ محمد عمر ×۔۱۰ اگست ۱۹۵۷ ۹۵۔۱۹۲

۶۰۰۔ ایضاً یادداشت ×۔۱۷ جولائی ۱۹۶۰ ۸۵۔۱۰۹

۶۰۱۔ ایضاً ایضاً ×-۱۸ جولائی ۱۹۶۲ ۳۰-۶۵

۶۰۲۔ ایضاً ایضاً ×-۱۹ مئی ۱۹۶۴ ۱-۴۸

۶۰۳۔ عرشی، امتیاز علی خاں آنند رام مخلص کے اردو شعرا ×-۱ مئی ۱۹۵۱ ۵۰

۶۰۴۔ ایضاً ایک خط ×-۳۳-۳۴ ۱۹۷۶-۷۹ ۳۱-۳۲

۶۰۵۔ عرفان قادری (مترجم) سنگ خوار (افسانہ) ×-۵-۶ ستمبر، اکتوبر ۱۹۴۹ ۶۰-۶۵

۶۰۶۔ عزیز حیدر کجھوی پہلا ایرانی سفر ۹-۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ ۵۹-۶۳

۶۰۷۔ ایضاً ایضاً ۹-۱۱ نومبر ۱۹۴۵ ۴۷-۵۲

۶۰۸۔ ایضاً خواجہ عبدالکریم اور اسکی کتاب بیان واقع ۷-۴ اپریل ۱۹۴۴ ۳۰-۴۱

۶۰۹۔ ایضاً (خیال) 'خلیل' ×-× نومبر ۴۶-مارچ ۱۹۴۷ ۳۹-۴۸

۶۱۰۔ ایضاً شگرف نامۂ ولایت ۸-۱ جولائی ۱۹۴۴ ۱-۱۰

Marfat.com

۶۱۱۔	ایضاً	ایضاً	۸-۲	اگست ۱۹۴۴	۶-۱۸	
۶۱۲۔	ایضاً	صبح صادق اوراس کا مصنف	۸-۵	نومبر ۱۹۴۴	۶-۷	
۶۱۳۔	ایضاً	ایضاً	۹-۱	جنوری ۱۹۴۵	۲-۵	
۶۱۴۔	ایضاً	ایضاً	۹-۲	فروری ۱۹۴۵	۵-۷	
۶۱۵۔	ایضاً	صبح صادق اوراس کا مصنف	۹۔۳	مارچ ۱۹۴۵	۳۔۱۰	
۶۱۶۔	ایضاً	غلام حسین مصنف سیر المتاخرین کے حالات	۷۔۲۔۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	۴۹	
۶۱۷۔	ایضاً	مرزا ابوطالب لندنی	۹۔۴	اپریل ۱۹۴۵	۳۱۔۳۶	
۶۱۸۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۵،۔۶	مئی جون ۱۹۴۵	۵۵۔۶۸	
۶۱۹۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۷	جولائی ۱۹۴۵	۳۸۔۴۳	
۶۲۰۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۸،۹	اگست ستمبر ۴۵	۶۴۔۷۰	
۶۲۱۔	ایضاً	نواب امین الدولہ علی ابراہیم خاں	۱۰، ۳۔۴	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۶۹۔۷۷	
۶۲۲۔	عزیز عظیم آبادی	یادنیاگان (نظم)	×۔۵۔۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۲۹	
۶۲۳۔	عطا کاکوی، عطاء الرحمٰن	اسی طرح (نظم)	×۔۴	اگست ۱۹۴۹	۵۶۔۵۷	
۶۲۴۔	ایضاً	ایک مشورہ (نظم)	۱۰۔۵	مئی ۱۹۴۶	۱۵	
۶۲۵۔	ایضاً	تذکرہ ریاض الوفاق (ضمیمہ)	×۔۲۱	جولائی ۱۹۶۷	۱۔۹۴	
۶۲۶۔	ایضاً	تذکرہ شعرا (بزبان شاد عظیم آبادی)	×۔۲۰	ستمبر ۱۹۶۵		
۶۲۷۔	ایضاً	تذکرہ طبقات الشعرا	×۔۱۹	مئی ۱۹۶۴	۱۔۹۸	
۶۲۸۔	ایضاً	دلبر سے (نظم)	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۵۳	
۶۲۹۔	ایضاً	ایضاً	۱۰۔۶	جون ۱۹۴۶	۳۳	
۶۳۰۔	ایضاً	دیوان تجمل عظیم آبادی	×۔۲۷	×۔۱۹۷۴	۱۱۵۔۱۲۶	
۶۳۱۔	ایضاً	دیوان ذوق کی پہلی اشاعت	×۔۱۳	×۔×	۱۸۴۔۱۸۹	
۶۳۲۔	ایضاً	ذوق کا کچھ نایاب کلام	×۔۱۰	اگست ۱۹۵۷	۸۵۔۸۸	
۶۳۳۔	ایضاً	ایضاً	×۔۱۱	دسمبر ۱۹۵۷	۱۸۲۔۱۸۹	
۶۳۴۔	ایضاً	طبقات الشعرائے ہند (طبع سوم)	×۔۲۱	جولائی ۱۹۶۷	۱۔۹۶	
۶۳۵۔	ایضاً	عقدِ ثریا۔(تبصرہ)	×۔۲۰	×۔۱۹۷۵	۷۳۔۸۸	

Marfat.com

۶۳۶۔	ایضاً	علامہ عظیم الدین احمد مرحوم	x_۴	اگست ۱۹۴۹	۶۲	
۶۳۷۔	ایضاً	غلطیہائے مضامین	x_۲۵	x_۱۹۷۳	۴۰_۳۲	
۶۳۸۔	ایضاً	ایضاً	x_۲۶	x_۱۹۷۳	۲۴_۲۳	
۶۳۹۔	ایضاً	ایضاً	x_۲۷	x_۱۹۷۴	۱۳۸_۱۲۷	
۶۴۰۔	ایضاً	غلطیہائے مضامین	x_۳۰	x_۱۹۷۵	۷۲_۵۷	
۶۴۱۔	ایضاً	ایضاً	x_۳۶	x_۱۹۸۱	۲۷_۱	
۶۴۲۔	ایضاً	ایضاً	x_۳۷	x_۱۹۸۲	۸۲_۴۳	
۶۴۳۔	ایضاً	ایضاً	x_۳۸	x_۱۹۸۳	۲۶_۱	
۶۴۴۔	ایضاً	فسانہ عجائب کی ایک قدیم اشاعت	x_۲۰	ستمبر ۱۹۶۵	۸۰_۷۶	
۶۴۵۔	ایضاً	کیوں...؟ (نظم)	۶_۵،۹	مئی۔جون ۴۵	۳۳_۳۲	
۶۴۶۔	ایضاً	قاضی عبدالودود کا ننہالی خاندان	x_۳۴_۳۱	۷۹_۱۹۷۶	۲۲۱_۲۰۸	
۶۴۷۔	ایضاً	مثنوی دریائے عشق، مرتبہ اسمتھ	x_۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۵۲_۱۴۹	
۶۴۸۔	ایضاً	مخمس تقی ہوس بر غزل میر حسن	x_۱۳	x_x	۱۸۳_۱۷۸	
۶۴۹۔	ایضاً	مصحفی کا کچا چٹھا	x_۱۲	x_x	۵۶_۴۸	
۶۵۰۔	ایضاً	میرے دل کا تار (نظم)	۹_۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۲۴_۲۳	
۶۵۱۔	ایضاً	یادرفتہ (نظم)	۱۰،۳_۴	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۴۴_۴۳	
۶۵۲۔	ایضاً	قطعات تاریخ وفات ڈاکٹر عظیم الدین احمد مرحوم		جولائی ۱۹۴۹	۱۰	
۶۵۳۔	عظیم الدین احمد	انتظار (نظم)	۱_۵	مارچ ۱۹۴۱	۱	
۶۵۴۔	ایضاً	تمنا (نظم)	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۵_۴	
۶۵۵۔	ایضاً	دو قطعے	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۴	
۶۵۶۔	ایضاً	راسخ عظیم آبادی	۲_۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۱۳_۱	
۶۵۷۔	ایضاً	زندگی	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۲۷_۲۶	
۶۵۸۔	ایضاً	زندگی	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۲۷_۲۶	
۶۵۹۔	ایضاً	سانیٹ۔ (نظم)	x،۵_۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۱۱۸	
۶۶۰۔	ایضاً	شری بھگوت گیتا کا ایک گیت	۶_۳	ستمبر ۱۹۴۳	۵_۴	

Marfat.com

۶۶۱۔	ایضاً	شری بھگوت گیتا کا دوسرا گیت	۶۔۵	نومبر ۱۹۴۳	۳
۶۶۲۔	ایضاً	شکوہ و جواب شکوہ (نظم)	۱۔۴	فروری ۱۹۴۱	۱۔۲
۶۶۳۔	ایضاً	عالم تنہائی (نظم)	۱۔۳	جنوری ۱۹۴۱	۱۷۔۱۸
۶۶۴۔	ایضاً	فلسفہ عشق مجازی	۲۔۱	مئی ۱۹۴۱	۴۳۔۴۸
۶۶۵۔	ایضاً	فلسفہ عشق مجازی	۲۔۲	جون ۱۹۴۱	۳۹۔۴۴
۶۶۶۔	ایضاً	ایضاً	۲۔۳	جولائی ۱۹۴۱	۳۷۔۴۰
۶۶۷۔	ایضاً	ایضاً	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	۳۸۔۴۹
۶۶۸۔	ایضاً	میر تقی میر کی شاعری پر ایک نظر	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۱۲۔۱۵
۶۶۹۔	ایضاً	ایضاً	۱۔۲	دسمبر ۱۹۴۰	۸۔۱۳
۶۷۰۔	ایضاً	ایضاً	۱۔۳	جنوری ۱۹۴۱	۸۔۱۱
۶۷۱۔	ایضاً	ایضاً	۱۔۴	فروری ۱۹۴۱	۹۔۱۴
۶۷۲۔	ایضاً	ایضاً	۱۔۵	مارچ ۱۹۴۱	۱۰۔۱۶
۶۷۳۔	ایضاً	ایضاً	۱۔۶	اپریل ۱۹۴۱	۱۳۔۱۶
۶۷۴۔	ایضاً	نغمہ (نظم)	۱۔۲	دسمبر ۱۹۴۰	۱
۶۷۵۔	ایضاً	وحشت (نظم)	۱۔۶	اپریل ۱۹۴۱	۱
۶۷۶۔	ایضاً	زردشت نے کہا		جولائی ۱۹۴۹	۱۱
۶۷۷۔	ایضاً	سفر لندن - ڈائری کا ایک ورق		جولائی ۱۹۴۹	۱۲-۱۴
۶۷۸۔	عندلیب شادانی	ایک دلچسپ توارد	۴۔۳	جولائی ۱۹۴۲	۴۱۔۴۴
۶۷۹۔	ایضاً	بناوٹی ہندی	×۔×	نومبر ۱۹۴۶۔ مارچ ۱۹۴۷	۲۲۔۳۴
۶۸۰۔	ایضاً	رباب شکستہ (نظم)	۳۔۱	نومبر ۱۹۴۱	۳
۶۸۱۔	ایضاً	مخزن فوائد	۲۔۵	×۔×	۹۱۔۱۰۶
۶۸۲۔	ایضاً	مطبوعات جدیدہ (ایضاح سخن از تمنا عمادی)	۳۔۳	جنوری ۱۹۴۲	۴۸۔۵۴
۶۸۳۔	غالب، مرزا اسد اللہ خاں	ایک رسالہ (بسلسلہ تنازعہ قاطع برہان)	×۔۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۔۱۴
۶۸۴۔	غلام سرور	تاریخ ادب اردو سکسینہ پر ایک نظر	×۔۴	اگست ۱۹۴۹	۱۸۔۲۴
۶۸۵۔	ایضاً	شہنشاہ حبشہ پر ایک نظر		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۱۳-۲۱

Marfat.com

۶۸۶۔ فاروقی، ابرار حسین	قصہ کنور کام وکلا کام	x_۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۴۵_۱۴۸
۶۸۷۔ فاروقی، خواجہ احمد	آزردہ کا خط	x_۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۵۶
۶۸۸۔ ایضاً	اکبر الہ آبادی کا ایک غیر مطبوعہ خط	۷_۷	x_x	۶۹_۷۲
۶۸۹۔ ایضاً	غالب کے متعلق ایک قدیم مضمون	x_۸	x_x	۷۰_۸۶
۶۹۰۔ فخر الدین علی احمد	افتتاحیہ	۳۴_۳۸x	۷۹_۱۹۷۶	د_ح
۶۹۱۔ فراق گورکھپوری	آثار وقت (نظم)	۲_۳	دسمبر ۱۹۴۱	۲۱_۲۲
۶۹۲۔ ایضاً	ایک خط	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۱_۷
۶۹۳۔ ایضاً	دوسرا خط	۴_۳	فروری ۱۹۴۲	۴_۹
۶۹۴۔ فضا، صدر الدین	آنسو (نظم)	۲_۱،۱۰	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۶۶
۶۹۵۔ ایضاً	پیغام عمل (نظم)	۶_۱۰	جون ۱۹۴۶	۴۰_۴۱
۶۹۶۔ ایضاً	تاثیرات بہار (نظم)	۶_۱۰	جون ۱۹۴۶	۴۲
۶۹۷۔ ایضاً	ذوق	۴_۳،۱۰	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۳۴_۴۲
۶۹۸۔ ایضاً	ایضاً	۷_۱۰	جولائی ۱۹۴۶	۷_۱۲
۶۹۹۔ ایضاً	ایضاً	۹_۸،۱۰	اگست۔ستمبر ۱۹۴۶	۷۵_۷۸
۷۰۰۔ ایضاً	مرثیہ شاہ امان علی ترقی	۷_x	جولائی ۱۹۶۰	۱۵۵_۱۶۰
۷۰۱۔ ایضاً	مزدور (نظم)	۹_۸،۱۰	اگست ستمبر ۱۹۴۶	۷۳_۷۴
۷۰۲۔ ایضاً	قاضی صاحب جیسا میں نے انھیں دیکھا	۳۴_۳۸x	۷۹_۱۹۷۶	۲۸۶_۲۹۳
۷۰۳۔ فضل احمد	روایا اور ذاتی صلاحیتیں	۶_۷	جون ۱۹۴۴	۱۴_۱۷
۷۰۴۔ ایضاً	کشیدہ تعلقات (افسانہ)	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۲۸_۳۵
۷۰۵۔ ایضاً	موجودہ انگریزی ادب	۴_۶	اگست ۱۹۴۳	۴_۶
۷۰۶۔ فضل الرحمٰن محمد	زبان کی تاریخ	۱_۳	جنوری ۱۹۴۱	۴۳_۴۷
۷۰۷۔ ایضاً	ایضاً	۱_۴	فروری ۱۹۴۱	۴۲_۴۸
۷۰۸۔ ایضاً	ایضاً	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۴۶-۵۲
۷۰۹۔ فضل الرحمٰن محمد	ایضاً	۱_۲	دسمبر ۱۹۴۰	۴۰_۴۵
۷۱۰۔ ایضاً	ایضاً	۱۲_x	x_x	۲۰_۵۵

Marfat.com

۷۱۱۔	ایضاً	روایات	۴_۳	جولائی ۱۹۴۲	۱_۱۲
۷۱۲۔	ایضاً	ایضاً	x_۱۲	x_x	۱۱۴_۱۳۲
۷۱۳۔	ایضاً	عرضِ حال (اداریہ)	x_۱۲	x_x	۱۰۹_۱۱۳
۷۱۴۔	ایضاً	فلسفۂ برگساں	۶_۱	اپریل ۱۹۴۱	۳۳_۳۸
۷۱۵۔	ایضاً	فلسفۂ برگساں	۶_۱	اپریل ۱۹۴۱	۳۳_۳۸
۷۱۶۔	ایضاً	ایضاً	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۴۹_۵۵
۷۱۷۔	ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۴۵_۵۰
۷۱۸۔	ایضاً	ایضاً	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۴۱_۴۶
۷۱۹۔	ایضاً	ایضاً	۶_۲	اکتوبر ۱۹۴۱	۳۵_۴۴
۷۲۰۔	ایضاً	ایضاً	x_۱۲	x_x	۵۶_۱۰۸
۷۲۱۔	ایضاً	مقدمہ	x_۱۲	x_x	۱_۹
۷۲۲۔	فہیم الدین احمد	گل و بلبل		جولائی ۱۹۴۹	۱۵_۱۸
۷۲۳۔	ایضاً	ولولے	x_۱۶	اپریل ۱۹۶۰	۱_۹۶
۷۲۴۔ قادری، احمد عروج (مترجم)		دو زبردست تاریخی شخصیتوں کا تصادم	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۴۵_۵۳
۷۲۵۔ قاصد، علی اکبر اختر انصاری کے قطعات، نغمہ روح میں			۶_۶	دسمبر ۱۹۴۳	۳۳_۴۲
۷۲۶۔	ایضاً	پرخچے۔ (افسانہ)	۷_۱	جنوری ۱۹۴۴	۳۴_۳۷
۷۲۷۔	ایضاً	تبصرے	۹_۳	مارچ ۱۹۴۵	۴۳
		۱۔ چنگیاں از موہن سنگھ دیوانہ			
		۲۔ نئی دیا از موہن سنگھ دیوانہ			
۷۲۸۔	ایضاً	تلافی (افسانہ)	۵_۲	فروری ۱۹۴۳	۲۱_۲۵
۷۲۹۔	ایضاً	دل انساں (افسانہ)	۹_۳	مارچ ۱۹۴۵	۳۰_۳۴
۷۳۰۔	ایضاً	ضدی (تبصرہ)	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۱۷_۲۴
۷۳۱۔	ایضاً	کھلا دروازہ	۹_۴	اپریل ۱۹۴۵	۲۸_۳۰
۷۳۲۔	ایضاً	قرۃ العین طاہرہ	۸_۱	جولائی ۱۹۴۴	۴۰_۴۲
۷۳۳۔	ایضاً	قیدی (افسانہ)	۴_۶ (ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۲۰_۲۴

Marfat.com

۷۳۴۔	ایضاً	ایضاً	x_x	جولائی ۱۹۴۷	۳۵_۳۹
۷۳۵۔	قریشی، عبدالرزاق	تقریظ دیوان شاد لکھنوی	۲_۸	x_x	۸۷_۹۱
۷۳۶۔	قیام الدین احمد	۱۸۳۹ کی عدالتی زبان	x_۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۵۶
۷۳۸۔	ایضاً	دیوان ضاحک	۱۸_x	جولائی ۱۹۶۲	۱۰۱_۱۳۶
۷۳۹۔	کاظم حسین (مترجم)	آئینہ	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱	۱۸_۲۱
۷۴۰۔	ایضاً	بھکاری بچہ	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۲۳_۳۴
۷۴۱۔	ایضاً	چالاک رپورٹر	۱_۵	مارچ ۱۹۴۱	۳۶_۴۳
۷۴۲۔	ایضاً	صبح بخیر (افسانہ)	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۳۱_۳۷
۷۴۳۔	ایضاً	قومی آرٹ (افسانہ)	۱_۲	دسمبر ۱۹۴۰	۵۴_۵۸
۷۴۴۔	ایضاً	ایضاً	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۵۶_۵۹
۷۴۵۔	کاظمی، حسن رضا	فانی نمبر (علی گڑھ میگزین کے فانی نمبر پر تبصرہ)	۶،۱_۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۷۵
۷۴۶۔	کاظمی علی اکبر	ٹی ای لورنس	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۶۷_۷۰
۷۴۸۔	ایضاً	ایضاً	۱_۲	دسمبر ۱۹۴۰	۵۰_۵۳
۷۴۹۔	ایضاً	ایضاً	۱_۳	جنوری ۱۹۴۱	۶۵_۶۸
۷۵۰۔	ایضاً	ایضاً	۱_۴	فروری ۱۹۴۱	۵۷-۵۴
۷۵۱۔	ایضاً	ایضاً	۱_۵	مارچ ۱۹۴۱	۵۸_۶۱
۷۵۲۔	ایضاً	دو جنگلوں کے درمیان	۶،۱_۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۴۳_۶۰
۷۵۳۔	ایضاً	قطب جنوبی	۱_۳	نومبر ۱۹۴۱	۵۴_۶۰
۷۵۴۔	ایضاً	ایضاً	۲_۳	دسمبر ۱۹۴۱	۴۰_۴۵
۷۵۵۔	ایضاً	ایضاً	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۴۳_۴۷
۷۵۶۔	ایضاً	ایضاً	۴_۴	فروری ۱۹۴۲	۴۹_۵۲
۷۵۷۔	کلیان سنگھ، مہاراجا	مثنوی	۱_۵	مارچ ۱۹۴۱	۱_۶
۷۵۸۔	ایضاً	ایضاً	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱	۷_۱۲
۷۵۹۔	ایضاً	ایضاً	۱_۲	مئی ۱۹۴۱	۱۳_۱۸
۷۶۰۔	ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۱۹_۲۴

Marfat.com

۷۶۱۔	ایضاً	ایضاً	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۲۵_۳۰
۷۶۲۔	ایضاً	ایضاً	۲_۴	اگست ۱۹۴۱	۳۱_۳۶
۷۶۳۔	ایضاً	ایضاً	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۱	۳۷_۴۲
۷۶۴۔	ایضاً	ایضاً	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۴۹_۵۴
۷۶۵۔	ایضاً	ایضاً	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۵۵_۶۰
۷۶۶۔	ایضاً	ایضاً	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۶۱_۶۶
۷۶۷۔	کلیم الدین احمد	آزاد نظم	۲_۸	x_x	۲_۲۸
۷۶۸۔	ایضاً	آل احمد سرور	x_۱۰	اگست ۱۹۵۷	۱_۵۶
۷۶۹۔	ایضاً	اردو ادب میں طنز و ظرافت	۳_۴	فروری ۱۹۴۲	۱۰_۲۵
۷۷۰۔	ایضاً	ایضاً	۳_۵	مارچ ۱۹۴۲	۱_۱۳
۷۷۱۔	ایضاً	ایضاً	۳_۶	اپریل ۱۹۴۲	۲_۱۲
۷۷۲۔	ایضاً	اردو شاعری پر ایک نظر		جولائی ۱۹۴۹	۶۶_۳۶
۷۷۳۔	ایضاً	اردو تنقید پر ایک نظر	۱_۲	دسمبر ۱۹۴۰	۲_۷
۷۷۴۔	ایضاً	ایضاً	۱_۳	جنوری ۱۹۴۱	۲_۷
۷۷۵۔	ایضاً	ایضاً	۱_۴	فروری ۱۹۴۱	۳_۸
۷۷۶۔	ایضاً	ایضاً	۱_۵	مارچ ۱۹۴۱	۲_۹
۷۷۷۔	ایضاً	ایضاً	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱	۲_۱۱
۷۷۸۔	ایضاً	ایضاً	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۶_۱۳
۷۷۹۔	ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۱_۱۳
۷۸۰۔	ایضاً	ایضاً	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۱_۱۵
۷۸۱۔	ایضاً	ایضاً	۲_۴	اگست ۱۹۴۱	۱_۹
۷۸۲۔	ایضاً	ایضاً	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۱	۱_۶
۷۸۳۔	ایضاً	اردو زبان اور فن داستان گوئی	۴_۲	جون ۱۹۴۲	۱_۶
۷۸۴۔	ایضاً	ایضاً	۴_۳	جولائی ۱۹۴۲	۱۳_۱۹
۷۸۵۔	ایضاً	ایضاً	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۳_۱۰

Marfat.com

۷۸۶۔	ایضاً	ایضاً	۴۔۵	ستمبر ۱۹۴۲	۲۔۱۷	
۷۸۷۔	ایضاً	ایضاً	۴۔۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۱۔۸	
۷۸۸۔	ایضاً	ایضاً	۴۔۶(الف)	نومبر ۱۹۴۲	۳۔۱۱	
۷۸۹۔	ایضاً	ایضاً	۵۔۱	جنوری ۱۹۴۳	۱۔۶	
۷۹۰۔	ایضاً	اردو زبان اور فن داستان گوئی	۵۔۲	فروری ۱۹۴۳	۱۔۱۱	
۷۹۱۔	ایضاً	ایضاً	۵۔۳	مارچ ۱۹۴۳	۱۔۷	
۷۹۲۔	ایضاً	ایضاً	۵۔۴	اپریل ۱۹۴۳	۱۔۸	
۷۹۳۔	ایضاً	اکبر الہ آبادی	x۔۴	دسمبر ۱۹۵۳	۵۸۔۷۴	
۷۹۴۔	ایضاً	اقبال کا نظریۂ فن	۵،۵۔۶	مئی۔جون ۱۹۴۳	۲۔۱۰	
۷۹۵۔	ایضاً	الفاظ اور شاعری	۹،۵۔۶	مئی جون ۱۹۴۵	۴۸۔۵۴	
۷۹۶۔	ایضاً	انیس کے مرثیوں کا مذہبی نظام	x۔۳۸	x۔۱۹۸۳	۸۷۔۱۶۷	
۷۹۷۔	ایضاً	باغی (تنقید و تبصرہ)	۲۔۴	اگست ۱۹۴۱	۵۰۔۵۳	
۷۹۸۔	ایضاً	پڑھنے کا فن*	x۔۳۷	x۔۱۹۸۲	۱۔۸۵	
۷۹۹۔	ایضاً	پیاس (نظم)	۱۔۳	جنوری ۱۹۴۱	۴۱۔۴۲	
۸۰۰۔	ایضاً	پیش لفظ (اداریہ)	x۔۱۲	x۔x	۱۔ص	
۸۰۱۔	ایضاً	تاریخ نور	x۔۲۳	x۔۱۹۷۲	۱۔۸۲	
۸۰۲	ایضاً	تنقید کیا ہے		مئی جون ۱۹۴۹	۲۰۔۳۱	
۸۰۳۔	ایضاً	ترقی پسند شاعری	۲۔۶	اپریل ۱۹۵۴	۱۔۶۲	
۸۰۴۔	ایضاً	ایضاً	۲۔۷	x۔x	۱۔۳۱	
۸۰۵۔	ایضاً	ایضاً	x۔۹	جنوری ۱۹۵۶	۱۔۹۱	
۸۰۶۔	ایضاً	تعارف	x۔۱	مئی ۱۹۵۱	۱	
۸۰۷۔	ایضاً	تقریب (اداریہ)	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۱۔۳	
۸۰۸۔	ایضاً	تنقید کیا ہے؟	x۔۴	اگست ۱۹۴۹	۱۰۔۱۷	
۸۰۹۔	ایضاً	ایضاً	x،۵۔۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۱۰۔۱۶	
۸۱۰۔	ایضاً	تنقید کی بھول بھلیاں	x۔۳۶	x۔۱۹۸۱	۲۸۔۱۳۸	

Marfat.com

۸۱۱۔	ایضاً	تنقید کی ضرورت	۷۔۱	جنوری ۱۹۴۴	۷۔۱۲
۸۱۲۔	ایضاً	جغرافیہ وجود (جاپان)	x۔۱۴	جون ۱۹۵۹	۳۔۳۲
۸۱۳۔	ایضاً	ایضاً	x۔۱۵	x۔x	۱۰۵۔۱۱۳
۸۱۴۔	ایضاً	جغرافیہ وجود (چین)	x۔۱۳	x۔x	۳۱۔۸۸
۸۱۵۔	ایضاً	جگ بیتی۔ (تنقید وتبصرہ)	۱۔۶	اپریل ۱۹۴۱	۵۸۔۶۴
۸۱۶۔	ایضاً	جوش	۲۔۵	x۔x	۱۔۵۳
۸۱۷۔	ایضاً	حالی	x۔۴	دسمبر ۱۹۵۳	۴۱۔۵۷
۸۱۸۔	ایضاً	حرف آخر	x۳۴۔۳۷	۱۹۷۶۔۷۹	۴۲۱۔۴۳۶
۸۱۹۔	ایضاً	حرفِ آغاز	x۳۴-۳۷	۱۹۷۶۔۷۹	۱۔ج
۸۲۰۔	ایضاً	خواب پریشاں (نظم)	۱۔۲	دسمبر ۱۹۴۰	۲۰
۸۲۱۔	ایضاً	دو تصویریں (نظم)	۲۔۲	جون ۱۹۴۱	۳۸
۸۲۲۔	ایضاً	دیکھو وہ گھٹا اٹھی (نظم)	۱۔۴	فروری ۱۹۴۱	۱۵۔۱۶
۸۲۳۔	ایضاً	روایات اور اردو شاعری	۳۔۱	نومبر ۱۹۴۱	۴۔۱۸
۸۲۴۔	ایضاً	ریڈیو اور کلچر	۷، ۲۔۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	
۸۲۵۔	ایضاً	ایضاً	۷۔۴	اپریل ۱۹۴۴	۵۔۱۰
۸۲۶۔	ایضاً	ایضاً	۷۔۵	مئی ۱۹۴۴	۵۔۱۳
۸۲۷۔	ایضاً	ایضاً	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۶۔۱۳
۸۲۸۔	ایضاً	سخنہائے گفتنی (اداریہ)	x۔۲۳	x۔۱۹۷۲	
۸۲۹۔	ایضاً	ایضاً	۳۔۲۵	x۔۱۹۷۳	۱۔ز
۸۳۰۔	ایضاً	ایضاً	x۔۲۶	x۔۱۹۷۳	۱۔د
۸۳۱۔	ایضاً	سریلے بول (تنقید وتبصرہ)	۲۔۱	مئی ۱۹۴۱	۶۰۔۶۴
۸۳۲۔	ایضاً	شاد کی غزل گوئی	x۔۳۰	x۔۱۹۷۵	۱۔۳۲
۸۳۳۔	ایضاً	شاعر لوگ	x۔۲۷	x۔۱۹۷۴	۱۷۔۱۱۴
۸۳۴۔	ایضاً	شاعروں کی نوک جھونک	x۔۲۵	x۔۱۹۷۳	۱۔۱۲۶
۸۳۵۔	ایضاً	ایضاً	x۔۲۶	x۔۱۹۷۳	۱۲۷۔۱۹۴

Marfat.com

۸۳۶۔	ایضاً	شوق قدوائی	x۔۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۱۰۔۱۲۸
۸۳۷۔	ایضاً	ضاحک کا فارسی کلام	x۔۲۱	جولائی ۱۹۶۷	۱۔۷۲
۸۳۸۔	ایضاً	ضاحک کے سلام	x۔۲۰	ستمبر ۱۹۶۵	۳۷۔۷۰
۸۳۹۔	ایضاً	غالب بحیثیت نقاد	x۔۳۵	x۔۱۹۸۰	۱۔۴۸
۸۴۰۔	ایضاً	غالب کا آرٹ	۹۔۲	فروری ۱۹۴۵	۲۔۴
۸۴۱۔	ایضاً	غزل اور قطعہ	x۔۱	مئی ۱۹۵۱	۹۱
۸۴۲۔	ایضاً	فراق گورکھپوری	x۔۱۱	دسمبر ۱۹۵۷	۱۔۹
۸۴۳۔	ایضاً	کشتی دنیا (نظم)	۵۔۱	مارچ ۱۹۴۱	۴۴۔۴۵
۸۴۴۔	ایضاً	گذارش۔(اداریہ)	۶۔۵	نومبر ۱۹۴۳	۱۔۲
۸۴۵۔	ایضاً	ایضاً	۶۔۶	دسمبر ۱۹۴۳	۱۔۵
۸۴۶۔	ایضاً	گلزار ابراہیم	x۔۲۲	۱۹۷۶۔۷۹	۲۔۱۹۶
۸۴۷۔	ایضاً	مطالعہ اور چھان بین	۹،۵۔۶	مئی جون ۱۹۴۵	۸۵
۸۴۸۔	ایضاً	نقش ابدی۔(نظم)	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۲۲۔۲۳
۸۴۹۔	ایضاً	ویرانی (نظم)	۲۔۱	مئی ۱۹۴۱	۴۲
۸۵۰۔	ایضاً	یاس (نظم)	۶۔۱	اپریل ۱۹۴۱	۱۷
۸۵۱۔	ایضاً	یہ کون جھانکتا ہے (نظم)	۶۔۶	دسمبر ۱۹۴۳	۳۱۔۳۲
۸۵۲۔	گالزوردی	قیدی (افسانہ)	۴۔۶ (ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۲۰۔۲۴
۸۵۳۔	ایضاً	ایضاً	x۔x	جولائی ۱۹۴۷	۳۵۔۳۹
۸۵۴۔	گورکی، میکسم	گھڑی (افسانہ)	x	نومبر ۴۶-مارچ ۱۹۴۷	۷۴-۷۹
۸۵۵۔	گیان چند	اشتراکیت	۵۔۱	جنوری ۱۹۴۳	۳۴۔۳۸
۸۵۶۔	ایضاً	اقبال کا تعلیمی فلسفہ	۶۔۶	دسمبر ۱۹۴۳	۲۰۔۲۴
۸۵۷۔	ایضاً	بت شکن محقق	x،۳۱۔۳۴	۱۹۷۶۔۷۹	۶۴۔۱۱۹
۸۵۸۔	مالک رام	قاضی عبدالودود صاحب	x،۳۱۔۳۴	۱۹۷۶۔۷۹	۳۸۔۴۶
۸۵۹۔	مجتبیٰ احمد	آرٹ اور بے ربطی	۹،۵۔۶	مئی، جون ۱۹۴۵	۶۹۔۷۷
۸۶۰۔	ایضاً	آرٹ کا مقصد	۶۔۶	دسمبر ۱۹۴۳	۶۔۹

Marfat.com

۸۶۱۔	ایضاً	آزاد نظم	۷۔۱	جنوری ۱۹۴۴	۱۳۔۲۵
۸۶۲۔	ایضاً	غبار	۸۔۱	جولائی ۱۹۴۴	۲۱۔۲۷
۸۶۳۔	مجروح سلطانپوری	کیا کہیے مجھے کیا یاد آیا (نظم)	۶۔۵،۹	مئی جون ۱۹۴۵	۴۲۔۴۳
۸۶۴۔	محمد احمد، سید	قومی تعلیمی نظام اور اس کے اسباب	۳۔۳	جنوری ۱۹۴۲	۳۶۔۴۲
۸۶۵۔	محمد ادریس (مترجم)	لوکارنوں کی بھکارن (افسانہ)	۶۔۵،۹	مئی، جون ۱۹۴۵	۴۰۔۴۱
۸۶۶۔	محمد امام الدین رام نگری	مرکزی ادب۔	۲۔۱،۱۰	جولائی اگست ۱۹۴۶	۷۸۔۸۵
۸۶۷۔	محمد جنید	روس و جاپان	۵۔۲	ستمبر ۱۹۴۱	۵۰۔۹۵
۸۶۸۔	ایضاً	روشنی اور تاریکی (افسانہ)	۶۔۴	اکتوبر ۱۹۴۱	۱۹۔۲۶
۸۶۹۔	محمد حسان (مترجم)	الجھن (افسانہ)	۸۔۱	مئی ۱۹۴۲	۲۷۔۲۹
۸۷۰۔	ایضاً	دلچسپ موت (افسانہ)	۵۔۲	فروری ۱۹۴۳	۲۶۔۲۸
۸۷۱۔	ایضاً	فردوسی (افسانہ)	۵۔۱	جنوری ۱۹۴۳	۱۷۔۲۱
۸۷۲۔	ایضاً	وہ تصویر (افسانہ)	۶،۱۔۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۲۷۔۳۱
۸۷۳۔	محمد حسن	اردو رسم الخط کے تہذیبی رشتے	۳۴۔۳۷x	۷۹۔۱۹۷۶	۲۲۲۔۲۵۰
۸۷۴۔	ایضاً	ایک قاموسی شخصیت	۳۴۔۳۸x	۷۹۔۱۹۷۶	۴۷۔۶۳
۸۷۵۔	محمد حسنین	چھان بین	x۔x	نومبر ۱۹۴۶-مارچ ۱۹۴۷	۸۷۔۹۳
۸۷۶۔	ایضاً	شاہ علی اکبر قاصد	۲۶۔x	x۔۱۹۷۳	۵۱۔۵۸
۸۷۷۔	ایضاً	نغمۂ سحر	۶۔۵،x	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۳۶۔۴۳
۸۷۸۔	ایضاً	لیکن تو چیزے دیگری	۳۴۔۳۸x	۷۹۔۱۹۷۶	۲۲۲۔۲۵۰
۸۷۹۔	محمد شعیب پھلواروی	مثنوی شاہ آیت اللہ جوہری	۵۔۲	x۔x	۵۴۔۶۱
۸۸۰۔	محمد شعیب قادری	بزم شعرائے پھلواری (ضمیمہ)			۲-۱۶
۸۸۱۔	محمد صدیق	عرفی کی شخصیت	۲۵۔x	x۔۱۹۷۳	۴۱۔۵۴
۸۸۲۔	محمد محسن سید	احساس گناہ (افسانہ)	۲۔۱	دسمبر ۱۹۴۰	۲۱۔۲۶
۸۸۳۔	پروفیسر محسن	ادب اور افادیت		مئی جون، ۱۹۴۹	۱۶۔۱۹
۸۸۴۔	ایضاً	انوکھا روگ (افسانہ)	۴۔۲	جون ۱۹۴۲	۲۱۔۳۴
۸۸۵۔	ایضاً	باغی (افسانہ)	۵۔۳	مارچ ۱۹۴۳	۱۸۔۲۵

Marfat.com

۸۸۶۔	ایضاً	جنسی خوف (افسانہ)	۳۔۲	دسمبر ۱۹۴۱	۲۳۔۳۰
۸۸۷۔	محمد محسن، سید	جھوٹی (افسانہ)	۴۔۶ (الف)	نومبر ۱۹۴۲	۱۸۔۲۵
۸۸۸۔	ایضاً	خدا (نظم)	x۔x	نومبر ۴۶۔مارچ ۱۹۴۷	۳۷۔۳۸
۸۸۹۔	ایضاً	خودآزاری	۹۔۴	اپریل ۱۹۴۵	۵۔۱۱
۸۹۰۔	ایضاً	خودآزاری	۹۔۵،۶	مئی جون ۱۹۴۵	۴۳۔۴۷
۸۹۱۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۷	جولائی ۱۹۴۵	۱۳۔۱۷
۸۹۲۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۸،۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۶۰۔۶۳
۸۹۳۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۸۔۱۴
۸۹۴۔	ایضاً	شخصیت	۱۔۴	فروری ۱۹۴۱	۴۹۔۵۳
۸۹۵۔	ایضاً	لذت آزار (افسانہ)	۴۔۲	جون ۱۹۴۲	۱۳۔۲۰
۸۹۶۔	ایضاً	ماں (افسانہ)	۶۔۵	نومبر ۱۹۴۳	۱۹-۲۵
۸۹۷۔	ایضاً	مجرم (افسانہ)	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۵۳۔۶۱
۸۹۸۔	ایضاً	نئی ماما (افسانہ)	۳۔۵	مارچ ۱۹۴۲	۳۲۔۳۹
۸۹۹۔	ایضاً	ہجو، طنز اور ظرافت	۴۔۱	مئی ۱۹۴۲	۱۔۱۰
۹۰۰۔	محمد عیسیٰ (مترجم)	حسین پولن (ڈی۔ایچ۔لارنس)		جولائی ۱۹۴۹	۴۶-۶۶
۹۰۱۔	محمد مسلم	آزادی (نظم)	۱۔۲	دسمبر ۱۹۴۰	۳۸۔۳۹
۹۰۲۔	ایضاً	اسرار (نظم)	۱۔۵	مارچ ۱۹۴۱	۶۴
۹۰۳۔	ایضاً	پیغام جنوں (نظم)	۳۔۵	مارچ ۱۹۴۲	۴۷
۹۰۴۔	ایضاً	خودشناسی (نظم)	۷۔۱	جنوری ۱۹۴۳	۲۲۔۲۳
۹۰۵۔	ایضاً	آہ ڈاکٹر عظیم		جولائی ۱۹۴۹	۶۔۷
۹۰۶۔	محمد مصطفیٰ	عبرتی مرحوم	۳۔۴	فروری ۱۹۴۲	۴۳۔۴۸
۹۰۷۔	ایضاً	ایضاً	۳۔۵	مارچ ۱۹۴۲	۴۸۔۵۴
۹۰۸۔	ایضاً	ایضاً	۴۔۶ (ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۲۶۔۳۳
۹۰۹۔	ایضاً	ایضاً	۵۔۳	مارچ ۱۹۴۳	۲۹۔۳۳
۹۱۰۔	محمد نواب سید	نونا (افسانہ)	۴۔۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۲۷۔۳۰

Marfat.com

۹۱۱۔	محمد یحییٰ (مترجم)	سیاہ موتی (افسانہ)	۳۔۳	جنوری ۱۹۴۲	۲۳۔۲۹
۹۱۲۔	ایضاً	شکست (افسانہ)	۵،۵۔۶	مئی جون ۱۹۴۳	۳۱۔۳۷
۹۱۳۔	مختار الدین احمد	آبرو کے دو مخمس	×۔۹	جنوری ۱۹۵۶	۴۹۔۵۳
۹۱۴۔	ایضاً	انور علی یاس کا اردو خط	×۔۲	جنوری ۱۹۵۲	۷۸
۹۱۵۔	ایضاً	تصحیح	۲۔۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۶۴
۹۱۶۔	ایضاً	سال وفات جوشش عظیم آبادی	×۔۳۸	۱۹۸۳×	۲۷۔۳۴
۹۱۷۔	ایضاً	شاہ حاتم کا فارسی دیوان	×۔۲	جنوری ۱۹۵۲	۳۷۔۳۹
۹۱۸۔	ایضاً	کتب خانہ مانچسٹر کے بعض مخطوطات	×۔۱۰	اگست ۱۹۵۷	۶۹۔۷۲
۹۱۹۔	ایضاً	کلام احمد علی شاہ رامپوری	۵،۵۔۶	مئی جون ۱۹۴۳	۷۵۔۷۶
۹۲۰۔	ایضاً	کلام امین	۱۔۳	جنوری ۱۹۴۱	۶۹۔۷۰
۹۲۱۔	ایضاً	کلام فغاں	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۴۴۔۴۵
۹۲۲۔	ایضاً	کلام منور	۴۔۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۲۵
۹۲۳۔	ایضاً	کلام ولی کا ایک نایاب نسخہ	۵،۵۔۶	مئی۔جون ۱۹۴۳	۳۸۔۴۷
۹۲۴۔	ایضاً	قاضی عبدالودود	×،۳۱۔۳۴	۱۹۷۶۔۷۹	۱۳۱۔۱۶۹
۹۲۵۔	ایضاً	منتخب القوافی عشقی عظیم آبادی	×۔۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۵۳۔۱۵۵
۹۲۶۔	ایضاً	ندیم۔ بہار نمبر (تبصرہ)	۲۔۴	اگست ۱۹۴۱	۵۴۔۶۳
۹۲۷۔	مدیر (عظیم الدین احمد)	۱۹۴۱ کے ادبی مضامین	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	۶۴
۹۲۸۔	ایضاً	بزم شعرائے پچلواری	×۔۴	اگست ۱۹۴۹	۱۷۔۲۰
۹۲۹۔	ایضاً	ایضاً	×،۵۔۶	ستمبر اکتوبر ۴۹	۲۱۔۲۸
۹۳۰۔	ایضاً	مطبوعاتِ جدیدہ:	×،۵۔۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۱۲۰
		۱۔نئی کرن (ماہنامہ)			
		۲۔کرن صنوبر			
		۳۔مختصر کہانی			
		۴۔نیا قرآنی قاعدہ			
۹۳۱۔	مسعود عالم ندوی	بہار میں عربیت اور اس کے اثرات	۱۔۲	دسمبر ۱۹۴۰	۵۹۔۶۶

Marfat.com

۹۳۲۔	ایضاً	ریویو (افتتاح الاندلس)	۲۔۲	جون ۱۹۴۱	۶۱۔۶۴
۹۳۳۔	ایضاً	مطبوعات جدیدہ:	۴۔۲	جولائی ۱۹۴۲	۴۵۔۶۴
		ا۔الف لیلہ: ترجمہ ابوالحسن منصور احمد			
۹۳۴۔	منصور عالم، محمد	شاد عظیم آبادی اور قاضی عبدالودود۔	x،۳۔۳۴	۷۶۔۱۹۷۷	۳۱۴۔۳۳۱
۹۳۵۔	مصحفی، غلام ہمدانی	قصیدۂ مصحفی	۶۔۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۴۴۔۴۵
۹۳۶۔	مظفر اقبال	الپنچ ۱۹۰۰ء	x۔۱۸	جولائی ۱۹۶۲	۱۳۷۔۱۴۶
۹۳۷۔	ایضاً	عبدالغفور شہباز کی ایک غیر مطبوعہ نظم	x۔۲۱	x۔x	۷۳۔۸۲
۹۳۸۔	مظفر گیلانی	سمینہ (افسانہ)	۶،۱۔۲	جولائی اگست ۱۹۴۳	۱۳۔۱۷
۹۳۹۔	م۔ف۔ر	عرض حال (اداریہ)	۲۔۱	مئی ۱۹۴۱	۱۔۱۳
۹۴۰۔	مقبول احمد، شاہ	ہماری بولی	x،۵۔۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۷۷۔۸۰
۹۴۱۔	ممتاز احمد	ایک غیر مطبوعہ قصیدہ	x۔۲۱	جولائی ۱۹۶۷	۸۳۔۸۷
۹۴۲۔	مناظر الاحسن	نیاز فتح پوری	۹۔۴	اپریل ۱۹۴۵	۳۷۔۴۳
۹۴۳۔	مصری، علی ادہم	دو زبردست تاریخی شخصیتوں کا تصادم	۳۔۱	نومبر ۱۹۴۱	۴۵۔۵۳
۹۴۴۔	معتمدِ دائرۂ ادب، پٹنہ	تعارف	۱۔۲	دسمبر ۱۹۴۰	ا۔ب
۹۴۵۔	مہتمم معاصر	عرضداشت	x،۵۔۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۱۱۹
۹۴۶۔	نجم گیلانی، نجم الہدیٰ	جنگ کے دو رُخ (نظم)	۱۔۴	فروری ۱۹۴۱	۴۱
۹۴۷۔	نجم ندوی	شکوۂ اردو (نظم)	x۔۴	اگست ۱۹۴۹	۳۸۔۳۹
۹۴۸۔	نذیر احمد	اوایل گیارہویں صدی کا ایک اہم فرہنگ نویس	x۔۱۳	x۔x	۱۔۳۰
۹۴۹۔	ایضاً	خواجہ دیدار فانی شیرازی	x۔۱۵	x۔x	۱۶۳۔۱۸۹
۹۵۰۔	ایضاً	قدیم اردو شاعر لطفی کے زمانے کا تعین	x۔۱۴	جولائی ۱۹۵۹	۸۹۔۱۱۱
۹۵۱۔	نصیر حیدر، سید	اردو شاعری پر ایک نظر	۵۔۲	اپریل ۱۹۴۳	۲۳۔۳۶
۹۵۲۔	ایضاً	غیرت (افسانہ)	۴۔۳	جولائی ۱۹۴۲	۳۱۔۳۵
۹۵۳۔	نقوی، مظفر حسین	ایک خواب (افسانہ)	۲۔۴	اگست ۱۹۴۱	۳۳۔۳۶
۹۵۴۔	ایضاً	پھانسی (افسانہ)	۲۔۱	مئی ۱۹۴۱	۳۴۔۴۱
۹۵۵۔	ایضاً	رسی (افسانہ)	۳۔۱	نومبر ۱۹۴۱	۳۵۔۳۷

Marfat.com

۹۵۶۔	نواب کریم	ترقی پسند تنقید	x۔۳۰	x۔۱۹۷۵	۱۳۰۔۱۱۹
۹۵۷۔	نورالعین (مترجم)	جاسوسی	۹،۵۔۶	مئی جون ۱۹۴۵	۳۹۔۳۴
۹۵۸۔	وارث، تسنیم الحسن (مترجم)	آگ سے کھیل (افسانہ)	۱۰،۱۔۲	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۶۱۔۵۴
۹۵۹۔	ایضاً	بورڈنگ ہاؤس	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۴۳۔۳۷
۹۶۰۔	ایضاً	تبصرہ (ادب لطیف۔سالنامہ ۱۹۴۶)	۱۰۔۶	جون ۱۹۴۶	۴۶۔۴۳
۹۶۱۔	ایضاً	جب بات بنائے نہ بنے (افسانہ)	۹،۸۔۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۴۹۔۴۶
۹۶۲۔	ایضاً	سایہ گلستاں (افسانہ)	۹۔۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۵۱-۳۶
۹۶۳۔	ایضاً	گھر پر (افسانہ)	۹۔۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۴۵۔۳۸
۹۶۴۔	ایضاً	مارکسیت اور ادب	۱۰۔۵	مئی ۱۹۴۶	۱۴۔۷
۹۶۵۔	واسم	چچا برنارڈ کی سیپ (انشائیہ)	۳۔۵	مارچ ۱۹۴۲	۶۴۔۴۰
۹۶۶۔	وزیرالحسن	شکستِ نظر (نظم)	۹،۸۔۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۵۹۔۵۸
۹۶۷۔	وفا امتھوی، محبوب الحق	بہار کا گمنام شاعر (ولی عظیم آبادی)	۱۰،۱۔۲	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۷۷۔۶۷
۹۶۸۔	ایضاً	ایضاً	۱۰،۳۔۴	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۳۳۔۱۷
۹۶۹۔	ایضاً	بیزاری (نظم)	۱۰،۱۔۲	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۸۷۔۸۶
۹۷۰۔	ایضاً	مشاہدات امروز	۱۰۔۷	جولائی ۱۹۴۶	۳۸۔۳۷
۹۷۱۔	ہمنس، مس	تارے	۱۰،۱۔۲	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۲۹۔۲۷
۹۷۲۔	ہوش عظیم آبادی، ارتقٰی حسین	درشن (نظم)	۱۰۔۷	جولائی ۱۹۴۶	۱۳
۹۷۳۔	ہیکل، محمد حسین	پاگل (انشائیہ)	۶،۱۔۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۲۶۔۱۸
۹۷۴۔	یحییٰ نقوی	اب کیا ہوگا (نظم)	x،۵۔۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۱۱۷۔۱۱۵
۹۷۵۔	یوسف الدین احمد بلخی	علامہ عظیم الدین احمد	x،۵۔۶	ستمبر، اکتوبر ۱۹۴۹	۱۱۷۔۱۱۵
۹۷۶۔	یوسف حسین خاں	قاضی عبدالودود	x۳۶۔۳۴	۷۹۔۱۹۷۶	۳۷۔۳۳
۹۷۷۔	یونس رمزی	سحر ہونے تک	x،۵۔۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۵۹۔۵۳
۹۷۸۔	یونس رمزی	مداوا (افسانہ)		مئی، جون ۱۹۴۹	۴۷-۴۰

☆☆☆

Marfat.com

Descriptive Index of Mu'asir

By

Dr. Md. Noor Islam

Khuda Bakhsh Oriental Public Library

9236

Patna

Marfat.com